الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

الحمد للہ والمنۃ کہ درین زمان برکت اقتران کتاب

مستطاب ہادی الاتقیاء اعنی

لباب الانوار مع تکملہ

جناب مولانا مولوی شاہ خلیل الرحمن صاحب

حسب فرمائش جناب مولوی اصغر علی صاحب ... بلرامپوری

باہتمام قمر الدین بن حاجی محمد یعقوب صاحب مرحوم

در مطبع صوفی واقع کانپور محلہ پٹکاپور طبع گردید

Www.MadaariMedia.Com

MADAARI MEDIA

دم مدار بیڑا پار

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جایئے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

مین بہت مناسب سمجھتا ہون کہ اس رسالے کے ماخذون کو ذکر کر دون کیونکہ ناظرین
اگر کہین خطا پاوین تو کتابون سے ملا کر تصحیح کر لیوین اور عیب کو دامان عفو
سے چھپاوین اور فقیر کے حق مین دعای خیر فرماوین اب مین دوسری مرتبہ ملک
ہندوستان مین سنہ ۱۳۲۰ھ ہجری ماہ ربیع الاول مطابق سنہ ۱۳۰۹ بنگلہ ماہ اساڑھ مین
واسطے زیارت مخدوم عالم غریب نواز سلطان ہند خواجہ معین الدین چشتی و حضرت
قیوم ربانی شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی و بابا علاؤالدین علی احمد صابر و محبوب
الٰہی سلطان نظام الدین اولیا وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین کے آیا ہون اور آستان
بوسی کو حاضر ہوا ہون اور یہ کتاب انوار الاولیاء فی طریق الاصفیا معہ توشۂ خلیل
واسطے طبع کے دیدی امید قوی ہے کہ خداوند تعالیٰ بطفیل پیران طریقت اس کتاب
کو مقبول کرے تو کہ توشۂ آخرت بنجائے یادگاری فقیر رہجائے آمین ثم آمین۔

نویسندہ را نیست فردا امید	نوشتہ بماند سیہ بر سفید

اسمای ماخذ کتاب ہذا

نفحات الانس۔ صحیح مسلم۔ صحیح بخاری۔ مظاہر حق۔ مشکوۃ شریف۔ ابوداؤد
مجمع البحار۔ شامی۔ مائۃ مسائل۔ سیرت حلبی۔ احیاء العلوم۔ عالمگیری۔ درمختار
نہر الفائق شرح کنز الدقائق۔ صراط مستقیم۔ انسان العیون۔ سوالات عشرہ
فتوی قنیہ۔ رحمۃ الامۃ۔ شمس العارفین۔ مجالس الابرار۔ تفسیر روح البیان
مثنوی مولانا روم۔ راحت القلوب۔ صراح۔ انسان کامل۔ شفاء السقام۔ فتوی ابن حجر
مدخل۔ فتوے خیریہ۔ کشف الاحجاب۔ انہار المفاخر فی مناقب عبد القادر۔ حقیقۃ
الحقائق۔ جواہر غیبی۔ اشعات۔ رسالۂ قشیریہ۔ اخبار الاخیار۔ شرح فتوح
الغیب۔ ملفوظات قاضی شہاب الدین ملک العلماء۔ بدور سافرہ۔ فیض عام
وسیلۂ جلیلہ۔ قرۃ العیون۔ جذب القلوب۔ مدارج النبوۃ۔ نور علی نور

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ۔ کشف الغطاء۔ مرآۃ الحق۔ مرقعہ کلیمی بہجۃ الاسرار۔ مرآۃ الجنان۔ طبقات القرٰے۔ احسن التواریخ۔ تالیف قلب الالیف۔ ماثبت بالسنۃ۔ صفوۃ الصفوۃ۔ تذکرۃ الاولیاء۔ الروض الزاہر الروض الناظر۔ نزہۃ الخواطر۔ الدر المفاخر۔ قلائد الجواہر۔ زبدۃ الآثار۔ تحفہ قادریہ۔ نثر الجواہر۔ فتح العزیز۔ شرح بخاری ابن حجر۔ بیضاوی۔ نصوص الخصوص فی شرح الفصوص۔ مخزن۔ سفینۃ الاولیاء۔ حدیقۃ الاولیاء۔ رشحات۔ سبع سنابل۔ شرح منبج۔ نفحات القرب الاتصال۔ سفینۃ النجا لاہل التجاء۔ توضیح الہدیٰ باعمال التقی۔ حجۃ اللہ البالغہ۔ الطاف قدس مکتوبات امام ربانی۔ بحر العلوم شرح مثنوی۔ الخیر الدال۔ علی وجود القطب والاوتاد۔ عقود الجمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان۔ المشہ۔ نعمۃ النبویہ فی الفضائل العاشورہ۔ مقامات مظہری۔ معمولات مظہری۔ در المعارف مقامات امام ربانی۔ عقائد الاسلام۔ زاد التقوی۔ ظہور الحق۔ ہدایہ تحفہ اکبر۔ ضیاء القلوب۔ کلیات امدادیہ زبدۃ النصائح۔ الدر المنظم مجمع الفتوی۔ فتوی عزیزیہ۔ مغازی الصادقہ۔ در النضید فی اخلاص کلمۃ التوحید۔ تفسیر معالم التنزیل۔ تکمیل الایمان۔ بحر الرائق۔

فہرست

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
		۵	تقسیم بدعت
۱	حمد و نعت و دیباچہ کتاب انوار الاولیاء	۹	بیان تلاوت قرآن نزدیک قبر
		۱۰	انتقال اولیاء کرام کا موت اختیاری ہے
۳	تمہید رسالہ	۱۴	استعانت از انبیاء و اولیاء

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
	وتصرف انبیاء واولیاء	۶۹	قصہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانیکا
۱۴	توسل کی پہلی صورت		رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسکو از روے مکاشفہ کے معلوم
۱۵	انبیاء واولیاء اللہ کو علم غیب بالعرض ہے	۷۰	قصہ مولانا یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کا
۱۶	توسل کی دوسری صورت	۷۱	بیان تصرف خواجہ عثمان ہارونی وخواجہ
۱۷	توسل کی تیسری صورت		معین الدین چشتی رحمہما اللہ
۱۸	بیان یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ	۷۲	بیان زیارت اولیاء اللہ کے لیے شد
۲۳	بیان حضرت صلعم سے ہر شب بیعت کرنا		رحال جائز ہے
۲۵	بیان ضرب لا اقدام الی العراق	۸۲	بیان پنکھا وچراغ وغیرہ کا مزارات
۴۱	فتوی مولانا عبدالعزیز صاحب		انبیاء واولیاء پر بنانے اور جلانے کا
	دربیان فرق پرستش بت	۸۷	بیان فاتحہ وتقسیم شیرینی وغیرہ
	واستمداد انبیاء واولیاء	۹۸	بیان عرس محمد صلعم وپیران طریقت
۴۷	قصہ مولوی الٰہی بخش صاحب کا بعد	۱۰۲	آیات قرآنی سے استغاثہ ثابت ہے
	مولانا رومی وحسامی دفتر ہفتم		اور مانعین کی دلیل معہ جواب
	مثنوی کو اتمام کرنیکا	۱۰۶	محبت پیران طریقت
۵۰	قصہ مولانا روم رح	۱۰۸	بیان مرید شدن بحال زاہد خشک
۵۷	قصہ شمس تبریز	۱۰۹	بیان فرق علم ظاہر وباطن
۶۰	دفتر ہفتم مولانا روم کی مصنف کے اختلاف میں	۱۱۰	بیان وصل حق وجذب اہل حق
۶۱	اشعار مولانا در تصور مرشد	۱۱۱	بیان وجد وجذبہ
۶۴	اولیاء اللہ متشکل بصور متعددہ ہوسکتے ہیں	۱۱۳	بیان وجد وجذبہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم
۶۸	قصہ سید احمد صاحب بریلوی ؟	۱۱۴	بیان صفت درد حق تعالےٰ

صفحہ	مضمون
۱۱۵	بیان اطاعت پیر کامل
ایضاً	بیان قصۂ حضرت موسیٰ و خضر علیہما السلام
۱۱۶	تماد اہل ظاہر و باطن
۱۱۷	بیان صفات جامع ار پیران طریقت
ایضاً	بیان نقشبندیہ اویسیہ
۱۲۰	بیان نقشبندیہ متصلہ
۱۲۱	بیان مشائخ قادریہ
۱۲۴	بیان مشائخ چشتیہ صابریہ
۱۲۶	بیان چشتیہ نظامیہ
ایضاً	سلسلۂ مشائخ سہروردیہ
۱۲۷	سلسلۂ مشائخ کبرویہ
۱۲۸	سلسلۂ مشائخ طریق دیگر
۱۲۹	سلسلۂ مشائخ مداریہ و قلندریہ
ایضاً	سلسلۂ قلندریہ مشائخ دیگر
۱۳۰	متفرقات مشائخ کی تاریخ وفات و جائے مزار
۱۳۱	مختصر حالات سید احمد تنوری توکلی
	عرف میران شاہ صاحب بغدادی کے
۱۴۰	بیان اولاد سید احمد تنوری توکلی بغدادی
۱۴۲	تفصیل مزارات اولیاء اللہ ملک بنگالہ
۱۵۹	اشعار مولانا دلبند

صفحہ	مضمون
۱۶۱	اصفت غوث اعظم نظم مع دیگر مضامین متفرقہ
۱۷۰	مناجات بقاضی الحاجات
۱۷۶	خاتمۂ کتاب انوار الاولیاء
۱	توشۂ خلیل
۲	نعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
۳	کرامت غوث اعظم در باب عنایت
۴	شدن یازدہ خطاب
۵	بیان ترکیب فاتحہ دسی منی شاہ
	بو علی قلندر و چار دانہ غوث اعظم
۶	اعمال مجربات فقیر
۱۴	مخمس شاہ ظفر دہلی
۱۶	اشعار نعتیہ
۲۱	اشعار پر مذاق
۳۱	استفتاء قبر پختہ کرنی جائز یا نہیں
"	سوال کتابت واسطے بقاے
"	نشان کے قبر پر جائز
"	یا نہیں
"	سوال برگ سبز یا پھول
"	قبر پر دینا سنت یا مستحب
"	گریہ بر مصائب شہدائے کربلا
"	جائز یا نہیں۔

ایک نظر ادھر بھی

فی زمانا چند اشخاص عاشق جانباز کشتۂ خنجر تسلیم با رضا مثل انصار کے ملت عشق کے معاون ہین اور ہمیشہ تبرک قبور صالحین سے سینہ کو پر نور کرتے ہین یہ رسالہ چونکہ مشتمل حالات و تصرفات انبیاء اللہ و اولیاء اللہ علیہم السلام کے ہے لہذا اس مجموعۂ گرانمایہ کو طبع کرکے پیش نظر جناب نواب مولوی میر معظم حسین صاحب جج خان بہادر و جناب شمس العاشقین نواب میر حسام حیدر صاحب چودہری عرف نابالغ میان و جناب بدر السالکین مولوی چودہری احمد غازی صاحب عرف بابا میان و جناب سرمست جام بے غشی مولوی شاہ سکندر میان صاحب چودہری و جناب ناصر العاشقین مولوی علی احمد صاحب عرف نواب میان و جناب مولوی سید عبد اللہ صاحب عرف نرسنگ میان و جناب سراج السالکین مولوی علی نواب صاحب خان بہادر و جناب سید عبد الرحمن صاحب چودہری و جناب سید عبد الغفور صاحب چودہری و جناب مولوی سید عبد المجید صاحب چودہری و جناب محمد میان صاحب چودہری و جناب سلطان میان صاحب چودہری و جناب تاج العاشقین سید مولوی عبد الجبار میان صاحب چودہری و جناب چودہری احمد علی صاحب دام اقبالہم بالتوالی والتواتر کی خدمت مین پیشکش کیا ان صاحبان قدر دانان اہل جوہر و گوہر شناسان فضل و ہنر سے امید قوی ہے کہ بنظر بندہ نوازی غریب پروازی ازراہ قدر دانی اسکو چشم قبول سے ملاحظہ فرما دین

اور نیاز مند کو ممنون فرمائین سے برکریمان کارہا دشوار نیست + چونکہ آپ
سب صاحب ہمارے ملک بنگالہ کے زمیندار ہین اور علمائے ظواہر دشمنان طریقت
آپ صاحبون کے زیر حکم ہین آپ اگر ایک ذرا ادھر توجہ فرمائین تو پیران طریقت کے
دشمنون کو اُف کرنے کی مجال نہو اور ذاکرین با صفا عاشقان خدا
با اطمینان ذکر الٰہی کر سکین اور یہ بھی آپ صاحبون کو خوب معلوم ہے
کہ بادشاہ و نواب کے وقت مین فقرا کے لیے جاگیر وغیرہ مقرر تھی بے فکر
گدی پر بیٹھے صدہا طالبون کو تعلیم کرکے وصول الی اللہ کرتے تھے اور
فی زماننا کوئی مدرسہ یا خانقاہ فقرا کی نہین ہے جو طالب مولیٰ ذکر
فکر کرکے زاد آخرت تیار کرے طریقہ بزرگان عرس و فاتحہ
وغیرہ سے انبیا و اولیا کو ایصال ثواب کرے ۔ یہ فقیر ساکن نندن پور
ڈاکخانہ دلال بازار ضلع نواکھالی کا ہے اس نے ایک خانقاہ احمدیہ
میرانی جاری کرادی ہے اُس مین بزرگون کا عرس ہوتا ہے خاص کر
سلطان سید احمد تنوری توکلی کا عرس مورخہ ۱۱ اگھن ہر سال بڑی
دھوم سے ہوا کرتا ہے اکثر فقرا جمع ہوتے ہین قدم مبارک صلے اللہ علیہ
وسلم کی زیارت ہوتی ہے جناب مولوی اصغر علی صاحب
سب رجسٹرار بکرام پوری نے خانقاہ فقیر خانہ مین بنوائی شروع کرادی ہے
اور صاحب بھی امداد کرتے ہین لیکن اسوقت تک ناتمام پڑی ہے مجھے
حتی طالب اللہ صاحب و منشی عزیز اللہ صاحب و منشی محمد یوسف صاحب
و مولوی احمد اللہ صاحب و مولوی حمید اللہ صاحب و مولوی
عبد الغفور صاحب و خواہر زادۂ فقیر مولوی عبد الحق صاحب
و ماموں مولوی شاہ عبد اللہ کی صاحب سے اعانت و امداد و فقرا سے بھی امید قوی ہے

یا اللہ بحرمت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم و بطفیل اولیاء کرام ان لوگون کو بحکم نبی صلے اللہ علیہ وسلم المرء مع من احب کے و این بشارتیست دور افتادگان را زیر سایہ انجہ دوستون کے رکھ اور طریقت کی امداد ان لوگون کے ذریعہ سے فرما اور ان لوگون کے گھر کو آباد رکھ اور اولاد با نصیب کر ہمارے مخلصی میر حسام حیدر صاحب کو نعمت دارین سے معمور کردے انکا گھر دار الفقرا رہے اللہ تعالی تا یوم قیامت بطفیل پیران طریقت قائم رکھے آمین یا رب العالمین

مارا حمایتیست ز لطف عمیم او	دائم بخوف و غم امن و امان ماست
فضل و کمال او بترقی بود مدام	یارب ہمی دعاست کہ او مہربان ماست

ابو سراج الحق فقیر خلیل الرحمن بن شیخ الحرمین الشریفین حاجی تمیز الدین صاحب بن شیخ نعیم ملا خوند کار از اولاد شہاب الدین سہروردی بغدادی ساکن نندن پور ـ ڈاکخانہ دلال بازار ـ ضلع نواکھالی ملک بنگالہ

ضروری گذارش

حضرات یہ ہمارا کارخانہ عرصہ سے نہایت نیکنامی کے ساتھ قائم ہے اس دیانتداری اور خوش معاملگی سے وہ حضرات خوب واقف ہین جنھین ایکبار بھی اس سے معاملہ پڑا ہو ـ ہمنے اپنے کارخانہ مین ہر قسم کی ـ عربی ـ فارسی ـ اردو ـ ناگری ـ ہندی کتابون کا پورا میل جمع کیا ہو مطبوعہ مصطفائی ـ نظامی ـ احمدی قیومی ـ رزاقی ـ انتظامی ـ یوسفی ـ مجتبائی ـ کشوری وغیرہ وغیرہ ہر مطبع کی مطبوعہ کتابین کثرت سے موجود ہین انکے علاوہ عجیب و غریب قسم کی نئی نئی تصانیف اور درسی کتابین ہمارے کارخانہ سے نہایت کفایت کے ساتھ روانہ ہوتی ہین ہم تجار و شائقین کو عموماً اور طلبا مدارس کو خصوصاً اس امر کی اطلاع دیتے ہین کہ جس کتاب کی ضرورت ہو بلا تامل طلب فرمائین فوراً ارسال خدمت کیجائیگی ـ

نوٹ اگر ہمارے مطبع قیومی واقع کانپور مین کوئی کتاب چھپوانا منظور ہو تو اسکا معاملہ بذریعہ تحریر کفایت سے ہو سکتا ہے

المشتہر
آپکا نیاز مند محمد قمر الدین مالک مطبع قیومی و تاجر کتب کانپور محلہ ٹیکا پور

اللہ بس باقی ہوس

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا

ندارم گرچہ آن دیدہ کر بینم ور جمال تو بہ بینم تو سید چون عمر بگذشت اندر خیال تو

تعلام ذوق رندی خیال باکدامنی مرا دیوانہ خود کن بہر رنگی کہ میدانی

پیر مغان سے ہمکو ملی ہو شراب عشق | زاہد ہماری خاک کا پیمانہ بن گیا

اور شوق روی شمع مین پروانہ بنگیا ہو وحشی خراب حال پریشان درمند

وقت مین یار کی تو مین کیا کیا نہ بن گیا

ایدل تو کسکی یاد مین دیوانہ بن گیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف کے لائق وہ موجود بے قید ہے جس نے انسان ناسوتی کو اسرار لاہوتی کا مظہر بنلیا اور ارواح ملکوتی کو انوار جبروتی سے منور فرمایا اور درود کے قابل وہ وجود باجود ہی جو نقطہ دائرۂ شہود اور موجودات عالم کا مقصود ہے اور اسکے آل و اصحاب پر سلام الیٰ یوم القیام ہو اما بعد خادم عاشقان ذی شان ابو سراج الحق فقیر خلیل الرحمٰن بن شیخ الحرمین الشریفین حاجی ثمیر الدین بن شیخ نعیم الدین اخوند کا را ۔ اولاد سہروردی دگولوہی ثم نندپوری بخدمت مستان ذوق و شوق الٰہی کے عرض کرتا ہے کہ فقیر نے جب کتاب شمس العارفین کو جو جامع جمیع مسائل تصوف اور اشغال صوفیۂ کرام ہی معہ نقشجات کے سنہ ۱۳۱۲ھ مین تحریر کیا اور چند کتابین احکام ظاہر مین لکھین تو اسکی بعد اندنو ایک حادثہ جدید در پیش آیا ہر طرف غوغا مسنا گیا کہ ایک گروہ نے حضرت شمس العلما زبدۃ الکملا مولانا حافظ احمد بن مولانا کرامت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہما کے روضہ کے اوپر جو چاندنی کہ لگائی ہوئی تھی اٹھا دی اور زائرین جو کہ قرآن شریف قبر کے نزدیک تلاوت کرتے ہین اور جو مٹھائی تقسیم کرتے ہیں فاتحہ خوانی کے لیے

سہروردی ... اولاد حضرت شہاب الدین سہروردی رضی اللہ عنہ ... [illegible] ... زیارت گاہ ... محرم ۱۲ ... علاقہ ... ضلع ... بازار ... مقام ... ۱۲

لاتے تھے منع کیا اور جو کچے دل کے آدمی تھے اُن کو تشکیکات مین ڈال دیا اور انھین لوگون نے
جناب مولانا احمد صاحبؒ کی عین حیات مین حضرت قطب الاقطاب سلطان الاولیا رسید احمد
تمنوری بغدادی جنکا روضۂ منورہ گنجین پور متصل بازار سوناپور علاقہ ضلع نواکھالی مین ہے
اُن کے ساتھ دست اندازی کرنی چاہی تھی چونکہ آپ اولاد مین حضرت سید الاولیا سند الاصفیا
سید میر محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ کے ہین وہ لوگ یہان دست اندازی نکر سکے
جناب مولانا احمد صاحبؒ خود جاکر دست بستہ روضۂ منورہ کے پاس تخمیناً ایک گھنٹہ کھڑے رہے
اور خادمون کو حکم دیا کہ تم لوگ خوب صاف ستھرے اچھی طرح روضۂ منورہ کو رکھو اور کسی کی بات
مت سنو اُس وقت یہ فقیر بھی حاضر آستانۂ شریف تھا انھین لوگون نے پیران طریقہ کے جو اولیان
عالم ہین اور انھین کی جوتیون کے صدقے سے یہ سب عالم لوگ اور ساری مخلوقات الٰہی ساتھ
امن و امان و عیش و عشرت کی ہین اور ایسی ہی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت
امام حسین شہید کربلا جو سب سے زیادہ حق دار ہین ان بزرگون کا فاتحہ و عُرس و مولد شریف
وغیرہ سب بار رکھا اور بہت لوگون کے مان باپ اور خویش و اقارب جو اس دار فانی سے طرف
دار البقا کی رحلت کر گئے بیچاری اموات غریق غار رنگ مین پڑے ہین کوئی انیس نہ غمخوار نہ کوئی
یار و مددگار اُمید تھی کہ بیٹا بیٹی جو ایصال ثواب کرینگے بحکم خداوند تعالیٰ بِرًّا بِوَالِدَيْهِ
وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا اور بحکم خداوند تعالیٰ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا اور فاتحہ وعرس جو عبادت
بدنی ہے اور کھانا شیرینی وغیرہ جو عبادت مالی ہے دونون سے احسان کرینگے وہ بیچارے تو
اِس کے اُمیدوار تھے اور وہابیون غیر مقلدون نے ایسا فساد برپا کیا کہ بالکل ایصال ثواب کا
دروازہ بند کیا اب کیفیت کا حال کان لگا کر سُنیے تیرھوین صدی مین چند وہابی جو بظاہر
حنفی معلوم ہوتے ہین اور اپنے کو حنفی دکھلاتے ہین یعنے گندم نما و جو فروش ہین انھون نے
پیران طریقہ سے لوگون کو منحرف کر کے اپنے گو دھڑ بھرے جاے انصاف ہے اول لوگ ہر جمعہ
جمعرات کو اگر غریب بھی ہون تو نذر نیاز ہون دیکر دیند کھلا کر خود کھاتے ایسا ہی عاشورہ محرم مین

ولاد رسول حضرت امام حسنین کے لیے صد ہا روپیہ خرچ کرتے محتاجون کو دس دنون مین مالا
ال کرتے طرفہ یہ ہی کہ ان صاحبون نے ایسا و بھلا دیا کہ روزہ عاشورہ جو کہ سنت رسول اللہ
ہے اس کو بھی بھلا دیا اور خود بازار وغیرہ مین دوکانین پھیلا کر زندون کا درگاہ مین لانیکو
سنت مطلوبہ نام رکھا اور قبرون اولیائے کرام کے پاس جو فقرا بھوکے پیاسے ذکر الٰہی
مین مشغول ہین قبر دیکھکر اپنی موت یاد کرتے ہین اور وہین پڑے رہتے ہین اس امید پر
زائرین ہمکو آسودگی سے کھانا کھلائینگے ہملوگ بے فکر بے تردد ذکر الٰہی مین مشغول رہینگے
ان بیچارون کی دینے کو بدعت ضلالت کہدیا اور ہمارے مان باپ جو زیر خاک مدفون
ہین اُن سے بھلا دیا تو وہی مثال جو ہندوستان مین کہتے ہین مر گئے مردود نہ فاتحہ نہ
درود اور اس غفلت کی نیند سے جگانے کیواسطے اس فقیر نے اس رسالہ کو لکھنا شروع
کیا امید ہی کہ خداوند تعالیٰ اسکو مقبول بارگاہ فرمائے اور محنت فقیر کو رائگان نکرے اور لخت جگر میان
شاہ محمد سراج الحق طول عمر و جعلہ عالما باعمل تقیا فی الدنیا والدین خوش خوش سلیم کو
قیات صالحات مین شمار کرے ربّ اجعلہ برّا بوالدیہ ولم یکن جبّارا عصیّا مین داخل کر ہی آہ سب
وانی مجھ خوابیدہ بخت کی سحر ہو گئی عمر عصیان و ہرزہ درائی مین کٹی ہو نسارہ صبح
اجل مسمّیٰ کا نمود ہوا اب بھی اسکا تدارک کرے مکافات کرے بر کرے احسانات کرے
واسند نعرہ لا تعبدون الا اللہ وبالوالدین احسانا مین داخل کر اور آفات دنیا ما ظہر
منہا وما بطن سے بچاوے ہمیشہ غلامی مین پیران طریقت کے رکھو نا اور کچھ بعد گذر جانے
اس فقیر کے طریقت کی امداد و شریعت کی اعانت اسکے ذریعے کرنا آمین یا ربّ العلمین
در یہ رسالہ ۱۳۱۹ھ ماہ ذیقعدہ مین تمام ہوا اور شمس العارفین ۱۳۱۷ھ کو شائع ہوا۔

فصل اول دربیان تمہید رسالہ

ظریت با تمکین کیخدمت مین یہ فقیر عرض کرتا ہی کہ شریعت کہتے ہین ایمان و اسلام و احسان

گو جبتک کہ پوری شریعت پر عمل نکرلے مومن کامل نہیں ہوتا تمام علوم دو قسم پر تقسیم کیے گئے ہیں یعنی حضوری و حصولی علم حضوری علاقہ رکھتا ہے قلب سے علم حصولی علاقہ رکھتا ہے آنکھ اور کان اور منھ وغیرہ سے ایمان دو قسم پر تقسیم کیا گیا ہے تقلیدی اور تحقیقی ایمان تقلیدی کہتے ہیں غیر کے قول اختیار کرنیکو بغیر دیکھنے کے ایمان تحقیقی کہتے ہیں بعد ساعت کے راہ طی کرکے بچشم خود حسب قوت دیکھنا اور شکوک دفع کرکے اخلاص دلی حاصل کرنا مگر اس ایمان تحقیقی کے وکیل مرشد حقیقی ہیں بغیر سایہ پیر و مرشد کے یہ بات حاصل کرنا ممکن نہیں جیسا کہ مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎ نفس نتوان کشت جز ظل پیر + دامن آن نفس کش را سخت گیر + ایمان استدلالی اور ایمان کشفی بھی انہیں اقسام میں سے ہے اور ہر علم کے امام الگ اور مسائل الگ ہیں گو کہ ایک سے ایک جدا نہیں لیکن ظاہر صورت میں دو معلوم ہوتے ہیں حقیقت میں مثل پوست اور مغز کے ہیں البتہ احکامات اور طریق میں فرق ہے اور ہر فن میں مقلد پر واجب ہے کہ اپنے اپنے امام کے قول پر عمل کرے چونکہ علم حصولی کے امام حضرت ابوحنیفہؒ وغیرہ ہیں اور علم حضوری کے امام حضرت میر محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ وغیرہ ہیں اور سب کو مقصود بالذات دیدار الٰہی ہے مگر راستہ میں فرق ہے جو جس راستہ میں جاوے اسکو وہاں کے حکم کے مطابق چلنا واجب ہے مثال جب کسی کو مکہ معظمہ جانا منظور ہوتا ہے ریل اور اسٹیمر دونوں سے جا سکتا ہے اور ریل سے بہت جلد جا سکتا ہے اور اسٹیمر سے دیر میں پہونچتا ہے تو اگر ریل پر جاوے ریلوی پسینجر پر واجب ہے ریلوی قانون کے مطابق ٹکٹ و نشست و برخاست وغیرہ کرے اور اگر اسٹیمر پر جانا ہے اسکی قانون کے مطابق کرنا واجب ہے وگرنہ مکہ معظمہ کے پہونچنے سے محروم رہیگا تقلید کے بارے میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے

واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم یعنی فرمانبرداری کرو تم اللہ کی اور پیروی کرو تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پیروی کرو تم صاحب شغل کی جو تم لوگوں سے ہیں یعنے پیروی کرو ائمہ مجتہدین طریقت و ظاہری شریعت کی اور کوئی طریقہ کسی خاص مذہب سے

علاقہ نہین رکھتا جو جس مذہب کا ہو تعلیم و تلقین مین سب کلمہ لا الہ الا اللہ کرتے ہین جیسا
کہ حضرت سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ مذہبًا حنبلی تھے اور آپ امام
طریقہ قادریہ ہین شرق سے غرب تک حنفی وغیرہ اس طریقۂ علیہ کی غلامی مین سر رکھے ہوے ہین
ملت عشق از ہمہ دینہا جدا ست ٭ عاشقانرا مذہب و ملت خدا ست ٭ غرض حنفی یا
شافعی یا حنبلی یا مالکی ہو طریق معرفت مین فرق نہین شمس العارفین مین بالتفصیل تمام
لکھا گیا ہے وہان دیکھو فقط

فصل دوم دربیان بدعت

ای عزیز از جان اس بات کو جان کہ اہل سنت و جماعت کے نزدیک بدعت دو قسم پر منقسم ہے
بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ بدعت حسنہ اسکو کہتے ہین جو خلاف قواعد شرعیہ نہو اور دین
اسلام مین خلل نہو کہ جس سے لوگ گمراہ ہوتے ہون اسی لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
من احدث فی امرنا ہذا ما لیس منہ فہو رد یہ صحیحین کی حدیث ہے یعنے جس نے نکالی ہمارے
اس دین مین وہ بات جو دین کی قسم نہین یعنی خلاف کتاب و سنت کے ہے پس وہ مردود اور گمراہ
اور رد ہے شارحین نے ما لیس منہ کی شرح مین لکھا ہے فیہ اشارۃ الی ان ما احدث مما
لا ینازع الکتاب و السنۃ لیس بمذموم اور مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی نے
لفظ ما لیس منہ کی شرح مین لکھا ہے مراد ازین چیزی ست کہ مخالف و مغیر دین باشد اور مولانا قطب الدین
صاحب شرح مشکوۃ مین لکھتے ہین لفظ ما لیس منہ سے اشارہ ہے اسکی طرف کہ نکالنا اس چیز کا جو کہ مخالف
کتاب اور سنت کے نہو برا نہین اور ابو داؤد مین یہ حدیث ان الفاظ سے روایت ہے من وضع
امرا غیر امرنا فہو رد یعنی جس نے کیا کوئی کام ہمارے کام سے غیر طریقہ پر وہ رد ہے
حضرت صلعم کا کام کتاب و سنت ہے اور جو خلاف کتاب و سنت کے ہے پس وہ مردود ہے اور
حضرت صلعم نے فرمایا من سن فی الاسلام سنۃ حسنۃ فعمل بہا بعدہ کتب لہ مثل
اجر من عمل بہا و لا ینقص من اجورہم شیئا یہ صحیح مسلم کی حدیث ہے یعنی جس نے

جاری کیا اسلام مین طریقہ نیک پھر اُس کے بعد اُس طریقہ پر عمل کیا گیا تو لکھا جائیگا اُس
شخص کیواسطے اُس قدر ثواب اور اجر کہ جسقدر سب عمل کرنیوالون کا اُسکے بعد ہوگا اور اُن
لوگونکے ثواب سے کچھ کاٹ کر نہین دیویگا بلکہ اللہ تعالیٰ دونون کو اپنے خزانہ نامتناہی سے ثواب
دیگا وہ طریقہ جو اُس نے جاری کیا ہے خواہ وہ طریقہ ایسا ہو کہ اُس سے پہلے ایجاد کیا گیا تھا
لیکن کسی سبب سے بند ہوگیا پھر اُس نے جاری کیا یا یہ کہ پہلے سے یہ طریقہ ایجاد ہی نہین ہوا تھا
اُس نے خود ایجاد کیا ہے وہ طریقہ خواہ تعلیم کا ہو خواہ کسی علم کا ہو یا عبادت یا طریقہ ادب
وغیرہ یہ سب ترجمہ مجمع البحار صفحہ ۲۷۰ مین ہے اور یہ حدیث مسلم شریف کی جلد ثانی صفحہ ۳۴۱
مین موجود ہے غرض جو بدعت امور خیر سے ہو وہ حسنہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کار خیر کے
نکالنے والونکو اس امر کی بشارت دی ہے کہ اُن کو مثل عمل کرنیوالون کی ثواب ملتا ہے
اور صاحب شامی لکھتے ہین کل من ابتدع شیئا من الخیر کان لہ مثل اجر من یعمل بہ الی یوم
حدیث مذکور مین جو لفظ من سن ہے لفظ من سے مطلق شخص مراد ہے اور سن فعل ہے وہ بھی زمانہ
خاص نہین چاہتا لہذا تخصیص قرون ثلثہ نہین مولانا اسحاق صاحب مأۃ مسائل مین
بجواب سوال ذیل کے فرماتے ہین وھو ہذا سوال بدعت حسنہ محدود است بوقت من
الاوقات یا غیر محدود است الی یوم القیمۃ جواب غیر محدود است عند القائل
بتقسیمہا الحدیث من سن فی الاسلام الخ سائل نے سوال کیا تھا کہ بدعت حسنہ کوئی زمانہ کے
ساتھ مقید ہے یا نہین آپ نے فرمایا کسی زمانہ کے ساتھ مقید نہین بلکہ قیامت تک جو کام یا فعل
محمود ہوگا اُسکو بدعت حسنہ کہا جائیگا لیکن یہ حکم اُس شخص کے نزدیک ہے جو کہ بدعت کی تقسیم
کا قائل ہے اے برادر اگر آپ کل بدعۃ ضلالۃ پر عمل کرین تو مدرسہ بنانا اور طالبعلمونکو
پڑھانا اور چندہ کا روپیہ لینا اور حروف قرآن پر حرکات لگانا اور نیت نماز کی زبان سے
کرنی اور گنبد و قندیل و لباس فاخرہ وغیرہ سب ترک کیجیے واہ صاحب پالکی پر سوار ہونا
تکیہ پر ریشمی خلاف دینا آٹھ دس سالن سے کھانا کھانا اژدحام خلق کو ہمراہ لیکر معہ پاندان

شاصدان گوانی پنڈوکی چلنا اور لوگون سے اُمور دین مین روپیہ مقرر کرکے لینا اور بڑے
بڑے مکان بنانا کھاٹ پلنگ وغیرہ پر سونا کیا یہ کل بدعۃ ضلالہ سے نکل گئی اللہ تعالی
آپکو فہم عنایت فرمائے اور ہدایت نصیب کرے اور بغور ملاحظہ فرمائیے تو معلوم ہوگا کہ بدعت
حسنتا الیوم قیامت مفتیان دین متین کے نزدیک جائز ہے سیرت حلبی وغیرہ کتب مشہورہ
مین ہے ما احدث وخالف کتابا او سنۃ او اجماعا او اثرا فہو بدعۃ ضلالۃ واما ما احدث من
الخیر ولم یخالف مین ذلک فہو البدعۃ المحمودۃ جو چیز نو پیدا اور وہ قرآن مجید یا حدیث شریف
یا اجماع امت یا قول صحابہ کے خلاف ہو وہ بدعت سیئہ یعنی بری ہے اور بہر حال جو نیک
شے ایجاد ہوا اور وہ ان چارون مین سے کسی کے خلاف نہو تو وہ بدعۃ محمودہ یعنی اچھی بدعت ہے
اس روایت کو امام بیہقی نے حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کی روایت کے ساتھ نقل کیا ہے بدعت
بر دو قسم ست مذمومہ وغیر مذمومہ حضرت حجۃ الاسلام امام غزالیؒ احیاء العلوم جلد اول مین
فرماتے ہین و لا یمنع ذالک من کونہ محدثا فکم من محدث حسن یعنی یہ منع
نکیا جائیگا بسبب نئی بات ہونیکے اس لیے بہت سی نئی باتین نکلی ہوئی نیک ہین اور احیاء
العلوم جلد ثانی مین ہے انما المحذور بدعۃ تزاحم سنۃ ماموراً بہا یعنی وہی
بدعت منع ہے جو منافی ہو کسی ایسی سُنت کو جسکو قائم کرنے کا ہمکو حکم ہے اور فتاوی عالمگیری
کی جلد خامس مین ہے وکم من شیء کان احدثا وھو بدعۃ حسنۃ یعنی بہت سی
چیزین نو پیدا ہین اور فی الواقع وہ بدعت حسنہ ہین آٹھوین صدی کے اخیر مین جو بعد
اذان کے صلوۃ وسلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھنا نکالا گیا ہے اور آجتک مکہ معظمہ و مدینہ
منورہ وغیرہما مین اُسپر عمل کیا جاتا ہے اور ساری محدثین اور فقہا نے اسکو بدعت حسنہ
قرار دیا ہے کما قال صاحب در مختار التسلیم بعد الاذان حدث فی ربیع الآخر سنۃ سبع مائۃ واحدی
وثمانین سنۃ وھو بدعۃ حسنۃ یعنی سلام پڑھنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعد اذان کے
سات سو اکیاسی ہجری مین نکالا گیا اور یہ بدعت حسنہ ہے ایسا ہی صاحب شامی نے بھی اسکو

مسلم رکھا اور نہر الفائق شرح کنز الدقائق مین بر عی سے یہ قول نقل کیا ہی والصواب انہ
بدعۃ حسنۃ یعنی ٹھیک یہ بات ہی کہ سلام بعد اذان کی بدعت حسنہ ہو حضرت سید احمد
صاحبؒ مرشد مولانا کرامت علی صاحبؒ کی صراط مستقیم مین فرماتی ہین اشغال مناسبہ ہر وقت
وریاضات ملائمہ ہر قرن جدا جدا می باشد ولہذا محققان ہر وقت از اکابر طریق در تجدید
اشغال کوششہا کردہ اند بناءً علیہ مصلحت دید وقت چنان اقتضا کرد کہ یک باب ازین
کتاب برای بیان اشغال جدیدہ کہ مناسب این وقت است تعین کردہ شود۔ اس عبارت مین
قرون ثلثہ کی کچھ قید نہین لگائی بلکہ ہر وقت مین تعین اشغال کو مسلم رکھا ہی اور بنات
خود انھون سے نے تیرھوین صدی کیواسطے اشغال جدیدہ ایک باب مین لکھی ہین
اس باب کو ملاحظہ کرو کس قدر تعداد ذکر و ہیئت نشست وغیرہ بیان کیے ہین کہ قرآن
وحدیث وفقہ وعقائد و اجماع ائمت وغیرہ مین جنکا پتہ بھی نہین پایا جاتا مولانا اسمٰعیل صاحب
کاتب صراطِ مستقیم اخیر رسالہ مین تحریر کرتی ہین تجدید اشغالے کہ این کتاب محتوی بر آنست
فرمودہ اند یعنی مرشد بر حق نئے نئے اشغال نکالتی ہین اور ظاہر مین تجدید احداث ہے
پس کل محدثۃ بدعۃ ضلالۃ الخ کو اب کیا کروگی اور حضرت سید صاحب جو تمہارے
جد امجد ہین اور انھین کا طریقہ فروخت کرکے تم جو فروشی کرتے ہو غرض سید صاحب فرماتی
ہین کہ ہر زمانے مین تجدید اشغال کی اکابر طریق نے ہی کی ہے اس لیے مین بھی مناسب
استعداد اسوقت کی طالبون کے ایک طریق جدید نکالون پس انکی عبارت سے بھی بدعت
حسنہ تا یوم قیامت جائز سمجھی جاتی ہی اور انسان العیون کی جلد اول مین لکھا ہے وقد
قال ابن الحجر الہیتمی ان البدعۃ الحسنۃ متفق علی ندبہا فرمایا حافظ ابن حجر
ہیتمی محدث نے کہ بدعت حسنہ کی مندوب یعنی مستحب ہونے پر اتفاق کیا گیا ہی یعنی فقہا اور
محدثین مین جو محقق ہین وہ سب بالاتفاق بدعت حسنہ کی جائز و مستحب ہونے پر متفق ہوئی ہین
اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحبؒ سوالات عشرہ مین فرماتی ہین بدعت حسنہ

...کو کہینگے کہ کر نیو الا اسکا ماخوذ ہوا اور بدعت سیئہ کا حال یہ ہے کہ کل بدعۃ ضلالۃ الخ اور
...ی بیان ہو علامہ عینی شارح بخاری اور ابو شکور سالمی اور شامی شارح در مختار اور صاحب
مجمع البحار وغیرہم جمہور امت محمدیہ کا اور اجماع کیا اہل اسلام نے اس بات پر کہ جو امر جدید
کیا ہو کہ اسمین خیر ہو وہ بالاتفاق جائز بلکہ مستحسن ہے چنانچہ سیرت حلبی وغیرہ کتب دین
مین اسکی تصریح موجود ہو اور ابن حجر نے لکھا ہو و عمل المولد واجتماع الناس لہ کذالک

فصل سوم دربیان تلاوت قرآن شریف نزدیک قبر

...ی بر اور قرآن شریف نزدیک قبر کے تلاوت کرنا بدعت حسنہ ہو بموجب قول حضرت امام محمد
کے اور اسی قول پر مشائخ حنفیہ فتوی دیتے ہین کہ سب کو ثواب ملتا ہو فتاوے
عالمگیری مین ہو قراءۃ القرآن عند القبور عند محمد رحمہ اللہ لا تکرہ والمشائخ
...ہ اخذوا بقولہ وھل ینتفع والمختار انہ ینتفع کذا فی المضمرات اور فتح القدیر مین ہی
واختلف فی اجلاس القارئین لیقرءوا عند القبر والمختار عدم الکراھۃ ترجمہ امام محمد کے
نزدیک قبرون کے پاس قرآن شریف کا پڑھنا مکروہ نہین ہو اور مشائخ نے انھین کے قول کو لیا ہو اور کیا یہ
نفع بھی دیتا ہو اور مختار یہ ہو کہ نفع دیتا ہو ایسا ہی مضمرات مین ہو مولانا اسحاق صاحب
رحمۃ اللہ علیہ نے مائۃ مسائل کی جواب سوال ہشتاد و سوم مین لکھا ہو کہ برای قرات قرآن
نشاندن نزد قبر علما را اختلاف است مختار ہمین ست کہ جائز است اور صاحب فتاوے
قنیہ لکھتے ہین کہ ہاتھ قبر پر رکھنا بدعت سیئہ ہے اور قرآن شریف کا تلاوت کرنا بدعت
حسنہ ہو اور قاعدۂ فقہای محدثین کا مقرر ہو کہ جس جگہ مطلق بدعت لکھتے ہین وہان مراد
بدعت سیئہ ہو وگرنہ بدعت حسنہ لکھتے ہین جیسا کہ فتاوی قنیہ مین ہے وضع الید علی القبر
بدعۃ والقراءۃ علیہ بدعۃ حسنۃ اور حضرت امام غزالی فرماتے ہین احیاء العلوم مین کچھ خوف
نہین ہو کہ قرآن پڑھا جاوے نزدیک قبرون کے کما قال لا باس بقراءۃ القرآن علی القبور
اور تذکیر الموتی والقبور مین ہو کہ حافظ شمس الدین بن عبد الواحد گفتہ است از قدیم

ورشہر مسلمانان جمع میشوند وبرای اموات قرآن میخوانند پس اجماع شد آخرونی رحمۃ الله
فلو قرؤا القرآن عند القبر فقال فی البحر ہی مستحبۃ آخر پس عبارت بالاسے خوب واضح ہوگ
کہ قرآن شریف نزدیک قبر کے پڑھنا جائز ہے اور اموات کے لیے موجب فلاح ہے اور جا
ولد صالح بد عولہ تلاوت قرآن اور ایصال ثواب دونون کو شامل ہے اور اس سے مردہ
فائدہ ہوتا ہے اور اس بارہ بہت سی حدیثین موجود ہین

فصل چہارم دربیان انتقال اولیای کرام بموت اختیاری

اے عزیز موت دو قسم پر ہے اختیاری اور اضطراری اور موت اضطراری اسے موت کہتے
ہین کہ عزائیل علیہ السلام بحکم خداوند تعالی روح قبض کرتے ہین اور موت اختیاری شہو
نفس امارہ کے خلاف کام کرکے فنافی اللہ ہونا اور نفس امارہ بڑا دشمن انسان ہے اعدی اعدائک نفس
التی بین جنبیک ترجمہ بزرگون کا قول ہے کہ سب دشمنون سے بڑا دشمن نفس ہے جو کہ تیرے دونو
پہلو کے درمیان ہے اس دشمن کے خلاف کام کرنا جہاد اکبر ہے اور اعلاء کلمات اللہ اور مسلمان کرنے
کیواسطے کفار سے لڑنا جہاد اصغر ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انبئکم بخیر اعمالکم وازکٰہا
عند ملیکم وارفعہا فی درجاتکم وخیر لکم من انفاق الذہب والورق وخیر لکم
من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقہم ویضربوا اعناقکم قالوا بلی یا رسول اللہ قال
ذکر اللہ عز وجل ہذا الحدیث من حسان المصابیح رواہ ابو درد
ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو تو بتاؤن بڑا نیک عمل اور مالک کی حضور
مین بہت پاکیزہ اور تمہارے درجات کا بلند کرنیوالا تمہارے حق مین بہتر سونے اور چاندی کے تقسیم
کرنے سے اور تمہارے حق مین بہتر ہو جہاد کرنے سے کہ دشمن سے مقابلہ کرکے تم انکے سر کاٹو اور وہ
تمہارے سر کاٹین عرض کیا ہان یا رسول اللہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر اللہ بزرگ
برتر کا یہ حدیث مصابیح کی حسن حدیثون مین سے ہے ابو درداء کی روایت سے وقال الملا
السعد رومی تحت ہذا الحدیث المراد ما لہ کرہنا الذکر القلبی نظر الکماجاء ی لخبر

اعۃ خیر من عبادۃ سبعین سنۃ ترجمہ فرمایا ملا اسعد رومی قدس سرہ ذ ابنی
ب مجالس میں کر مراد ذکر سے اس حدیث میں دل کا ذکر اور فکر مراد ہے احمد سط
یث میں آیا ہے ایک ساعت کا تفکر ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے اور معلوم ہو کہ
س العارفین میں اس بحث کو بالتفصیل لکھا ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں میں نے جہاد
سے طرف جہاد اکبر کے رجوع کیا کما قال رجعنا من الجہاد الاصغر الی الجہاد الاکبر
ا روم فرماتے ہیں ؎ این زمان اندر جہاد اکبریم + قد رجعنا من جہاد الاصغریم
نفس کو قتل کر دیا اور اللہ کی محبت میں غرق ہو گیا وہ شہید ہے اور جو مقبول ہو دین
م کے لیے انکو بھی شہید کہتے ہیں کما فی روح البیان من قتل نفسہ فی الجہاد الاکبر
ن ھو جہاد النفس رزقہ اللہ تعالی الحکم الشہادۃ جس نے قتل کیا اپنے نفس
و اکبر میں جسکو جہاد نفس کہتے ہیں اللہ تعالی ایسے شخص کو شہید کا درجہ عطا کرتا ہے
للہ تعالی قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ جو لوگ شہید ہوئے اللہ کی راہ میں وہ لوگ رزق
ہیں نزدیک اللہ تعالی کے خوشحالی میں رہتے ہیں یعنے رزق عشق محبت حضوری پروردگار
انکو غذا ہے روحی کہتے ہیں کما قال اللہ تعالی ولا تحسبن الذین قتلوا فی
امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون فرحین الخ وما فی تاویلات النجمیۃ لا
نوا من قتل من اہل الجہاد الاکبر بسیف جلال اللہ فی سبیل اللہ بالفناء
امواتا الآیۃ ؎ کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جان دیگر است
فی انسان الکامل الشہادۃ الکبری قسمان اعلی و ادنی فالاعلی شہود الحق تعالی
المعنی فی سائر المخلوقات الی قولہ واما القسم الادنی من الشہادۃ الکبری
فقادہ المحبۃ للہ من غیر علۃ الخ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص ذکر
وہ مثل زاہد کے ہے اور جو نہیں ذکر کرتا ہے وہ مثل مردہ کے ہے کما قال رسول اللہ
للہ علیہ وسلم مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر ربہ کمثل الحیے

والمیت هذا ۱۱ تحد سیف من صحاح المصابیح رواها ابو موسیٰ
الاشعری ملا سعد رومی اس حدیث کے تحت مین فرماتے ہین بنی آدم سب مخلوقات
پر شرافت دیا گیا ہے بسبب استعداد معرفت اللہ تعالیٰ کے معرفت خداوند تعالیٰ کی علم
رکھتی ہے قلب سے اور ہاتھ پانون منھ وغیرہ سے کوئی تعلق نہین بلکہ تمام اعضا دل سے
تابع اور خدمت گزار ہین اور دل مثل بادشاہ کے ہے اور اعضا مثل خدام کے ہین کما
قال لان شرف الانسان وفضیلته التی بها فاق جمیع اصناف الخلق کیثی ا
باستعداده لمعرفة اللہ تعالیٰ وانما استعد لمعرفة اللہ تعالیٰ بقلبه لا بجارحة
من الجوارح بل الجوارح له اتباع وخدم تستخدمه استخدام الملک للرعایا ویستعمل
استعمال السید للعبید الخ شمس العارفین مطبوعہ یوسفی صفحہ ۹ ملاحظہ فرمایئے نقل ہے حضرت
بابا فرید الدین عطار رضی اللہ عنہ سے کہ وہ اپنی دکان مین بیٹھے ہوئے تھے ایک فقیر انکی طرف
چلے آئے اور کہا اے عطار ہم کو بھیک دے آپ دوکانداری کے کاروبار مین مصروف تھے اسکی
طرف کچھ التفات نکی آخر فقیر نے کہا تم جو التفات نہین کرتے ہو تو یہ سب مال و اسباب چھوڑ
کو دنیا سے کیونکر گذر جاوگے آپنے فرمایا اے بابا چلا جا بک بک نکر تم دنیا چھوڑ کر کیونکر
جاوگے فقیر نے کہا ہم کو جانا آسان ہے ہم اختیاری موت سے مر سکتے ہین اور جی سکتے ہیں
چنانچہ وہ فقیر صاحب دکان کے سامنے کمبل اوڑھکر لیٹ گئے اور قالب کو چھوڑ کر
معشوق سے ملگئے حضرت بابا فرید اس حال کو دیکھکر خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور
اس فقیر کے قالب کو مدفون کرکے لاکھون روپیہ کا کاروبار چھوڑ کر وحشیونکی طرح جنگل
کو نکل گئے ؎ نکل شہر سے راہ جنگل کی لی + نہ سدھ بدھ کی لی اور نہ منگل کی لی + اور بموجب
حدیث شریف موتوا قبل ان تموتوا کے یعنے مرجاو قبل مرنے کے) ذکر الٰہی مین مشغول
ہوگئے حضرت مولانا روم فرماتے ہین ؎ ہفت شہر عشق را عطار گشت + ما ہنوز
اندر خم یک کوچہ ایم۔ کل اولیای کرام عاشقان عظام اپنی جان سوختہ حضرت

عزرائیل علیہ السلام کو نہین دیتے ہین بلکہ اپنے اختیار سے گذر جاتے ہین راحت القلوب
بابا فریدالدین رضی اللہ عنہ وغیرہ ملاحظہ فرمائیے ؎ عاشقان چنان جان دہند +
کہ آنجا ملک الموت نگنجد ہرگز + اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جان عزیز عزرائیل
علیہ السلام قبض کرنے کو آئے تھے اسمین بہت سی حکمت کی باتین تھین ورنہ آپکی جان عزیز
کے قبض کرنیکی عزرائیل کو کیا قوت اور ایسے ہی حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کے طمانچہ
سے عزرائیل علیہ السلام جان لیکر بھاگے بیت المقدس مین حضرت موسی علیہ السلام بعد نماز
صبح کے وصال دلبر پاکے یہے اس قالب سے گذر گئے اور ایسے ہزارہا قصے کتب تفسیر و تصوف
وغیرہ مین موجود ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن حی فی الدارین علی ان
له موتا معنویا کما اشار علیہ السلام بقوله موتوا قبل ان تموتوا وهو الفناء فی الله بالله لله
ای برادر خداوند تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہی ہر نفس کو لذت موت چکھنا ہی اور یہ بھی ہے
کہ وہ مرتبہ ذائقہ موت نہین چکھاتی ہین بحکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قبل مرنے کے مر گئے پھر
کیونکر انکو پھر ذائقہ موت چکھائینگے ای برادر تم کو لازم ہے موت اختیاری سے مرجانا جب
ایکدن گذر جانا ہی اور دوست آشنا سب کو چھوڑنا ہی اور مرنے سے کوئی چارہ نہین تو
لازم ہے موت اختیاری سے مرجاؤ کما قال صاحب روح البیان فعلی العاقل
ان یسعی للموت بالاختیار قبل الموت بالاضطرار ویزکی عن سفساف
الاخلاق ترجمہ صاحب روح البیان فرماتے ہین کہ عقلمند پر لازم اور ضروری ہے
کہ موت اضطراری کی پہلے موت اختیاری سے مرے اور نفس کو برے اخلاق سے
پاک کرے اور خواجہ حافظ شمس الدین شیرازی فرماتے ہین ؎

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

احیاء العلوم امام غزالی کی اور راحت القلوب حضرت نظام الدین سلطان
الاولیاء قدس سرہم کی دیکھو

فصل پنجم در بیان استغاثہ از انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام واولیاء رحمہم اللہ و تصرف انبیاء علیہم السلام واولیاء قدس اللہ اسرارہم

استغاثہ فریاد چاہنے کو کہتے ہیں صراح میں استغاثہ بمعنی فریاد خواستن تحریر فرمایا گیا اور دعا بمعنے استغاثہ ہے مجمع البحار میں ہے ادعونی استجب لکم ای استغیثوا اذا نزل بکم غم و استمداد طلب مدد کو کہتے ہیں تشفع کے معنی شفاعت کرنیکے ہیں صراح میں ہے تشفع شفاعت کردن التجوہ بمعنے توجہ ہے شفاء السقام میں علامہ تقی الدین علی بن عبدالکافی سبکی تحریر فرماتے ہیں التجوہ فی معنی التوجہ غرض یہ ہے کہ اگرچہ مادے ان الفاظ کے مختلف ہیں اور کچھ معانی میں بھی برائے نام اختلاف نظر آتا ہے مگر سب کا مصداق و مطلب ایک ہے جب ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی امر میں توسل کیا تو جس طرح ہم بلحاظ اس توسل کے متوسل ہیں اسی طرح بلحاظ درخواست دعا کے داعی و بسبب فریاد چاہنے کے مستغیث و بسبب مدد چاہنے کے مستعین و مستمد و بلحاظ شفاعت چاہنے کے مستشفع و بخیال طلب توجہ کے متوجہ جب ان الفاظ کے معنے ذہن نشین ہو گئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ فریاد کرنے کی تین صورتیں ہیں خواہ انبیاء علیہم السلام سے ہو یا اولیاء رحمہم اللہ سے ہو صورت اول توسل و استغاثہ کسی امر میں بذریعہ جاہ و برکت انبیاء اللہ یا اولیاء اللہ کے کرنا عام ازینکہ وہ مقدور بشر ہو یا نہو چنانچہ یہ ایک رباعی حسب حال و مقال ہے رباعی

یارب بہ محمد و علی و زہرا + یارب بحسین و حسن آل عبا + از لطف برآر حاجتم در دو سرا بے منت خلق یا علی الاعلی +

یہ صورت متعارف و مشہور ہے اور زمانے کا حال دیکھیے کہ بڑے لوگوں کے سامنے جب انکی کسی جاہ و برکت کے ذریعہ سے اپنی حاجت روائی

چاہتے ہیں تو ضرور ہماری حاجت روائی کی جاتی ہے اور ایسی ہی کسی رئیس جواد کے سامنے اُسکے معزز عہدہ دار کا نام لیا جاتا ہے تو خواہ مخواہ اُس کا طبعی میلان بڑھتا ہے اور حاجت روائی کرتا ہے ایسا ہی شہنشاہ حقیقی کی عالی بارگاہ میں اگر انبیاء علیہم السلام یا اولیاء علیہم الرحمۃ کا توسل کیا جائے تو دریای رحمت جوش میں آکر مدد کرتا ہے اور جہان تک غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ بیشک انبیاء اللہ علیہم السلام و اولیاء رضی اللہ عنہم خدای تعالی کے مقرب بندے ہیں اور اُنکا توسل دریائے رحمت ایزدی کو جوش میں لاتا ہے اور یہ بھی دوستان خدا کا کرم ہے کہ جب کوئی اُنکا وسیلہ پکڑے تو دربار الٰہی میں سفارش کرتے ہیں **سوال** انبیاء علیہم السلام و اولیای کرام کو علم غیبی نہیں جو ہماری فریاد سے مطلع ہوں اور سفارش کریں **جواب** انبیاء اللہ علیہم السلام و اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کو علم غیب بالعرض ہے اور جہان قرآن شریف میں علم غیب کا اختصاص باری تعالی کے ساتھ معلوم ہوتا ہے یا غیب کی نفی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی گئی ہے جیسے کہ لَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وہان پر غیب سے غیب بالذات مراد ہے اس غیب سے بالعرض کی خصوصیت یا نفی نہیں ثابت ہوتی ہے اسلیے اللہ تعالی قرآن شریف میں غیب بالعرض کو مستثنیٰ فرماتا ہے کما قال اللہ تعالی عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ اور جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ اللہ تعالی کے ساتھ وہی علم خاص ہے جو کل کلیات و جزیات پر محیط ہے تو اگر اللہ تعالی اپنے بعض خواص کو اکثر غیبات کی اطلاع دے یا کل غیبات پر مع غیبات خمسہ کے مطلع فرمائے جنکی نسبت حق تعالی فرماتا ہے إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا ۖ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ تو کیا بعید ہے علم ذاتی تو لیا نہیں جس سے

کوئی خرابی پیدا ہو ہمنے تو علم بالعرض مراد لیا ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی
خمس لا یعلمہن الا اللہ اسکا بھی وہی مطلب ہے جو آیات کا مقصد ہی اور علامہ
جلال الدین سیوطی نے لکھا ہی کہ ان پانچ کا علم بھی اخیر مین دیدیا گیا ہے دیکھو السیف
المسلول تصنیف جناب مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم کی ملاحظہ ہو شیخ ابن حجر
اپنے فتوی مین لکھتے ہین ولان اکثر علوم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم یتعلق بالمغیبات
بدلیل فعلمت علم الاولین والآخرین ولانہ تعالیٰ اختص بہ لکن من
حیث الاحاطۃ والشمول لعلمہ بالکلیات والجزئیات فلا ینافی ذالک
اطلاع اللہ تعالیٰ بعض خواصہ علی کثیر من المغیبات حتی من الخمس
التی قال فیہن صلی اللہ علیہ وسلم خمس لا یعلمہن الا اللہ تعالیٰ لانہا
جزئیات معدودۃ لا غیر یعنے اکثر علوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مغیبات کے متعلق تھے اسلیے کہ آپ کو علم اولین وآخرین سکھایا گیا تھا اللہ تعالیٰ
کے ساتھ جو علم غیب مختص ہی وہ تمام کلیات وجزئیات کو شامل ہی اور بالذات ہی
پھر اگر اللہ تعالیٰ بعض خواص کو مغیبات پر مطلع فرمائے تو کچھ مضائقہ کی بات نہین
ہے تا کہ وہ پانچ امور جنکا ذکر قرآن شریف مین ہی انپر بھی مطلع فرمائے تو کچھ مضائقہ

توسل کی دوسری صورت

نہین توسل کی دوسری صورت انبیاء واولیاء اللہ سے سفارش یا دعا کی
درخواست کرنا دیکھیے دنیا مین بادشاہ کی طرف وزیر وکیل واہل خدمت جلیلہ کی
ماموری اسلیے ہوا کرتی ہے کہ یہ لوگ قواعد وضوابط سلطانی کو عام رعایا تک
پہونچائین تا رعایا بادشاہ کے احکام کی پوری تعمیل بذریعہ وزیر یا وکیل کے دریافت
کرکے کرے اگر وزرا کا توسط نہوتا تو سخت دقت واقع ہوتی اسلیے کہ عام رعایا
کو ایسی رسائی نہین ہوتی ہے کہ جس سے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوکے اُسکے
قوانین کو استفسار کرین اسی طرح جب کسی بادشاہ ذیجاہ سے ملنا یا کسی مطلب کا

...سل کرنا مقصود ہوتا ہو تو پہلے اُسکے وزیر یا کسی امیر با توقیر سے ملکر عرض کرتے ہین
...جو بادشاہ کی خدمت مین تقرب حاصل کرنا ہو یا فلان قصور جو مجھ سے سرزد ہوا
ہے اور بادشاہ کا مجھپر عتاب ہو وہ معاف ہو جاوے اور بادشاہ عتاب سے درگذر کرے
...لیے مین چاہتا ہون کہ آپ مجھے بادشاہ تک پہونچا دین یا کہ اُنکے منصب دلادین
...صور معاف کرا دین اور جنابمن یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ عموماً وزیر و امیر اس
...حبت روائی کو ذریعہ ثواب و عزت سمجھتے ہین اور موقع پا کر بادشاہ کی خدمت مین
...ض کر دیتے ہین جسپر بادشاہ خواہ مخواہ لحاظ فرماتا ہے اُس غریب کا مطلب
...آتا ہو مدخل مین ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد العبد مالکی المشہور با بن حاج
...تے ہین فمن اراد حاجة فليذهب اليهم ويتوسل فانهم الواسطة بين
...له تعالى وخلقه وقد تقرر في الشرع وعلم ما لله تعالى بهم من الاعتناء
ذلك كثير مشهور ومازال الناس من العلماء الاكابر كابرا عن كابر مشرقا
...مغربا يتبركون بزيارة قبورهم ويجدون بركة ذلك حسا ومعنى
...نے جو شخص اپنی حاجت روائی چاہتا ہے لئے چاہیے کہ مقابر بزرگان دین
...جائے اور اُن سے توسل کرے اس لیے کہ بزرگان دین اللہ اور بندیکے درمیان
...ین واسطہ ہین اور شریعت مین یہ امر ثابت ہو چکا اور جانا گیا ہے کہ ان پر
...للہ تعالیٰ کی توجہ خاص ہے یہ امر کثیر الوقوع و مشہور رہے ہر زمانے کے علماء
...یہی دستور رچلا آتا ہے عام از نیکہ علماے مشرق ہون یا مغرب یعنی تمامی
...لماے سلف بزرگان دین کی قبور سے فیض و برکت حاصل کرتے
چلے آئے ہین تیسرے صورت انبیاء اللہ یا اولیاء اللہ سے مقصود طلب
...یا جاوے سو یا محو بن بے سر و سامانم ہے قبلہ دین مددی کعبہ ایمان
...دوے ... یا نبی اگشتہ ... بلعت بہت قسمت ... ہو رطہ ... طوفان ...

طوفان غم صدمۂ در طرہ اندرین + یا نبی کشتی امت بکف ہمت تست + مددے
گدایان شاہ مددے شاہان شاہ + شدۂ عالم دو سلطان تو گدائیم ما + مددے
دار غریبی سخت گنم بر عاصیم + مددے حیران من بر نظری فگن سوئیم + مدنی سید یا غریب کس بی بیکس + مددے
رحم فرمار غریبی غریبان مددے ++ گر مسئول مسئول عنہ کا اختیاری ہے تو اس قسم کا توسل
آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جائز ہے چنانچہ در النضید میں ہے
والاستغاثۃ بمعنے ان یطلب من الرسول صلی اللہ علیہ وسلم ما هو
اللائق بمنصبہ لا ینازع فیہ مسلم ومن نازع فی هذا المعنے فهو اما
کافر او مخطی ضال اور سوائے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے
انبیاء اللہ و اولیاء اللہ سے بھی جائز ہے سے غوث الاعظم بمن بے سروسامان
مددے + قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے + اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ
صاحب بھی انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ میں یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ
کے عمل کرنیکا حکم فرماتے ہیں عبارت انکی یہ ہے بعض اصحاب طریقہ قادریہ برای حصول مہمات
ختم باین طور می کنند اول دو رکعت نماز نفل خوانند بعد ازان یکصد و یازدہ بار
درود بخوانند بعد ازان یکصد و یازدہ بار کلمۂ تمجید و یازدہ بار یا شیخ عبد القادر
جیلانی شیئاً للہ و یک مرتبہ سورۂ یٰس الخ ارواح مقدسہ مدبرات امور ہیں اللہ تعالیٰ کے
حکم سے افعال اختیاریہ کو وہ اچھی طرح کر سکتے ہیں چنانچہ قاضی بیضاوی و مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب رحمہما اللہ کا یہی مسلک ہے اور اگر مسئول مسئول عنہ کا اختیاری نہیں ہے تو اس طور
کے استغاثہ میں مسئول عنہ سے جناب باری کی درگاہ میں دعا مقصود ہوتی ہے پس صورت ثانی
و ثالث کا مطلب و مقصود ایک ہے جب دونوں کا حال ایک ہے تو اسکے جواز کے لیے علیحدہ دلیل کی کوئی
ضرورت نہیں یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ صورت ثالث میں داخل ہے اسکے دو معنی خیال میں آتے ہیں پہلے معنی یہ
ہیں کہ اے شیخ عبد القادر جیلانی خدا کو کچھ دیجیے یہ معنی صحیح نہیں اسلیے کہ خداوند عالم کسی کا محتاج نہیں

نکر مین اس معنی کے لحاظ سے لوگون کو منع کرتی ہین دوسرے معنی یہ ہین کہ ای شیخ عبد القادر
یلانی کچھ دیجیے اکرامًا للہ تعالی اس معنی مین کسی قسم کا فساد نہین شامی مین ہی واما
بعد النفی الصحیح فالظاہر انہ لا بأس بہ اکثر علمای محدثین اسکو مجوز ہین جیسے امام
فعی و خیر الدین رملی و شیخ عبد الحق دہلوی و شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مولانا حاجی
مداد اللہ صاحب فیصلہ ہفت مسئلہ مین خوب تصریح کے ساتھ عرس و سماع و فاتحہ و نیاز
لیاء اللہ و ندای غیر اللہ کو جائز تحریر فرماتے ہین انکی کلیات امدادیہ دیکھو افسوس کہ بعض حسب
یوبندی چیلے انکے منحرف ہوگئے اور کانپور وغیرہ مین خوب طرح بحر سر منبر ان باتون کا انکار صریح کیا
سر ایک ضمیمہ بھی انکے رد مین تحریر فرمایا پیر کی زندگی مین تو انکا کلام بسر و چشم قبول کیا جائے اور بعد وصال
بعد اوسکا رد کیا جائے ایسے شخص کو پیر کا فیض نہین ہوتا ہی صاحب فتوی شامی جو بڑے
محقق شخص ہین انھون نے معنے ثانی کی لحاظ سے جائز لکھا ہی صاحب سیلہ جلیلہ فتوی خیریہ سے
نقل کرتے ہین یا شیخ عبد القادر جیلانی فہو نداء اذا اضیف الیہ شیء للہ فہو طلب
شیء اکرامًا للہ فما الموجب لحرمتہ یعنی یا شیخ عبد القادر ندا ہی جب شیئًا للہ ملایا گیا تو یہ
طلب شی ہی اکرامًا للہ تعالی پھر حرمت کا کوئی منشا پایا نہین جاتا فتاوی علامہ سید
مصری مکی مین ہی قول العامة شیء للہ یا فلان عربیة لا عجمیة لکنہا من مولدات
اہل العرب ولم یحفظ لاحد من الائمة نصا فی النہی عنہا ولیس المراد بہا فی اطلاقہم
شیئا یستدعی مفسدة الحرام او المکروہ لانہم انما یذکرونہا استمدادا او تعظیما
ن یحسنون فیہ الظن یعنی شیئًا للہ یا فلان عربی ہے عجمی
مین لیکن یہ ترکیب مولدات اہل عرب سے ہے ائمہ سے اسکی ممانعت منقول نہین ہی یہ ترکیب
ایسے محل مین مستعمل نہین ہوتی ہی کہ جس سے حرام یا مکروہ لازم آوے اس لیے کہ اس سے استمداد
سے شخص سے کی جاتی ہی جس سے حسن ظن ہی چنانچہ امام غزالی قدس سرہ نے اسکو ثابت کیا ہی
علامہ شیخ حسین کشف اللہاب مین لکھتے ہین واذا ثبت ان الانبیاء والاولیاء بعد

الا انتقال من هذہ الدار اسمع وابصر من الاحیاء فنادام بعض الملهوفین وطلب منهم التوسل والدعاء عند الله لكشف همومه وقال مثله یا عبد القادر شیئاً لله فلا یعجبه باس ولا شناعة ویكون طلباً للتوسل والشفاعة لانا نعتقد ان احداً بعد الموت لا یملك شیئاً من التصرف فی الوجود بل لا معطی ولا وهاب الا الله النافع الكریم الودود ولا یطلب منهم الا ما یملكون وهو التوسل عند الله فی قضاء الاوطار وهذا التوسل جائز كما ثبت بالاخبار والآثار

اور جب یہ ثابت ہوا کہ انبیاء اور اولیاء بعد انتقال کے اس دار فانی سے زندوں سے زیادہ سنتے اور دیکھتے ہیں پس ان کو اگر بعض مصیبت زدہ پکاریں اور ان سے وسیلہ چاہیں اور دعا کرائیں کہ اللہ تعالی ہماری مصیبت کو دور کر دے اور کہا کہ مثل اس کے ہے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ پس ہم کو اس سے کوئی خوف نہیں معلوم ہوتا اور نہ کوئی برائی ہے اور یہ توسل اور شفاعت کا ان سے چاہنا ہے اس لیے کہ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ کوئی بندہ موت کے بعد کسی تصرف کا مخلوقات میں مالک نہیں ہوتا بلکہ کوئی معطی اور وہاب سوا خداوند تعالی کے نہیں ہے اور وہی نفع دینے والا اور وہی ودود ہے اور نہیں مانگی جاتی اموات سے مگر وہ چیز جسکے وہ مالک ہیں اور وہ وسیلہ ہے اللہ کے نزدیک اپنی مرادیں پوری کرنیکا اور یہ توسل جائز ہے جیسا کہ آثار اور احادیث سے ثابت ہے اور مولوی محمد غوث مدراسی نے انہار المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر میں لکھا ہے کہ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ نیز از دعوات عظیمہ و اسرار فخیمہ است در قضاے حوائج از مجربات و معمولات شیوخ سلسلہ قادریہ است بلکہ در رسالہ حقیقت الحقائق می آرد کہ وی رضی اللہ عنہ فرمودہ است اسمی کالاسم الاعظم یعنے نام من مانند نام اعظم الہی است برای تاثیر انجاح حوائج و در خواندن آن نیز ترتیبات متعددہ گفتہ اند صاحب جواہر غیبی در صفحہ ۴ جلد ششم میں بہجۃ الاسرار سے نقل کرتے ہیں بدانکہ حضرت محبوب سبحانی حضرت شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی قدس سرہ

العزیز کفیل گشته اند برای مریدان خویش تا روز قیامت که هیچ کدام یکی از ایشان بغیر دیگر بر توجه
و این از جناب عزت در حق آن حضرت بشارت است که مریدان ایشان و مریدان مریدان
ایشان تا هفت واسطه داخل بهشت شوند مقصود آن ست که مریدان ایشان بلا واسطه
و بواسطه تا روز قیامت داخل شوند و حضرت محبوب سبحانی می فرمایند که من کفیل و ضامنم
برای مریدان خود تا هفت واسطه اگر بحال مرید من نقصان در مشرق راه یابد من از در مغرب
جبر نقصان او کنم از جانب پروردگار خود مامورم باین که مریدان خود را از ردی حال و مرتبه
نگهبانی میکنم و حافظ باشم و فرموده اند محبوب سبحانی که نامه طویل بقدر مد نظر بمن عطا شد
و در آن نامه نامهای مریدان و منتسبان من تا روز قیامت ثبت کرده اند و فرمان آمد که
همه را بواسطه تو بخشیدم و مالک که دربان دوزخ است از وی پرسیدم که هیچ یکے از یاران من
اینجا داخل است گفت قسم بعزت خداوند که دست من بمریدان تو هرگز نمی رسد و میان
من و میان مریدانت بعد زمین و آسمان است اگر مرید من جید نباشد من جیدم قسم بعزت و بزرگی
خدا که هرگز از پیشگاه عزت جدا نشوم تا آنکه مرا با همه مریدان به بهشت نفرستند
و فرموده اند هر که بمن منتسب شود حقتعالی قبول فرماید توبه او را هر چند که راه سبیل نکرده باشد
از اصحاب من است حق تعالی وعده کرده است که اصحاب ترا و محبان ترا و اهل مذهب
ترا داخل بهشت گردانم و فرموده اند هر مسلمان که بمدرسه من عبور نماید روز قیامت در عذاب
تخفیف کرده شد مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ہمعات میں فرماتے ہیں در اولیاء
امت و اصحاب طریق اقوی کسے که بعد تمام راه جذب بآکد وجه باصل میل کرده است و
در آنجا بوجه اتم قدم زده است حضرت محی الدین جیلانی قدس سره اند لهذا گفته اند که
ایشان در قبر خود مثل احیا تصرف میکنند و حضرت ابو القاسم قشیری اپنے رسالہ میں لکھتے
ہیں کہ ابو محفوظ بن فیروز الکرخی کان من المشائخ الکبار و مجاب الدعوات یستشفی
بقبرہ البغدادیون و قبرہ معروف تریاق مجرب یعنی معروف کرخی مشائخ کبار سے تھے آپکی

دعا مقبول ہوتی تھی البغداد کی رہنے والے انکی قبر سے شفا چاہتے ہین انکی قبر تریاق مجرب ہے علامہ زکریا انصاری اُسکی شرح مین لکھتے ہین ومثلہ یذکر عن قبری اشھب و ابن القاسم صاحبا امام مالک یعنی اشہب و ابن قاسم کی نسبت بھی یہی کہا جاتا ہے کہ وہ مستجاب الدعوات تھے انکی قبرین تریاق مجرب ہین یہ دونون حضرات امام مالک کے شاگرد تھے حضرت سید احمد بدوی کے تصرفات سے ہے کہ ہند مین ہر سال اُن کا عرس ہوتا ہے اور آسیب زدہ ہزارہا آتے ہین سب چنگے ہو جاتے ہین مولانا عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار مین تحریر فرماتے ہین کہ نام آن سید در ان در دفع جن بغایت موثر است جنکو نام کی برکت سے جن بھاگتے ہون تو اُن کے مزار پر انوار پر اگر زائد تاثیر ہو تو کیا مضائقہ ہے مولانا الشیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح فتوح الغیب مین لکھتے ہین کہ سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ راموت نسبت حیات دممات برابر ست ملفوظ قاضی شہاب الدین ملک العلما مین ہے کہ سیدنا مولانا الشیخ ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی را موت نسبت حیات و ممات برابر است اور اولیا و صلحا کا شفاعت کرنا حدیث سے ثابت ہے صاحب سلسلہ در رسافرہ سے جس کے مصنف علامہ سیوطی ہین حدیث بیان کرتے ہین اخرج الترمذی وحسنہ من ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لاحساب علیھم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا اس حدیث سے صریح یہ بات پائی جاتی ہے کہ حقتعالی جلشانہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا کہ ستر ہزار مسلمان بے حساب و کتاب بہشت مین داخل ہونگے ہر ہزار کے ساتھ ستر ستر ہزار ہونگے الخ انبیاء اللہ و اولیاء اللہ جو اپنی مزارون مین زندہ ہین اُسکی دلیل آئندہ پیش کرونگا اور مولانا کرامت علی صاحب مرحوم مغفور جونپوری اپنے رسالہ فیض عام مین تحریر فرماتے ہین **نصیحت** اب یہ خاکسار جس عمل کو اپنے واسطے بہتر جانتا ہے اور پسند کرتا ہے اور مفید جانتا ہے اور آزمایا بھی ہے اور اُس سے فائدہ بھی پایا ہے اب مین اُسکو اپنے بھائیون کے واسطے بھی لکھہ

دیتا ہون وہ عمل یہ ہے کہ رسالہ سبیل الرشاد مین جو اس خاکسار کے مشائخ کے طریقہ اسمین درج ہین اور اسکے مصنف حضرت شاہ محمد عاشق ہین جو مرید حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہما کے ہین وہ فرماتے ہین کہ حضرت شیخ و مرشد میرے نے ارشاد فرمایا کہ اشارہ غیبی ایسا ہوا کہ سالک کیواسطے بڑے فایدے دینے والی چیز یہ ہے کہ سالک بعد عشا قبلہ کی طرف منہ کرے اور اپنے دونون ہاتھون کو جمع اور اکٹھا کرے اور تصور اور خیال کرے کہ یہ ہمارے دونون ہاتھ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون ہاتھون مین ہین یہ خیال کر کے یہ لفظ کہے بایعت رسول اللہ صلعم علے خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و اقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا بایعت رسول صلعم علے ان لا اشرک باللہ شیئا ولا اسرق ولا ازنی ولا اقتل ولا اٰتی ببھتانا افتریہ بین یدی ورجلی ولا اعصیہ فی معروف ان الفاظون کو زبان سے کہے اور بیعت کو نیا اور تازہ کرے اور دل اور جان سے اس بیعت کے مضمون کو قبول کرے بعد اسکے سو بار درود شریف پڑھے جو شخص کہ اس عمل کو ہر رات کیا کریگا تو وہ شخص مرشد کامل کی صحبت کا اثر اس عمل مین پاویگا اور اس سے بڑھ کے اور بھی فائدے ہین اور اس عمل مین صورت مبارک کا نظر پڑنا ضرور نہین بلکہ اپنے دونون ہاتھون کا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونون ہاتھون مین ہونیکا مراقبہ کافی ہے اور اس عمل کیواسطے اشارہ غیبی کا ہونا جو فرمایا ہے تو اُس کے یہ معنی ہین کہ الہام ہوا اور یہ الہام عمل کے لائق ہے کیونکہ اسکی اصل شریعت سے ثابت ہے اور اس طرح کا مراقبہ اور تصور کرنا بھی شریعت سے ثابت ہے اس بات کی دلیل کیواسطے اسی قدر کفایت کرتا ہے جو کہ اس خاکسار نے قرۃ العیون مین فتاوی عالمگیری کے کتاب المناسک کے خاتمہ سے لکھا ہے وہ یہ ہے کہ متوجہ ہو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی طرف اور کھڑا ہو آپ کے سر مبارک کے پاس قبلہ کی طرف منہ کر کے پھر قریب ہو قبر سے تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر اور اس سے زیادہ اسکے قریب نہووے اپنا ہاتھ تربت کی دیوار پر

تو لکھ کیونکہ وہ بڑی ہیبت اور بزرگی کا مقام ہی اور کھڑا ہووی جیسا کہ نماز مین کھڑا ہوتا ہی یعنے
دہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھی جیسا کہ نماز کی حالت مین رکھتے ہین جذب القلوب مین لکھا ہی
کہ کرمانی نے جو کہ حنفی عالمون سے ہین اسبات کو صاف تصریح کے ساتھ لکھا ہی کہ آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت بزرگ اور خوبصورت کا دلمین خیال اور تصور کرے کہ گویا آن
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لحد مین سوتے ہین اور یہ شخص جو حاضر ہی آپ کو معلوم ہے
اور اسکی بات کو سنتے ہین انتھی اختیار شرح مختار **ف** اس مقام مین یہ کوئی شبہہ
نکرے کہ اس طرح کا کھڑا ہوتا اور تصور کرنا درست ہی یا نہین پس اسکو درست جانے اسکا بھید
سمجھ آدمی یا نہ آدمی ہر مسئلہ کا بھید سوا اللہ تعالی اور اسکے رسول ص کے کسی کو معلوم
نہین پس ایمان داری کو اس قدر کفایت کرتا ہی اور مدارج النبوۃ کے آخر مین جو حضرت
محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس سرہ نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
صورت اور معنی اُن کی ہمیشہ ملاحظہ کرنیکی وصیت کی ہی اگرچہ تکلف کے ساتھ ہو اور یہ
ملاحظہ اور حضوری حاصل کیا کرے سو یہ وصیت بھی اس عمل کی دلیل قوی ہی اور حقیقت
اس بات کی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت یعنی روح مبارک کو اللہ تعالی
نے تاثیر بخشی ہی کہ وہ تصرف کلی کرے اور وہ توجہ خاص بھی فرماتی ہے اور اُس کا
فرشتون اور نبیون کی روحون کو تربیت کرنا بھی ثابت ہو جیسا کہ حدیث شریف
مین وارد ہی کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین یعنی حضرت آدم علیہ السلام کا ابھی لبد بھی
تیار نہوا تھا اور مین نبی تھا یعنی مین اروحون کی تربیت کرتا تھا اس بات کا بیان
نور علی نور کی نوین ہدایت کے ساتوین دفعہ مین دیکھو اور اس رسالہ مین ہے کہ آنحضرت
کی لطیفون سے اولیا عظام بزرگون کے لطیفون کو فیض پہونچتا ہی معلوم ہو چکا اور بعد وفات
کے روح مبارک کا جسم شریف مین حالت زندگی کی طرح رہنا بھی اشعۃ اللمعات
وغیرہ کتابون سے ثابت ہی اسکا بیان مرآۃ الحق مین دیکھو اور آن حضرت کی

روحانیت جو اُمت کی طرف ہمیشہ متوجہ ہے اور قیامت کو جو کہ شفاعت عظمٰی کرینگی اُس کے سواے
بہی شفاعت کیا کرتے ہین اسکا بیان قرۃ العیون مین دیکہو تو اب اس صورت مین اس
عمل مین کسی طرح کا شبہہ نرہا اور محمد بن حرب ہلالی نے جیسا کہ اعرابی کا قصہ روایت کیا
ہو جسکا بیان مفصل قرۃ العیون مین ہی اُسکا خلاصہ یہ ہو کہ ایک اعرابی نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے شفاعت چاہی تو آنحضرتؐ نے محمد ابن حرب کو خبر دی کہ حقتعالیٰ نے میری شفاعت
کے سبب سے اُسکی مغفرت کردی اُسکے سارے گناہ بخشے یہ قصہ بموجب اس عمل کے ہے اور اس
عمل مین بڑی تاثیر اور خیر اور برکت کی امید ہے اللہ سبحانہٗ ہم سب مسلمانون کی امیدین بر لاوے
آمین یا اکرم العالمین یہانتک قول مولانا کرامت علیؒ کا تمام ہوا اور فقیر کہتا ہو کہ یہ عمل مطابق
عمل ضرب الاقدام الی العراق کے ہے جس عمل کو حضرت مولانا کلیم اللہ جہان آبادی قدس
سرہٗ مرقعہ کلیمی مین اور اکثر اولیاء کرام اپنی معتبر کتابون مین بسند صحیح غوث پاک سے بیان فرماتی
ہین کتاب بہجۃ الاسرار مین غوث پاک سے اس عمل کو ثابت کیا ہے سوال کتاب بہجۃ الاسرار
مستند کتاب ہے یا نہین جواب صاحب بہجۃ الاسرار نامی فاضل تہے اور یہ کتاب مستند ہے
اس جلیل الشان فاضل کی نسبت امام یافعی مرآۃ الجنان مین لکھتے ہین الشیخ الامام
الفقیہ العالم المقری اور جناب حافظ ذہبی طبقات القری مین لکھتے ہین الامام
البارع شیخ القراء ہے علمای متقدمین نے صاحب بہجۃ الاسرار کی بہت تعریف
کی ہو مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ جو بڑی فاضل تہے اور پہلے پہل علم حدیث کو
ملک عرب سے ملک ہندوستان مین لائے ہین اور دین محمدیؐ سے ہند کو روشن کیا ہے اور ایکسٹو
کتابین اُنکی تصنیف سے ہین اور ہر ایک کتاب اُنکی معتبر ہے اور ملک ہند مین علم حدیث
کا جاننے والا ایسا کوئی شخص نہین گذرا ہے شرح مشکوۃ عربی اور اشعۃ اللمعات اور مدارج النبوۃ اور جذب
القلوب وغیرہ کتابین اُنکی تصنیف سے ہین اور احسن التواریخ مولانا عبدالاول صاحب کی
ملاحظہ فرمائیے استمداد انبیاء و اولیاء کرام کے بارے مین شیخ محقق مولانا عبدالحق صاحب

بیان صلوۃ استغاثہ ضرب الاقدام الی العراق

فی شرح مشکوۃ مین ثابت کیا ہے اور بہجۃ الاسرار کی نسبت تالیف قلب الالیف مین شیخ محقق
لکھتے ہین کہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب بے ست مقرر و معتبر مذکور ہین المشائخ و العلماء صنفہا
بعض مشائخ المقربین و بینہ و بین الشیخ رضی اللہ عنہ واسطتان اور رما ثبت بالسنۃ بین
شیخ محقق لکھتے ہین قد ذکر فی بہجۃ الاسرار وہو الکتب المشہور فی بیان احوال ہذا الشیخ
الکریم المختار روایۃ الثقات من المشائخ الکبار و بین مصنف الکتاب و بین
الشیخ رضی اللہ عنہ اسلتان فخ غبسباء انہار المفاخر مین مولوی محمد غوث مدراسی نے
تحریر کیا ہے کہ استخراج نمودآن را از کتب معتبرہ مثل بہجۃ الاسرار و معدن الانوار تصنیف فقیہ
عالم عامل فاضل کامل مقری علامہ محدث فہامہ شیخ نور الدین ابی الحسن
علی الخ صاحب بہجۃ الاسرار نے نقل کیا ہے کہ فرمایا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے
ومن صلی رکعتین یقرء فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ اخلاص احد عشرۃ مرۃ
ثم یصلی علی رسول اللہ صلعم بعد السلام ویسلم علیہ ویذکرنی ثم یخطو الی جہۃ
العراق احد عشرۃ خطوۃ ویذکر اسمی ویذکر حاجتہ فانہا تقضی لہ الخ یعنے حضرت غوث پاک فرماتے ہین
کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد سورۃ فاتحہ کے گیارہ گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑہے اور
سلام کے بعد آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے اور ہمارا ذکر کرے پھر عراق کی
طرف گیارہ قدم چلے اور ہمارا نام لے اور اپنی حاجت کا ذکر کرے وہ حاجت اوسکی بر آے گی
جہانتک مین غور کرتا ہون اس نماز مین کچھ محذور شرعی پایا نہین جاتا اور حضرت مولانا کلیم اللہ
جہان آبادی رضی اللہ عنہ مرقعہ کلیمی مین اس نماز کو مجرب تحریر فرماتے ہین فقیر کہتا ہے
قضای حاجت کے لیے نماز پڑھنا تو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور بعد نماز درود و سلام
غیر مشروع نہین بلکہ درود و سلام سے دعا مقبول ہوتی ہے حضرت غوث پاک کا ذکر کرنا جائز
نہین جسوقت اولیاء اللہ کا ذکر ہوتا ہے رحمت نازل ہوتی ہے حدیث مین ہے
عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ یعنے صالحین کے ذکر کیوقت رحمت برستی ہے

چنانچہ ابن جوزی نے اسکو مقدمہ صفوۃ الصفوۃ مین لکھا ہے اور بابا فرید الدین عطار رضی اللہ تعالی عنہ تذکرۃ الاولیاء مین اس حدیث کو نقل فرماتے ہین اور جبکہ عبارت فیض عام مولانا کرامت علی سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر ہر شب بیعت کرنا اور تصور کرنا کہ گویا آپ حاضر ہین ثابت ہوگیا تو حضرت غوث اعظم جو نائب النبی اور علم ولایت کے آپ ذمہ دار ہین آپ حامل اور امانت دار تا یوم قیامت ہین انکی تصور مین کیا خرابی ہے خرابی ہرگز نہین ہے بلکہ جائز ہے شمس العارفین کے بیان تصور شیخ کو دیکھو گیارہ قدم بغداد کی طرف جانا اور حضرت غوث کے گیارہ اسم سے استغاثہ کرنا اپنی حاجت کا ذکر کرنا اسکے عدم جواز کی کوئی صورت نہین پائی جاتی کیونکہ توسل و تشفع و استمداد اولیاء کرام سے باجماع علمائے سلف کے درست و جائز ہے آدمی کھڑا ہو یا بیٹھا ہو بلکہ کھڑے ہوکر توسل کرنے مین عاجزی و انکساری زیادہ ہوتی ہے بغداد کی طرف چلنا صرف اس خیال سے کہ توسل حضرت غوث پاک سے ہے جنکا مزار پر انوار بغداد شریف مین ہے اگر کوئی اعتراض کرے کہ یہ تو عبادت غیر اللہ ہوئی اور عبادت غیر اللہ حرام ہے لہذا یہ بھی حرام ہے تو ہم اسکے جواب مین یہ کہتے ہین کہ گیارہ قدم چلنا نہ داخل عبادت ہے نہ کسی عبادت کے مثل ہے بلکہ فال نیک مثل قلب رداء کے وقت نماز استسقاء کے ہے اور اسمین اسرار بھی ہین انکا کتاب مین ذکر کرنا نامناسب ہے اور اسمین فائدہ بھی متصور ہے کہ حضرت غوث پاک ہمارے خستہ حال پر نظر فرماوین کہ یہ بیچارہ ہماری حضور مین حاضر ہونے سے عاجز ہے لیکن سعی کرتا ہے لہذا ہم اسکی طرف توجہ فرماوین اسی امید پر عراق کی طرف گیارہ قدم چلتے ہین اس عمل کو اکثر علمای کاملین نے اپنی کتابون مین نقل کیا ہے چنانچہ شیخ مجد الدین شیرازی فیروزآبادی نے الروض الناضر مین اور شیخ محمد سعید از نجانی نے فرحۃ الخواطر مین اور شیخ شہاب الدین القسطلانی نے الروض الزاہر مین اور امام عبداللہ یافعی نے خلاصۃ المفاخر مین اور شیخ ابوبکر بن نصر نے انوار الناظر مین اور سید عبدالقادر نے

الدر الفاخرمین اور شیخ محمد یحیی نے قلائد الجواہر مین اور شیخ عبد الحق نے زبدۃ الآثار مین
اور مولانا شاہ ابو المعالی نے تحفہ قادریہ مین اور مولوی محمد غوث نے انہار المفاخر مین اور
قاضی الملک مدراسی نے نثر الجواہر مین نقل کیا ہے اگر یہ شرک ہوتا تو ایسے علماء جو کہ دین
محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے ستون ہین اسکو ہرگز اپنی کتابون مین جائز نہ لکھتے ان کا لکھنا ہی
ہمارے واسطے کافی ہے اور یہی سند وافی ہے الحمد للہ علی احسانہ کہ فقیر نے اس نماز استغاثہ
سے بہت کچھ فائدہ پایا اور اللہ تعالیٰ اپنے اور بندون کو بھی فائدہ پہونچائے اس نماز
کی ترکیب اور ختم غوثیہ کی ترکیب جو معمول فقیر ہے اور اسمین اسرار مخفیہ ہین انشاء اللہ
رسالہ کی اخیر مین درج کرون گا اور حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی فرماتے ہین یُسْتَمَدُّ
الْاِسْتِمْدَادُ فَکُلُّ وَاحِدٍ اُسْتُمِدَّ بِہٖ فِیْ حَیَاتِہٖ یُسْتَمَدُّ بِہٖ بَعْدَ مَمَاتِہٖ کَمَا قَالَ الشَّیْخُ
عبد الحق محدث دہلوی فی ترجمۃ المشکوٰۃ یعنی مدد چاہنا جائز ہے پس جو شخص کہ
مدد چاہی جاتی ہو اُس سے بحالت زندگی مین مدد طلب کیجاتی اُس سے بعد مرنے اسکے کے
ایسا ہی فرمایا ہے شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے ترجمہ مشکوٰۃ مین اور حضرت مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب سورۃ اذا السماء انشقت کی تفسیر فتح العزیز مین فرماتے ہین و بعضے خواص
اولیاء اللہ را کہ آلۂ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی النوع خود گردانیدہ اند درین حالت ہم تصرف در دنیان
دادہ و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت تدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمی گردد
و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا می نمایند و ارباب حاجات و مطالب حل مشکلات
خود از انہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا دران وقت ہم مترنم باین مقالہ است
مصرع من آیم بجان گر تو آئی بتن * ترجمہ سورۃ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا اِلٰی فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا
یعنی قسم ہے ارواح مفارقہ کی جو ابدان سے بشدت نکلتی ہین اور پھیلتی ہین عالم ملکوت
مین اور سیر کرتی ہین اسمین پس پہونچ جاتی ہین حظائر قدس تک پھر اپنے شرف قوت
سے عالم کی تدبیر کرتی ہین صاحب تفسیر بیضاوی فرماتے ہین اَوْ صِفَاتُ النُّفُوْسِ الْفَاضِلَۃِ

حَالَ الْمُفَارَقَةِ فَاِنَّهَا تَنْزِعُ عَنِ الْاَبْدَانِ غَرْقًا اَیْ نَزْعًا شَدِیْدًا فَتَنْشَطُ اِلٰی عَالَمِ الْمَلَكُوْتِ وَتَسْبَحُ فِیْهِ فَتَسْبِقُ اِلٰی حَظَائِرِ الْقُدْسِ فَتَصِیْرُ لِشَرَفِهَا وَقُوَّتِهَا مِنَ الْمُدَبِّرَاتِ

جب ارواح مقدسہ کو اس قسم کا شرف حاصل ہوا کہ اُن کو تدبیر عالم مین دخل دیا گیا تو منجی توسل بلاشبہہ جائز ہوگا مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب سے مولوی نعیم الدین بردوانی نے جو ۱۲۲۲ھ مین سوال کیا تھا جسکو صاحب وسیلہ ذ نقل کیا ہے ملاحظہ ہو **سوال** براہی دریافت اینکہ اہل قبر کامل است یا نہ ودر صورتیکہ اہل قبر کامل باشد از وے استمداد خود بچہ صورت باید کرد-

جواب بعضے اہل قبور مشہور بکمال اند وکمال ایشان بتواتر ثابت شدہ طریق استمداد از ایشان آنست کہ جانب سر قبر او سورہ بقرہ انگشت بر قبر نہادہ تا مفلحون بخواند باز بطرف پائین قبر بیاید آمن الرسول تا آخر سورہ بخواند وبزبان گوید اے حضرت من برای فلان کار روز جناب الٰہی التجا میکنم ودعا شما نیز بدعا وشفاعت امداد می نمائید باز رو بقبلہ آرد مطلوب خود را از جناب باری بخواہد وکسانیکہ کمال ایشان معلوم نیست ومشہور ومتواتر نشدہ دریافت کمال آنہا ہمان طریق است کہ بعد از فاتحہ بدرود وذکر متوجہ دل خود را مقابل سینہ مقبور بدارد اگر راحت وتسکین ونورے دریافت کند بداند کہ این قبر از اہل صلاح است لیکن استمداد از مشہورین باید کرد یعنی اولیا رکو مظہر الٰہی سمجھکر اُن سے مدد طلب کرنا چاہیے حقیقةً اللہ تعالیٰ ہر کام کا انجام کرنیوالا ہے مولانا روم فرماتے ہین ؏ آب خواہ از جو بجو خواہ از سبو ٭ کان سبو را ہم مدد باشد زجو ٭ نور خواہ از مہ طلب خواہی ز خور ٭ نور مہ ہم ز آفتاب است ای پسر ٭ کشف الغطاء مین ہے و این امر بسیت ثابت ومقرر نزد مشائخ صوفیا از اہل کشف وکمال تا آنکہ گویند اکثرے فیوض وفتوح از ارواح رسیدہ صاحب وسیلہ از امام رازی نقل کردہ گفتہ چون می آید زائر نزد قبر حاصل میشود نفس او را تعلق خاص بقبر چنانکہ نفس صاحب قبر را وبسبب این دو تعلق حاصل میشود میان ہر دو نفس ملاقات معنوی وعلاقۂ

مخصوص و آ اختلاف کردند درین که امداد حی قوی تر است از امداد میت یا بالعکس
مختار بعض محققان ثانی ست و درین باب بعض روایت میکنند که فرمود آن حضرت صلی
الله علیه وسلم چون متحیر شوید شمار در امور یعنی کار بس مدد جوئید از اصحاب قبور شیخ اجل
در شرح مشکوة گفته که یافته نمی شود در کتاب و سنت و اقوال سلف صالح چیزیکه منافی
و مخالف این باشد و رد کند این را آیا جمله بعد از انکه ثابت شد که روح باقی ست و اورا
تعلقی خاص ست با جزای بدن بعد مفارقتش از وی و تغیر کیفیت وی نیز هست که
بدان علم و شعور بزائران قبر و احوال ایشان دارد و ارواح کمل که در حین حیات ایشان
بسبب قرب مکانیت و منزلت از رب العزت کرامات و تصرفات و امداد داشتند بعد
از ممات چون بهمان قرب باقی اند نیز تصرفات دارند چنانچه در حین حیات تعلق کلی
بجسد نداشتند یا بیشتر از ان پس انکار استمداد را وجهی صحیح نمی نماید مگر آنکه از اول منکر
شوند تعلق روح بدن بالکلیه بجمیع وجوه بعد مفارقت و زوال علاقه حیات و آن
خلاف منصوص است و برین تقدیر برای زیارت رفتن همه لغو و بے معنی گردد و این امر
دیگرست که تمامی اخبار و آثار دال بر خلاف آن است و نیست صورت استمداد مگر باین
طور که محتاج طلب کند حاجت خود را از جناب عزت الٰهی بتوسل روحانیت بنده
مقرب و مکرم درگاه والا و گوید خداوندا ببرکت این بنده که رحمت
و اکرام کردهٔ او را برآورده گردان حاجت مرا یا ندا کند آن بندهٔ مقرب و مکرم را که ای بندهٔ
خدا و ولی وے شفاعت کن و بخواه از خدایتعالی مطلوب تا قضا کند حاجت مرا پس
نیست بنده در میان مگر وسیله و قادر و معطی و مسئول پروردگار است تعالی شانه
و در وی هیچ شائبه شرک نیست چنانکه منکر وهم کرده و این چنان ست که توسل و طلب
دعا از صلحا و دوستان خدا در حالت حیات آن جائز ست باتفاق پس این چرا
جائز نباشد و فرقی نیست در ارواح کاملان در حین حیات و بعد از ممات مگر

بترقی کمال شیخ او صاحب وسیله اشعة اللمعات ترجمه مشکوة نقل میکنند و میگوید که این امر
محقق و مقرر است نزد اهل کشف و کمال از ایشان تا آنکه بسیاری فیوض و فتوح از
ارواح رسیده و این طائفه را در اصطلاح ایشان اویسی خوانند امام شافعی گفته
ست رحمة الله علیه قبر موسی کاظم تریاق مجرب است مر اجابت دعا را و حجة الاسلام
مام غزالی گفته هر که استمداد کرده میشود بوی در حیات استمداد کرده میشود بوی بعد از وفات
یکی از مشائخ عظام گفته است دیدم چهار کس را از مشائخ که تصرف میکنند در قبور خود
ثل تصرفهای ایشان در حیات خود یا بیشتر شیخ معروف کرخی و شیخ محی الدین عبد القادر
جیلانی و دو کس دیگر را از اولیاء شمرده اند و مقصود حصر نیست آنچه خود دیده و یافته
ست گفته سیدی احمد بن رزوق که از اعاظم فقها و علماء و مشائخ دیار مغرب است
فته که روزی شیخ ابو العباس حضرمی از من پرسید امداد حی قوی است یا امداد میت
ن گفتم امداد حی قوی تر است و من میگویم میت قوی تر است پس شیخ گفت نعم
یرا که وی در بساط حق و در حضرت اوست و نقل درین معنی ازین طائفه بیشتر ازان
ست که حصر و احصار کرده شود و یافته نمیشود در کتاب و سنت و اقوال سلف
صالح چیزی که منافی و مخالف این باشد و رد کند این را و تحقیق ثابت شده است
یات و احادیث که روح باقیست و او را علم و شعور بزائران و احوال ایشان
بت و ارواح کامله را قربی و مکانتی در جناب حق ثابت است چنانکه در حیات
ود یا بیشتر ازان و اولیاء را کرامت و تصرف در اکوان حاصل است و آن نیست
گر ارواح ایشان را و آن باقیست و متصرف حقیقی نیست مگر خدای تعالی عز شانه
همه بقدرت اوست و ایشان فانی اند در جلال حق در حیات و بعد از ممات پس اگر داده شود
مر احدی را چیزی بوساطت یکی از دوستان حق و مکانتی که نزد خدا دارد دور
باشد چنانچه در حالت حیات بود و نیست فعل و تصرف در هر دو حالت مگر

حق را جل جلاله و عم نواله و نیست چیزی که فرق کند میان هر دو حالت و یافته نشده است
دلیل بر آن و در شرح بخاری شیخ ابن حجر در شرح حدیث لعنة الله الیهود والنصاریٰ
اتخذوا قبور الانبیاء مساجد گفته است این بر آن تقدیر است که نماز گزارد بجانب قبر از جهت
تعظیم وی که آن حرام است باتفاق و اما اتخاذ مسجد در جوار پیغمبری یا صالحی برای نماز
گزاردن نزد قبر وی نه بقصد تعظیم قبر و توجه بجانب قبر بلکه بنیت حصول مدد از وی تا
کامل شود ثواب عبادت ببرکت قرب و مجاورت مر آن روح پاک را حرجی نیست در آن
و در آخر باب چیزی بیاید متعلق باین سخن و تمام گردد این بحث ان شاء الله تعالیٰ
در کتاب الجهاد و در قصه قتلی بدر والله اعلم کتاب الجهاد میں ہے و اما الاستمداد
باهل القبور منکر شدند آن را بعض فقها اگر از جهت آنست که سماع و علم نیست مر ایشان
را بزائران و احوال ایشان پس بطلان او ثابت شد و اگر بسبب آنست که قدرت
و تصرف نیست مر ایشان را در آن وطن تا مدد کنند بلکه محبوس و ممنوع اند و مشغول
بآنچه که عارض شده است مر ایشان را از محنت و شدت آنچه که باز داشته است از دیگران
این ممنوع است این کلیه باشد خصوصاً در شان متقین که دوستان خدا اند شاید که حاصل شود
ارواح ایشان را از قرب در برزخ و منزلت و قوت قدرت بر شفاعت و دعا
مطلب حاجات مر زائران را که متوسل اند بایشان چنانکه روز قیامت خواهد بود
و چیست دلیل بر نفی آن و تفسیر کرده است بیضاوی آیه کریمه والنازعات غرقاً
الآیه بصفات نفوس فاضله در حالت مفارقت از بدن کشیده میشوند از ابدان و نشاط میکنند
بسوی عالم الملکوت و سیاحت میکنند در آن پس سبقت میکنند بحظایر قدس پس میگردند
بشرف و قوت از مدبرات از آنچه ما می فهمیم از آن اینست که داعی محتاج فقیر الی الله
دعا میکند و طلب میکند حاجات خود را از قرب جناب عزت و توسل میکند بروحانیت
این بنده مقرب مکرم درگاه عزت وی و میگوید خداوندا ببرکت این بنده تو که رحمت

گردد و بروی و اکرام کرده او را و لطف و کرمی که بوی داری بر آورده گردان حاجت مرا
که تو معطی کریمی یا ندا کند این بندهٔ مقرب را که ای بندهٔ خدا و ولی وی شفاعت
کن و بخواه از خدا که بدهد مسئول و مطلوب مرا و قضا کند حاجت مرا پس معطی و مسئول
پروردگار است تعالی و تقدس و نیست این بنده در میان مگر وسیله و نیست قادر
و فاعل و متصرف در وجود مگر حق سبحانه و اولیاء خدا فانی و هالک اند در فعل الٰهی و
قدرت و سطوت وی نیست ایشان را فعل و قدرت و تصرف نه اکنون که در قبور اند
و نه دران هنگام که زنده بودند در دنیا و گر این معنی که در امداد و استمداد ذکر کردیم موجب شرک
بما سوای حق باشد چنانکه منکر زعم میکند پس باید که منع کرده شود توسل و طلب دعا از صالحان
و دوستان خدا در حالت حیات نیز و حالانکه این ممنوع نیست بلکه مستحب و مستحسن
است بالاتفاق و شائع است در دین و اگر میگویند که ایشان بعد از موت معزول شدند
و بیرون آورده شدند از آن حالت و کرامت که بود ایشان را در حالت حیات
گوئیم چیست دلیل بران یا گویند که مشغول و ممنوع شدند بانچه که عارض شد از آفات
بعد از ممات گوئیم پس این کلیه نیست بر دوام و استمرار آن روز قیامت غایت
ما فی الباب اینکه کلیه نباشد و قاعدهٔ استمداد عام نباشد بلکه ممکن است
که منجذب باشند بعالم قدس و مستهلک باشند در لاهوت حق چنانکه ایشان را
شعوری و توجهی بعالم دنیا نمانده باشد و تصرفی و تدبیری در وی نه چنانکه درین
عالم نیز از تفاوت حال مجذوبان و ممکنان ظاهر میگردد و نعم اگر زائران اعتقاد کنند که اهل
قبور متصرف قادر اند بی توجه حق تعالی چنانکه عوام و جاهلان اعتقاد دارند این حرام
و منهی عنه است الی قوله فعل عوام اعتبارے ندارد و خارج مبحث سب و حاشا از عالم
شریعت و عارف باحکام دین که اعتقاد میکند و انچه مروی و محکی ست از مشائخ اهل
کشف در استمداد از ارواح کمل و استفاده از آن خارج از حصر ست و مذکور ست در

کتب و رسائل ایشان و مشہور ہست میان ایشان حاجت نیست کہ آنرا ذکر کنیم
شاید کہ منکر متعصب سود نکند او را کلمات ایشان عافنا اللہ من ذالک سخن درینجا
وجہ علم شریعت است اری مروی و مسنون زیارت سلام بر موتی و استغفار مر ایشان
را قرأت قرآن است ولیکن درینجا نفی استمداد نیست پس زیارت برای امداد
موتی و استمداد از ایشان ہر دو باشد بر تفاوت حال زائر و مزور باید دانست کہ
خلاف در غیر انبیا ست صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہم اجمعین کہ ایشان احیا اند بحیات حقیقی
دنیاوی بالاتفاق و اولیا بحیات اخروی معنوی و کلام درین مقام بحد اطناب
و طویل کشید بر زعم منکران کہ در قرب این زمان این فرقہ پیدا شدہ منکر استمداد و
استعانت را از اولیاے خدا کہ نقل کردہ شدہ اند ازین دار فانی بدار بقا زندہ
اند نزد پروردگار خود و مرزوق اند و خوش حال اند و ہر مردم از ان شعور نیست
و متوجہان بجناب ایشان را مشرک بخدا و عبدۃ الاصنام میدانند و میگویند آنچہ میگوید
ترجمہ عبارت کشف الغطا استمداد ایسا امر ہے جو کہ مشائخ صوفیہ اہل کشف کے نزدیک
یہان تک ثابت اور مقرر ہے کہ وہ کہتے ہین کہ اکثر فیوضات اور فتوحات ارواح
سے پہونچے ہین مصنف وسیلہ امام فخر الدین رازی سے نقل کرکے یون بیان فرماتے
ہین کہ جب زیارت کرنیوالا کسی قبر کے پاس جاتا ہے تو اُسکی نفس کو قبر کے ساتھ
ایک تعلق خاص پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح صاحب قبر کے نفس کو بھی تعلق پیدا
ہوتا ہے انھین دو تعلق کیوجہ سے زائر اور اہل قبر کے درمیان علاقہ خاص اور ملاقات
معنوی پیدا ہوتی ہے اور علمانے اختلاف کیا ہے اسمین کہ مدد زندہ کی مردہ سے قوی
ہے یا مردہ کی مدد زندہ سے قوی زیادہ ہے بعض محققین نے شق ثانی کو اختیار کیا ہے
اور وہ اسمین ایک حدیث روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جب تم کسی کار مین حیران ہو تو پس اہل قبور سے مدد مانگا کرو اور شیخ بزرگ

حقی محدث دہلوی نے مشکوۃ کی شرح مین فرمایا ہو کہ قرآن مجید اور حدیث شریف اور
ندگان سلف صالحین کے اقوال مین کوئی ایسی بات نہین پائی جاتی جو اسکی خلاف
ور منافی ہو اور اسکو رد کرے خلاصہ یہ کہ جب ثابت ہو گیا کہ روح باقی ہو اور اُسکو بدن
میت سے جدا ہونیکے بعد اُسکے ساتھ ایک تعلق خاص ہو اور اُسکو ایک کیفیت خاص پیدا
ہوتی ہو کہ اُس علم اور شعور کی وجہ سے زائران قبر کے حال معلوم کرتے ہین اور وہ کاملون کی
وحین جو کہ اُنکی حین حیات مین بسبب اُس قرب مکانی اور رتبے کے جو کہ اللہ تعالیٰ
ی حضرت سے ان کو حاصل تھا کرامات اور تصرفات اور مدد کرتی تھین مرنیکے بعد بھی جبکہ
ہی قرب کے ساتھ باقی ہین تو ویسے ہی تصرفات اور کرامات انہین موجود ہین جیسے کہ
ن بزرگونکی زندگی مین ان روحونکو اُن کے جسم اور بدن کے ساتھ تعلق کلی تھا یا
س سے بھی زیادہ پس مدد مانگنے کے انکار کی کوئی صحیح دلیل نہین معلوم ہوتی ہے ہان
پہلے ہی سے انکار کر دیا جاوے کہ روح کو جسم کی مفارقت کے بعد اُس سے کوئی تعلق باقی
نہین رہتا تو اسکا تو کوئی علاج ہی نہین ہو اور یہ خلاف نصوص کے ہو اور اس بناپر قبرون
ی زیارت کرنا اور اُنپر فاتحہ کو جانا محض لغو اور بے معنی ہے حالانکہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام
قبرون پر جانا ثابت ہو اور دوسری یہ بات ہو کہ تمامی اخبار و آثار اس انکار کے خلاف
دلالت کرتی ہین اور استمداد و توسل اسکا نام ہے کہ کوئی حاجتمند اپنی خواہش کو اللہ
الیٰ کی بارگاہ سے اس بندۂ مقرب بارگاہ ایزدی اور مقبول حضرت خداوندی کی
حانیت کے وسیلہ سے طلب کرے اور کہے اے اللہ اس بندہ کی برکت سے کہ جسپر تو نے اپنا
ام اور رحمت کی ہو میری حاجت پوری کر اور یا اس بندۂ مقرب اور مکرم کو پکارے
ر کہے کہ اے خدا کے بندے اور اسکے ولی میری سفارش کر اور خداوند تعالیٰ سے میرا
مقصود اور مطلوب طلب کر تو کہ اللہ تعالیٰ میری مراد پوری کرے پس ان دونون
صورتون مین بندۂ مقرب یعنی خدا کا ولی سوا وسیلہ کے اور کچھ نہین ہے اور یہ

محض وسیلہ ہی اور اللہ تعالی دینے والا اور قادر مطلق ہے اور اسی سے سوال کیا گیا ہے
اور اسمین کوئی شرک کا شائبہ نہین ہی جیسا کہ منکر نے وہم کیا ہی اور جبکہ صالحین اور خدا
کے دوستون سے انکی عین حیات مین طلب مدد اور وسیلہ پکڑنا باتفاق علما جائز ہے
تو ممات کے بعد کیونکر جائز نہو گا اور کاملین کی روحونین زندگی اور بعد ممات کے
کوئی فرق نہین ہی مگر ترقی کمال کا یعنی موت کے بعد انکی اور مدارج قرب بڑہجاتے
ہین شیخ اور صاحب وسیلہ کشف الغطا ترجمہ مشکوۃ سے نقل کرتے ہین اور یہ امر ثابت
اور مقرر ہی اہل کشف اور کمال کے نزدیک یہانتک کہ بہتون کو فیوض اور فتوح
روحون سے ملے ہین اور ان سے فیضیاب ہوئے ہین اور اس گروہ کو انکی اصطلاح مین
اویسی کہتے ہین امام شافعی کا قول ہی کہ حضرت موسی کاظم رضی اللہ عنہ کی قبر اجابت
دعا کے لیے تریاق مجرب ہی اور حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم مین فرمایا
ہے جس سے کہ اسکی زندگی مین استمداد لی جائے اُس سے بعد ممات کے بھی مدد چاہنا جائز ہی
اور مشائخ عظام مین سے ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ مین نے چار بزرگون کو دیکھا ہے کہ
وہ اپنی قبرون مین ایسے تصرف کرتے ہین جیسے کہ وہ اپنی زندگی مین تصرفات کرتے تھے
بلکہ اُس سے بھی زیادہ اور بڑھکے ایک تو حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ ہین اور دوسرے
حضرت پیر دستگیر شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی ہین اور دو اور بزرگ ہین اور معلوم
کرنا چاہیے کہ اس کلام سے حصر مقصود نہین ہی ان چار بزرگون کے سوا اور بھی بہت
سے ایسے ہوے ہین اس بزرگ نے جو دیکھا ہی اور اپنا تجربہ کیا ہے اُسکو بیان کیا ہے
سیدی احمد بن رزوق جو کہ ملک مغرب کے اعاظم فقہاء اور علما مین سے ہین انہون نے
فرمایا ہی کہ ایک روز ابو العباس حضرمی نے مجھ سے پوچھا کہ امداد زندے کی قوی ہے یا
مردہ کی اور مین کہتا ہون کہ امداد زندہ کی قوی زیادہ ہی مین نے اُسکی جواب
مین کہا کہ امداد مردہ کی قوی زیادہ ہی زندہ کی امداد سے پس ابو العباس حضرمی

کیا کہ ہان امداد مردہ کی قوی ہی اس لیے کہ وہ بارگاہ خداوند تعالیٰ مین ہر وقت
رہتا ہی اور اس طرح کی نقلین اس گروہ سی بہت منقول ہین جسکا حصر کرنا دشوار ہی
اور قرآن مجید اور حدیث شریف اور اقوال سلف صالحین مین کوئی ایسی چیز نہین پائی
جاتی جو کہ اس کے منافی اور مخالف ہو اور اسکو رد کری اور آیات الٰہیہ اور احادیث
نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق ثابت ہوا ہی کہ روح باقی ہی اور اسکا اپنے زائرین
کو معلوم کرنا اور اُنکی احوال کو جاننا ثابت ہی اور روح کو بارگاہ خداوند تعالیٰ مین
بعد موت کے بھی قرب اور مرتبہ حاصل ہی جو کہ زندگی مین تھا بلکہ اُس سے بھی زیادہ حاصل
ہے اور اولیاء کیلیے کرامت اور تصرف اکوان مین حاصل ہی اور وہ سب کچھ انھین کی
ارواح کا تصرف ہی اور روح باقی ہی اُسکو فنا نہین ہے اور متصرف حقیقی سوا خداوند
تعالیٰ کی اور کوئی نہین ہی اور جو کچھ ہوتا ہے اُسی کی قدرت سی ہوتا ہی اور اولیاء اللہ
حالت زندگی اور بعد موت کی دونون حالتون مین جلال حق مین فانی ہین
پس اگر کوئی خدا کے دوستون کے وسیلہ سی کچھ دیا جاوے بوجہ اُس مرتبہ کی جو انکو خداوند
تعالیٰ سی حاصل ہی تو کوئی تعجب کی بات نہین ہی جیسا کہ حالت حیات مین تھا اور دونوں
حالتون یعنی زندگی اور موت مین تصرف اور فعل سوائے خدا برتر کے اور کے لیے نہین ہی
اور کوئی ایسی چیز نہین ہی جو کہ دونون حالتون مین فرق بیان کرے اور اس پر
کوئی دلیل بھی نہین ملتی ہی ابن حجر نے بخاری شریف کی شرح مین تحت حدیث
لعنت کرے اللہ تعالیٰ یہود اور نصاریٰ پر کہ انھون نے قبور انبیاء کو مسجدین بنالیا ہی
بیان فرمایا ہے کہ یہ اُس تقدیر پر ہی کہ بوجہ تعظیم قبر کے اُسکی طرف نماز پڑھی جاوے
اور یہ باتفاق علماء دین کی حرام ہی اور لیکن بنانا مسجد کا کسی پیغمبر یا ولی کی مزار کے
نزدیک نماز ادا کرنے کے لیے اُسکی قبر کے پاس نہ تعظیم قبر کے لیے بلکہ مدد حاصل ہونے
کیواسطے اُس بزرگ سی تو کہ اُس روح پاک کے قرب اور منزلت اور برکت کی وجہ سی

تو اب زیادہ ہلنے کوئی حرج اور نقصان نہین ہی اور اخیر باب مین اس امر کے متعلق کچھ
بیان کیا جاویگا اور انشاء اللہ تعالی یہ بحث کتاب الجہاد اور شہدار بدر کے قصہ مین
مفصل بیان ہووے گی واللہ اعلم کتاب جہاد مین یون مذکور ہی اور لیکن مدد لینی
اہل قبور سی بعضے فقہائے اسکا انکار کیا ہی اگر اس وجہ سے انکار کرتے ہین کہ مردونکو
اپنی زیارت کرنیوالون کا علم اور سماع نہین ہی تو اسکا باطل ہونا ثابت ہوچکاہے اور
اگر اسوجہ سی ہے کہ انکو اُس وطن مین کوئی تصرف اور قدرت نہین ہے تاکہ مدد کرین
بلکہ قید مین ہین اور اُن امور مین مشغول ہین جو کہ انکو پیش آئے ہین اور وہ امور
محنت اور مشقت ہی جسکی وجہ سی دوسرون کے حال سے روک گئے ہین تو اس وجہ کو ہم
نہین مانتے کہ یہ کلیہ صحیح ہو خصوصاً انکی شان مین جو خدا کے خاص بندے ہین شاید
کہ انکی روحونکو بوجہ قرب کے عالم برزخ مین یعنے قبر مین جو درمیان موت اور
حیات کی ہے قدرت اور منزلت حاصل ہو کہ جسکی وجہ سے اپنے زائرین کی مرادین
اور حاجتین جو کہ انکی متوسل ہین پوری کرین اور انکی سفارش کرین جیسے کہ قیامت
کے روز مین شفاعت کرینگے اور اسکی نفی پر کوئی دلیل نہین ہی اور بیضاوی نے
اس آیہ کریمہ والنازعات غرقا الآیہ کی تفسیر نفوس فاضلہ کے ساتھ فرمائی ہی یعنے بزرگ نفوس
جو بدنون سے بوقت موت کے نکالے جاتی ہین خوش ہوتی ہین اور عالم ملکوت مین
سیر کرتے ہین پس حظائر قدس یعنے بارگاہ پاک مین پہونچتے ہین پس بوجہ شرف
اور قوت کے مدبرات سی ہوجاتی ہین انتہی پس اس سے جو کچھ ہماری سمجھ مین آتا ہے
وہ یہ ہی کہ یہ شخص بیچارہ فقیر اور محتاج الی اللہ دعا کرتا ہی اور اپنی حاجتین طلب
کرتا ہی قرب بارگاہ عزت سی اور اُس بندہ مکرم اور مقرب کی روح کے ساتھ بارگاہ الہی مین
وسیلہ پکڑتا ہی اور کہتا ہے ای خدا اس بندہ کی برکت سی کہ جسپر تیری رحمت ولطف
کی نظر ہی اور اس عنایت کی وجہ سی جو کہ تنے اسپر کی ہے میری مراد پوری کر اس لیے

کہ تو ہی دینے والا اور سخاوت کرنیوالا ہی اور یا یہ شخص ندا کرتا ہی اور پکارتا ہی اس بندۂ
مقرب کو کہ اے خدا کے بندے اور اسکے ولی میری سفارش کر اور خدا سے درخواست کر
کہ میرے مطلوب اور مسئول کو دیوے اور میری حاجت پوری کرے پس دینے والا اور سوال کیا
گیا خدا ہی برتر اور پاک ہی اور یہ بندہ درمیان مین فقط وسیلہ ہی ہی اور نہین ہی کوئی
قادر اور متصرف اور فاعل وجود مین مگر حق سبحانہ اور اولیاء کرام خدا کے فعل مین
مردہ اور فانی ہین اور دبدبہ اور قوت اُسی کو ہی انکے واسطے کوئی فعل اور تصرف اور
قدرت نہین ہی نہ اسوقت جو قبرون مین اور نہ اسوقت مین جبکہ دنیا مین زندہ
تھے اور اگر یہ جو کچھ کہ ہم نے استمداد اور مدد کے بارے مین ذکر کیا ہے سبب شرک کا ہو
جیسا کہ منکر گمان کرتا ہی پس چاہیے کہ حالت زندگی مین بھی اولیاء کرام اور محبوبین
خدا کی دوستون سے توسل اور طلب دعا کا دروازہ بند کر دیا جاوے اور حال آنکہ یہ
منع نہین ہی بلکہ مستحب اور عمدہ ہی باتفاق علماء دین کے اور دین مین یہ شائع
ہے اور اگر یہ کہین کہ وہ کرامت اور بزرگی جو انکو حالت زندگی مین مرحمت فرمائی
تھی اب بعد موت کی اُس سے معزول اور بیکار کیے گئے ہین تو اُس کے جواب مین ہم کہتے
ہین کہ اسپر کیا دلیل ہی اور یا یہ کہین کہ جو کچھ انکو آفات وغیرہ سے بعد موت کے
لاحق ہوا ہی اسمین مشغول ہین اور دیگر امور سے روکے گئے ہین تو ہم کہتے ہین کہ یہ
کلیہ تا روز قیامت ہمیشہ نہین ہی غایت مافی الباب یہ کلیہ درست نہوا اور
استمداد عام نہوئی بلکہ ممکن ہے کہ بعالم قدس کیطرف منجذب ہوجاوین اور خداوند
تعالی کے مقام لاہوت مین ہلاک اور فنا ایسے ہووین کہ دنیا سے انکو کوئی توجہ
اور شعور باقی نرہے اور نہ کوئی تصرف اور نہ تدبیر جیسا کہ اس عالم مجذوبون اور
مستون کی تفاوت حال سے ظاہر ہوتا ہی ہان اگر زیارت کرنیوالے یہ خیال کرین
کہ اہل قبور بغیر توجہ حق کے متصرف اور قادر ہین جیسے کہ عوام اور جاہل عقیدہ

رکھتے ہین تو یہ حرام اور ممنوع ہے اُسکو اس قول تک کہ عوام کے فعل کا اعتبار نہین
اور یہ بحث سے خارج ہی اور عالم شریعت اور دین کے احکام سے واقف کو اس اعتقا
سے اللہ تعالی اپنی پناہ مین رکھے اور کاملین کی روحون سے استفادہ اور مدد لینے کے باری مین
جو مشائخ اہل کشف سے منقول اور حکایت کیا گیا ہی وہ احاطۂ حصر سے باہر ہی
بیان مین نہین آسکتا اور وہ انکی کتابون مین مذکور ہی اور انکے درمیان مشہو
و معروف ہی اسکی ضرورت نہین کہ ہم اُسکو ذکر کرین اور لائق ہے کہ منکر متعصب کے لیے
انکی کلمات کچھ فائدہ نہ دیوین خدا ہمکو اس سے اپنی پناہ مین رکھے کلام اس جگہہ مین جا
شریعت کی لحاظ سے ہی اور مردون پر سلام کرنا اور اُنکے لیے مغفرت مانگنا اور اُنکی
زیارت کرنی اور قرآن شریف کا پڑھنا منقول اور مسنون ہی لیکن اس مقام مین
استمداد کی ممانعت نہین ہی پس زیارت کرنی واسطے امداد موتی کے اور اُنسے مد
مانگنی ان دونون مین تفاوت موافق حال زائر اور جسکی زیارت کی جاوے ہو دیگ
اور اس بات کو جاننا چاہیے کہ خلاف انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے غیر مین
اسلیے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام باتفاق علماء کے زندگی حقیقی دنیاوی سے
زندہ ہین اور اولیائے کرام ساتھ زندگی اُخروی معنوی کے زندہ ہین اور اس مقا
مین کلام بہت طویل ہوگیا بسبب گمان کرنے ایک گروہ منکرین کے جو قریب اس زما
پیدا ہوے ہین اور اُن اولیائے کرام سے جو کہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئے
ہین اور عالم دیگر مین باقی ہین اور اللہ تعالی کے نزدیک زندہ ہین اور رزق دیے
جاتے ہین اور خوشحال ہین اور ہر ایک کو اُن کا شعور نہین ہی اُن سے مدد چاہنے
اور استعانت لینے کو منکر ہین اور جو لوگ اولیائے کرام کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور
اُن سے امداد چاہتے ہین اُن کو بُت پرست اور مشرک جانتے ہین اور جو
کچھ اُنکے جی مین آتا ہے بکتے ہین تمام ہوا ترجمہ عبارت بالا کا اور جسکو زیادہ تفصیل

ی منظور ہو شرح مشکوٰۃ عربی کشف الغطا اور ترجمہ مشکوٰۃ فارسی اشعۃ اللمعات مولانا
بد حق محدث دہلوی ملاحظہ کرے اور اپنے کو نیند غفلت سے ہوشیار کرے اور غضب
بار امداد سے بچاوے استفتار مولانا شاہ عبدالعزیز صاحبؒ **سوال** بت پرست
ا از بت میخواست عالمی منع کردہ کہ شرک مکن بت پرست گفت کہ اگر شریک خدا آورا
ستش نمائیم ہیچگونہ شرک باشد عالم گفت کہ در کلام مجید متواتر آمدہ است کہ از غیر
مجوئید باز بت پرست گفت بنی انسان از یکدگر چرا سوال مینمایند عالم گفت
ع زندہ اند از ایشان سوال منع نیست و بتان تو مثل کنہیا و کالکا ست
ہ اند قدرت بر ہیچ چیز ندارند بت پرست گفت شماکہ از اہل قبور مدد و شفاعت
طلبید باید کہ بر شما ہم شرک عائد شود القصہ ہرچہ مقصود و مراد شما از اہل قبور ست
ن قسم مقصود من ہم از صورت کنہیا و کالکا ست بحسب ظاہر نہ قوت اہل قبور
مدنہ بت و اگر میگوئی کہ بقوت باطن اہل قبور کشائش و حاجات می نمایند
جا از بتان ہم روائی حاجات می شود اگر میگوئید کہ با ایشان میگوئیم کہ از خدا
ی ما شفاعت بخواہید من ہم از بتان ہمین استدعا دارم پس ہرگاہ کہ جواب
ماد از اہل قبور ثابت شد پس بعضے مسلمین ضعیف الاعتقاد از پرستش ستیلا
ق وغیرہ چگونہ باز خواہند آمد **جواب** درین سوال چند اشتباہ واقع
ہ آن چند جا را خبردار باید شدہ آنگاہ بفضل الٰہی جواب و سوال بخوبی واضح
اہد شد اول آنکہ مدد خواستن چیزے دیگر عوام مسلمین بر خلاف حکم شرع از
ا قبور مدد می خواہند و پرستش نمیکنند و بت پرستان مدد ہم می خواہند و
ستش ہم میکنند پرستش آنست کہ سجدہ کند یا طواف نماید یا ذبح جانور بنام او کند یا
یدا اند کہ فلانی بگوید و ہرکہ مسلمانان جاہل با اہل قبور این چیزہا بعمل آرند فی الفور
ریگر دو و ہیچمانی بر آید دوم آنکہ مدد خواستن دو طور می باشد مدد خواستن

فتوی کی مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب در فرق پرستش بت و استمداد از اولیاء

مخلوقی مثل آنکه از امیر یا بادشاه توانگر گدا در مهمات خود مدد وی جوید یا چنانچه عوام الناس
اولیا میخواهند که از جناب الهی فلان مطلب ما را شما درخواست نمائید این
مدد خواستن در شرع از زنده و مرده جائز است دوم آنکه بالاستقلال چیزی که
جناب الهی دارد مثل دادن فرزند یا بارش باران یا امراض یا طول عمر
مانند این چیزهای آنکه دعا و سوال از جناب الهی ست در نیت منظور باشد
مخلوقی درخواست نماید این نوع حرام مطلق کفر ست اگر از مسلمانان کسی
مذهب خواه زنده باشند خواه مرده این نوع مدد خواهند از دائره مسلمانان خا
می شود بخلاف بت پرستان که همین مدد از معبودان باطل خود میخواهند و آن
جائز می شمارند چنانچه بت پرست گفت من از بتان شفاعت می خواهم چنانچه
هم از پیغمبران و اولیا شفاعت می خواهید پس درین کلام هم دخل و تلبیس آ
زیرا که بت پرستان هرگز شفاعت را نمیدانند و نه در دل خود تصور می کنند پس
شفاعت سفارش است و سفارش آنست که کسی مطلب کسی را از غیر خود
و معروض ادا سازد و بت پرستان در وقت درخواست مطالب خود را از بت
نمی فهمند و نمی گویند که سفارش ما بحضور پروردگار جل جلاله نمائید و مطلب ما را ا
جناب و تعالی برآرید بلکه از بتان خود درخواست مطلب خود میکنند و آنچه گفته
که هرچه مقصود شما از اهل قبور است همان قسم مقصود من از صورت کنهیا و کالکا
نیز خطا در خطا ست زیرا که ارواح را تعلق با بدان خود که در قبر مدفون اند از
می باشد زیرا که مدت دراز درین بدن بوده اند و اینها قبور معبودان را تعظ
نمی کنند بلکه از طرف خود صورت سنگها و درختان اختراع نموده قرار میدهند
از صورت فلانی ست بی آنکه آن را تعلق با آن ارواح باشد و این قرار داد
افترائی را هیچ اثر نیست آری حاجت روائی بندگان خالق اکبر از راه رحمت

فرمایند اینها می فهمند که از طرف بتان این فائده حاصل شد حق تعالی که عالم
الخفیات است حاجت بندگان خود میداند ودر زندگانی دنیا حاجت روائی منظور
از طرفی که خواهند مطالب ایشان را بایشان میدهد چنانچه مادر مشفق حاجت
دخترا که صغر سن است میداند ودر وقتیکه از خدمت گاروداید مقدور ندارد همچنین
حال بتان بلکه حال اهل قبور نیز موافق قاعده اهل اسلام وانچه مرقوم شده که پس
هرجا از استمداد از اهل قبور ثابت شد بعض مسلمین ضعیف الاعتقاد از پرستش ستیلا
چونکه باز خواهند آمد پس فرق درمیان استمداد از اهل قبور وپرستش ستیلا
بچند وجه است اول آنکه قبور معلوم اند که صلحا وبزرگان بوده اند ستیلا ومسانی
وهم محض اند وجود آنها معلوم نیست بلکه ظاهرا خیال بندی این مردم است
اینکه ستیلا ومسانی بر تقدیر وجود آنها از قبیل ارواح خبیثه وشیاطین اند که مقرر
برائی خلق اند اینها را بارواح طیبه وانبیاء واولیاء چه مناسبت سوم آنکه استمداد
اهل قبور بطریق دعا است که از جناب الٰهی عرض کرده مطالب ما را بر آرند وپرستش
چیزها بنا بر استقلال وقدرت اوست که کفر محض است انتهی **ترجمه**
فتاوی مولانا شاه عبدالعزیز صاحب قدس سره **سوال** کوئی بت پرست
سے مدد چاہا کرتا اسکو ایک عالم نے اس مدد چاہنے سے منع کیا اور کہا شرک مت کرو
بت پرست نے اس کے جواب میں کہا کہ میں اسکو خدا کا شریک جانکے نہیں پوجتا ہوں
یہ کیونکر شرک ہوا عالم نے کہا کہ قرآن شریف میں کثرت سے بطور متواتر کے مذکور ہے کہ
خدا سے مدد نہ لو پھر بت پرست نے کہا کہ یہ لوگ آپسمین ایک دوسرے سے کیون سوال
کرتے ہین اور مدد چاہتے ہین غیر خدا تو یہ بھی ہین عالم نے کہا یہ زندون کی قسم ہین اور
زندون سے سوال اور مدد منع نہین ہے اور تیرے بت (مثل کنھیا اور سکا لکا کے) مردہ
ہین اور کسی چیز پر قادر نہین ہین بت پرست نے کہا تم جو قبر والون سے مدد و سفارش

اور یہ فلان کی ہے بغیر اس کے کہ اُن کو کچھ اُن روحون سے تعلق ہو اور اس قرار
داد افترائی صورت کے لیے کوئی بھی اثر نہین ہے ہان اپنے بندونکی حاجتین اللہ
تعالیٰ جلشانہٗ اپنی کمال رحمت کی وجہ سے پوری کرتا ہے اور اُنکو بامراد کرتا ہے اور
یہ لوگ سمجھتے ہین کہ یہ فائدہ ہمکو بتون سے حاصل ہوا اللہ تعالیٰ جو جاننے والا غیب
اور پوشیدہ چیزون کا ہے وہ اپنے بندونکی حاجتین خوب جانتا ہے اور دنیا مین جو اُس کو
کسی کی حاجت روائی کرنا منظور ہوتی ہے اور وہ لوگ خود کسی دوسرے سے حاجت
اپنی مانگتے ہین تو اللہ تعالیٰ اُن کا مطلب اُن کو دیتا ہے یعنی اُنکی مراد پوری کر دیتا
ہے اسکی مثال ایسی ہے جیسے ایک چھوٹا بچہ دایہ کی گود مین پرورش پاتا ہے
اور وہ اُس سے کوئی چیز کھانے یا پینے کی مانگے اور اُس دایہ کو اتنی قدرت نہین ہے
کہ وہ اُس بچہ کو چیز مطلوب دے سکے اس حالت مین مادر مہربان اُس بچہ کی اُسکو
وہ چیز دے دیتی ہے بچہ سمجھتا ہے کہ مجکو دایہ سے یہ چیز ملی ہے اسی طرح بتون کا حال ہے
کہ بت پرست سمجھتے ہین کہ یہ مطلب ہمارا بتون نے پورا کیا اور حقیقت مین اللہ تعالیٰ
نے اُن کو بامراد کیا ہے اور اہل قبور کا حال بھی موافق قاعدۂ اسلام کے یہی ہے اور یہ جو
اوپر لکھا گیا ہے کہ جب مدد لینی اہل قبور سے ثابت ہو چکی پس بعضے مسلمان ضعیف
اعتقاد والے سیتلا اور مسانی کی پوجا سے کیسے باز آوینگے پس استمداد اہل قبور
اور سیتلا و مسانی کی پوجا مین چند وجہ سے فرق ہے اول یہ کہ ہمکو معلوم ہے کہ ان قبرون
والے بزرگ اور نیکبخت ہوئے ہین اور سیتلا و مسانی بالکل وہمی ہین اور انکا ہونا ہمکو
کسیطرح معلوم نہین ہے بلکہ ظاہر تو یہ ہے کہ ان بت پرستونکی گھڑی اور جعلی ہے دوسری
وجہ یہ ہے کہ مانا ہمنے کہ سیتلا اور مسانی موجود ہے لیکن یہ خبیثون اور شیطانونکی روحین
ہین اور خلقت کو ستانے اور تکلیف دینے پر اُنھون نے کمر باندھی ہے
اُنکو نبیون اور ولیون کی پاک روحون سے کیا مناسبت ہے چہ نسبت خاک را

یا عالم پاک کا مضمون ہے کہ کجا شیطان اور کجا عباد الرحمن یعنی کہان شیطان اور
کہان خدا کے مقبول بندے ان دونون کو برابر جاننا سراسر حماقت اور بیوقوفی
ہے تیسرے یہ کہ اہل قبور سے مدد چاہنی بطور دعا کے ہے کہ ہماری مطالب کو خداوند
تعالی کی بارگاہ مین عرض کرکے پورا کرا دین اور ان چیزون خبیثہ کی پرستش بطور
استقلال کے ہوتی ہے اور انہین کو قادر جانتے ہین اور انکو دعا کا واسطہ نہین
بناتے ہین یہ بالکل کھلا ظاہر باہر کفر ہے انتہی اور حضرت مولانا روم قدس سرہ کی مثنوی
معنوی کے دفتر ہفتم کا قصہ سنیے حضرت مولانا جلال الدین رومی رضی اللہ عنہ نے
مثنوی معنوی کو ایک مرد کی حکایت پر کہ جس نے اپنے لڑکون مین سے کاہل ترین
لڑکے کو میراث لینے کی وصیت کی تھی اور وہ تین شخص تھے اسکو ناتمام چھوڑا اور اس
داستان کو تمام نکیا اور خاموشی اختیار کی اور تصنیف سے ہاتھ اٹھایا اور اس دار
فانی سے طرف دار البقا کے جلوہ افروز ہوے حضرت مفتی الہی بخش صاحب رح
شاگرد مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رح محدث دہلوی متوطن کاندلہ ضلع مظفر نگر
نے عالم رویا مین دیکھا کہ مولانا جلال الدین رومی رح تشریف فرما ہوے ہین اور واسطے
اتمام داستان ناتمام کے حضرت مفتی صاحب کو ارشاد فرماتے ہین مفتی صاحب رح
نے بہت عذر کیا لیکن حضرت مولانا قدس سرہ نے قبول نکیا بلکہ حضرت مولانا
رومی رح و حضرت مولانا حسام الدین صاحب رح دونون بزرگون نے اعانت و مدد روحانی
و وجدانی فرمائی حضرت مولانا ضیاء الحق حسام الدین قدس سرہ وہ بزرگ ہین
جنکی توصیف مولانا روم قدس سرہ ہر دفتر مین لکھتے ہین اور انکی مدد روحانی سے
مولانا رومی قدس سرہ نے مثنوی شریف کو چھٹے دفتر تک پہنچا کر کے ختم فرمایا
اور خداوند تعالی نے اس مثنوی معنوی کے طفیل سے لاکھون ناکس کو کامل بنایا
اور مطالعہ اسکا آب حیات کے پانی کی طرح سے روح کو تازہ کرتا ہے اور ناری کو

[illegible]

نوری بتاتا ہی اسکو کمال کی توصیف حضرت سلطان ولد یعنی صاحبزادۂ حضرت مولانا رومی قدس سرہما یون فرماتی ہین واقعی حضرت سلطان ولد قدس سرہٗ نے جو کچھ مثنوی شریف کی تعریف فرمائی ہی بجا ہے جسکو مثنوی شریف کے زائد مناقب دیکھنے کا شوق ہو مناقب العارفین کو دیکھے اور حضرت سلطان ولد قدس سرہٗ نے جو فرمایا ہی وہ پیش نظر ہے

بیت

مثنوی مولوی معنوی   هست قرآن در زبان پهلوی

هست

من چه گویم وصف آن عالیجناب   نیست پیغمبر ولی دارد کتاب

گر ز سر معرفت آگه شوی   لفظ بگذاری سوی معنی روی

مفتی الٰہی بخش صاحب نے قلم اٹھا کر جذب مولانا رومی و مولانا ضیاء الحق حسام الدین قدس سرہما سے مثنوی شریف کو پورا کر کے ختم کیا مفتی الٰہی بخش صاحب ابتدای دفتر ہفتم مین فرماتی ہین

جذب ذوق و شوق مولانا حسام   می کشد ما را بسوی اختتام

اختتام مثنوی معنوی   می کشد جان را براه مستوی

می تراود خود بخود از لب سخن   آنچه خواهی ای ضیاء الدین بکن

چون زمام عقل من در دست نیست   هر کجا خواهی بکش جان سست نیست

پرتو خود چون در آبی اوفتاد   آب را از آفتابی آب داد

روح مولانا جلال الدین روم   مهر برج معرفت بحر علوم

پرتوی زد چونکه بر طور دلم   گشت نورانی تن آب و گلم

هر زمان آن مهر برج برین   میزند چشمک بیام دل که هین

اختتام مثنوی آغاز کن   نامهٔ سربسته ام را باز کن

آن حکایت گو که ناگفته بماند   نظم کن آن در که ناسفته بماند

در رود در سلک بیان در کش ورا   در رسد فیضان روحانی ز ما

چونکه حد خود ندیدم تن زدم   پرورش بار حد بر سر امن زدم

چونکہ قول آن ایاز پاک دید — در نگاہ دیدۂ دل می خلید
نقض امر از کسر در دشوار تر — لاجرم بشکستم با مرا دگر
ای خدای قادر بیچون و چند — رازہا کردی درون سینہ بند
سینہ را صندوق سرہا کردۂ — واندران مخزون گہرہا کردۂ
ربط دادی سینہ را با سینۂ — ربط این آئینہ با آئینۂ
عکس این آئینہ در دیگر پدید — کردی از صنع خود ای رب مجید
آب از جوی بجوی میرود — باز یکسو گشتہ تا دریا رود
رفت چون در بحر آب جویہا — جملہ یک ذات ست آبست ای ختا
با تو رمزی گفتم ای جان گوش کن — جملہ تن جان باش و جان را ہوش کن

ف قولہ آن ایاز پاک الخ یہ اشارہ ہے طرف قصۂ ایاز کے جو مولانا روم نے دفتر پنجم مین بیان فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ محمود شاہ نے گوہر بے بہا وزرا اور امرا دولت کو دیا اور پوچھا یہ کیسا ہے سب نے تعریف کی بادشاہ نے حکم دیا کہ اسکو توڑ ڈالو کسی نے نہ توڑا اور کہا اگر توڑا جاوے تو مثل اسکے دوسرا گوہر نہ ملیگا جب ایاز آیا اسکو دیکر پوچھا یہ کیسا ہے ایاز نے بھی تعریف کی حکم دیا کہ توڑ ڈال اُس نے اُسے پتھر سے توڑا لوگون نے اُسپر اعتراض کیا اُسنے کہا حکم سلطان پتھر سے بہتر ہے کہ اگر پتھر ٹوٹ گیا تو کچھ مضائقہ نہین ہے امر سلطان جو تمام گوہرون سے بہتر ہے وہ نہ ٹوٹے اس لیے مین نے پتھر کو توڑا حکم کو بجا لایا اور تم لوگون نے پتھر کو بچایا حکم شاہ کو توڑا محمود شاہ نے سنکر ان لوگون کے قتل کا حکم دیا ایاز نے تخت بوسی کرکے اور عجز وانکساری ظاہر کرکے بادشاہ سے معذرت کی اور سب کی جان بچائی مفتی الٰہی بخش صاحب فرماتے ہین کہ حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے مجکو ارشاد فرمایا مین تو اسکی قابل نہ تھا مگر اس حکایت ایاز کا مجکو خیال آگیا کہ گوہر گو ٹوٹے یعنی استعداد و لیاقت اس امر کی نہو لیکن حکم عالی قدر سر فراز کا نہ ٹوٹے بہر حال اُسکی بجا آوری ہونا چاہیے انتہی مختصراً ابو سراج المحتاج فقیر خلیل الرحمن بن حاجی خیر الدین صاحب ملا زادہ سمرقندی ثم خوبدری

مختصراً ترجمہ نظم اردو برای عام فہم

جذبۂ ذوق و شوق مولانا حسام — کھینچتا ہے مجکو سوئے اختتام
اختتام مثنوی معنوی — کھینچتا ہے جان براہ مستوی
لب سے ٹپکے ہم سری از خود کلام — اے ضیاء الدین ترا ہو سب یہ کام
ہاتھ مین تیرے زمام اختیار — جس طرف چاہو میری کھینچے مہار
روح مولانا جلال الدین روم — مہر برج معرفت نجم علوم
جب ہوئی پرتو فگن بر طور دل — ہو گیا روشن یہ جسم آب و گل
وہ مہ اوج کرامت ہر زمان — ام دل پر میرے چشمک کی کہ ہان
اختتام مثنوی آغاز کر — نامہ سربستہ مرا تو باز کر
کہ وہ قصہ جو کہ ناگفتہ رہا — نظم کر وہ در کہ ناسفتہ رہا
مین نے دیکھا حد سے باہر جب کام — پیش لایا عجز سے عذر کلام
یاد تھا لیکن مجھے ذکر ایاز — نقض در بہتر نہ ام سر فراز
لاجرم اس حکم پر باندھی کمر — تا نہ ٹوٹے امر گو ٹوٹے گہر
اے خدائے قادر بیچون و چند — کر دیا رازون کو تو نے سینہ بند
کر دیے صندوق سرہا سینہ ہا — گوہرون کو انمین یکسر بھر دیا
ایک آئینہ بد یکسا آشکار — تیری صنعت سے ہوا اے کردگار
ایک جو سے آب جاتا ہے بجو — پھر وہ یکسو ہو کے دریا کو رو
جب گیا دریا مین آب جو سیا — پھر تو ہے ایک فرات وہ آب صفا
[illegible]ے ذرا تو گوش کر — جملہ تن کو جان کر اور ہوش کر

خداوند تعالی نے انکو ذی انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کو واسطے رحمت مخلوقات اپنی کی

پیدا کیا ہی اور بعض اسماء صفاتی کی تاثیر انکی عین دیکھے تصرف و قوت مدد روحانی علی وجہ الکمال عطا کی ہی حضرت مولانا روم قدس سرہ کا زمانہ سنہ ۶۶۲ھ اور حضرت مفتی الٰہی بخش صاحب قدس سرہ کا زمانہ سنہ ۱۲۴۳ھ ہی دیکھیے مولانا روم قدس سرہ نے بعد صدہا سال کے امداد فرمائی اور مفتی الٰہی بخش صاحب مولانا روم مین اسقدر فنا ہو گئے کہ دوئی کی گنجایش نرہی اور اسقدر فنا فی الشیخ ہو گئے کہ اپنا خیال تک نرہا اور ایسا ہی حق فنا فی الشیخ کا ہی انتہا درجہ کا فنا فی الشیخ یہی ہی چنانچہ حضرت امیر خسرو دہلوی قدس سرہ فرماتے ہین ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی * تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری * واقعی مثنوی شریف اور مفتی صاحب موصوف کے تتمہ دفتر ششم مثنوی معنوی کا یہی حال ہی فقیر حقیر کی شمس العارفین ملاحظہ ہو اور مفتی صاحب فرماتے ہین

جلوہ برق تجلی جلال	آتش اندر خرمنم زد چیست حال
نور اجلال الٰہ جلال الدین روم	مخزن اسرار حق صدر نجوم
از درونم خود بجود سر میزند	نا شیانم باد شہپر میزند
من ندانم من کیم دگو نید چیست	دین شرر در سینہ ام از برق کیست
نالہ من از کدا مین پردہ است	جرعہ ام از بحر عمان بردہ است
نے ترا و دبے من و نے سعی من	از نے دل نالہ موزون برسخن
قافیہ مضمون سے ردیف ہست	معنی از دل ہمچو شیر از بیشہ جست
ہم مرا موردی و ہم و ہم خود سے	ای حسام الحق مگر در من شدے
آمدی در من مرا بردے تمام	ای تو شیر حق مرا خوردے تمام
من چہ دانم آنچہ میدانی بگو	شد بدست تو زمام ای نیکخو
از چہ رو کردی مرا روپوش خود	من چہ دانم از سر و پا ہوش خود

بیان مفتی الٰہی بخش صاحب کا مولانا روم مین فنا ہونا

بیان مفتی الٰہی بخش صاحب کا روح مولانا رومی سے مدد طلب کرنا ۱۲

مفتی الٰہی بخش صاحب نے جوش و خروش مین مثل مولانا رومی رضی اللہ عنہ کے مثنوی معنوی کو اتمام کیا اور مولانا روم قدس سرہ کی روح سے واسطے قبولیت کے مدد طلب کی

اختتام مثنوی معنوی — شد ز فیض مولوی او لوی
شمس حقائق جلال الدین ہمام — چونکہ خود فرمود وقت اختتام
خواستم از روح پاک او مدد — خود وفای وعدہ ہم زان معتمد
وعدۂ اہل کرم گنجی بود — وعدۂ نا اہل چون رنجی بود
رشحۂ زان بحر بر جانم بریخت (قطرۂ) — رشتۂ ما و منی ما را گسیخت
باز بان بی زبانی خود گفت — در ہای نغز را در سلک سفت
عذر سعی من نبود این گفتگو — خود تو این در را چو آوردی ز جو
گر اجازت باشد اظہارش کنم — وین سفینہ ہم بہ بحر تو برم
بی اجازت ذرہ را یارا کجاست — کو ز خورشیدی بجوید نور چاشت
خود تو دانی از تو شد رد و قبول — من چہ گویم پیش تو حرف فضول
آنچہ در پردہ بگفتی ای ہمام — ساز مقبول ای ضیاء الحق حسام

یہ مولانا ضیاء الحق حسام الدین قدس سرہ ہمدم ہم رفیق ایک جان دو قالب حضرت مولانا رومی رضی اللہ عنہ کے تھے مولانا روم اپنی زبان فیض بیان سے الہامی اشارات کی جواہر اور معرفت کے دار یہ کو کوزہ مین جکر بھرتے تھے اور مولانا حسام الدین اُن انوار الٰہی کو قلم بند فرماتے تھے جس سے آج ہم گمراہان بیابان ضلالت طرف ہدایت کی راہ پاتے ہین اور قعر کفر جبلی سے نکل کر ذروۂ اسلام حقیقی پر پہونچے اور ایمان تقلیدی ناپائدار سے ایمان تحقیقی لازوال کو حاصل کیا اور اسکی ہر ایک لفظ کے راز مخفی اسرار خفی سے سینہ کو پر نور کیا جزاہم اللہ تعالیٰ عنا خیر الجزاء عام فہم عاشقان ذیشان کیواسطے اُردو نظم مین ترجمہ بھی لکھہ دیا جاتا ہے

اے حسام الدین شہ ملک یقین / جذبہ جان ہر بجھ سے تا چرخ برین
کھینچتی ہو سوی عرش مستوی / ہیچو روح القدس پروازی تری
تجھ سے ہے یہ گفتگو پر با شکر / جو کہ ملکے ہے زبان سی شور تر
تونے یہ میری زبان سی ہے کہا / در ہای نغز کو سفتہ کیا
مین تھا خالی نے تو تھا نائی مرا / مثنوی کو تونے افزون تر کیا
گرم دم سے تری تھا نالہ میرا / لطف نے ترے دیا اُس کو بڑہا
اختتام مثنوی تجھ سے ہوا / خود تو کہتا ہے ولی با پردہا
ہیکہ امکان مین نتھی یہ گفتگو / تونے خود کی ان درونکی جستجو
تونے جو چاہا کیا از خود بیان / ہاتھ مین تری تھی مطلب کی عنان
جلوۂ برق تجلے جلال / خرمن جان مین گیا آتش کو ڈال
نور اجلال جلال الدین روم / محرم اسرار حق صدر نجوم
خود بخود دلمین مرے کس زن ہوا / آشیان سے میرے شہپر زن ہوا
مینے نا جانا کہ قائل ہے کدھر / برق سے جسکی یہ پیدا ہین شرر
کون سے پردے سی ہو نائی میرا / بحر حیرت مین دیا جس نے ڈبا
بی میری کوشش کے ریزان ہین سخن / ہے نہ خود دل سے یہ نالہ جوش زن
اے حسام الدین ذرا مجھ مین تو / جو کہون مین ہو تری یہ گفتگو
تو ہو دانا تجھ سے ہے رد و قبول / ترے آگے کیا کہون حرف فضول
جو کہا مین نے یہ پردہ ہے ہمام / کر تو مقبول اے ضیاء الحق حسام

ی الٰہی بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسی طور سی اپنی عادت کے موافق دریا کی موج
ے جوش مارے اور علم لدنی جو ناتمام تھا اسکو پورا کیا اور اس قدر اسمین فنا ہوئے
کہ اپنے تن کی خبر تک نہ رہی اور دفتر ہفتم مین ایک جگہ فرماتے ہین

بیخودم زان بادہ و اکنون مرا / نیست فرق از جان و تن و زیر و پا
ریخت در کامم جلالے جرعۂ / میزنم بر لوح وحدت قرعۂ
رشحۂ بحر جلالش بر دلم / آمدہ بر جو از این آب و گلم
شورشی بحر حسامی آمدہ است / زین صدف این گنج نامی آمدہ است
فیض مولانا جلال و ہم حسام / نخل جان را داد سیرابی تمام

مثنوی شریف کی صدہا شرح تصنیف ہوئین اور بہت زمانون سے علماء و اصفیا مثنوی شریف کی سند اختیار کرتے آئے ہین اور قرآن مجید کے اسرار بیان کرنے میں ایسی اور کوئی کتاب تصنیف نہین ہوئی یہ امر باجماع علماء مکہ و مدینہ و روم و شام و مصر و کابل و قندہار و ہندوستان وغیرہ وغیرہ کے ثابت ہے کسی فریق کو اس میں شک نہین اور نہ کسی نے انگشت نمائی کی مگر جسکی آنکھون پر تعصب کی پٹی بندھی ہے وہ البتہ شک کر سکتا ہے اور عدو اللہ بن سکتا ہے اور حدیث[1]
ان من العلم کھیئۃ المکنون لا یعلمہ الا العلماء باللہ اذا نطقوا بہ لا ینکرہ الا اہل
یعنے بیشک علم سے بعض پوشیدہ چیز کی شکل کی مانند ہین کہ نہین جانتے اسکو مگر اللہ کے جاننے والے پھر جب وے اس علم مین گفتگو کرتے ہین تب اسکا انکار نہین کرتے مگر لوگ اللہ سے غافل ہین یہ حدیث عین العلم تعرف عوارف مین سند کے ساتھ بیان کی ہے اور حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے قصہ مین اللہ تعالیٰ خبر دیتا ہے جو حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا یعنے اے موسیٰ علیہ السلام کیونکر صبر کریگا تو اس چیز پر جو نہین احاطہ کیا تو نے اُسپر روہی علم کے وہ علم اللہ تعالیٰ کے اسرار مین سے ہے کہ جسپر خبردار نہین ہوتے ہین مگر خواص اللہ ابو سعید خراز نے کہا کہ عارفون کو خزانے سونپے گئے ہین کہ وہ نادر علمون اور عجیب عجیب خبرون کے خزانے ہین اس علم کی گفتگو ابدی ز

[1] [illegible]

در عبارت ازلی کے ساتھ کرتے ہین اور قرآن مجید مین جو خزانے ہر آیت کی تحت مین بند ہین
سکو نہین کھولتے مگر امنار الاولیاء یعنی جو اولیاء امانت دار قابل اسکے ہین وہ کھولتے ہین تو
نب وہ گفتگو کرتے ہین تو جو لوگ نہ بخبر ہین اسپر طعن کرتے ہین البتہ اُس علم نادر اور اسرار کو حضرت
مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ نے اپنی کتاب مثنوی معنوی مین کمال وسعت کے بیان فرمایا ہے اور
لاکھون آدمی تا سی القالب مثنوی شریف کی مطالعہ سے واصل کل ہو گئے چنانچہ مفتی صاحب مرحوم ذیل ضمیمہ مین فرماتے ہین

صد ہزاران یافتند از مثنوی	ارتقا سوی صراط مستوی	من ہم از فیضان انفاس جلال
ہر رسیدیم تا جلیل ذو الجلال	نیست دور از لطف اخوان الصفا	در رسد این بندہ ہم سوئے خدا
وہ ہزاران از طفیل مثنوی	چڑھ گئے سوئے صراط مستوی	مین بھی از فیضان انفاس جلال
عجب پائین جو قرب اتصال	اور کب ہے لطف اخوان الصفا	کمترین ہو راہ ان سوئے خدا

فقیر بھی امید کرتا ہے کہ خداوند تعالی شانہ روح مولانا رومی و مولانا حسامی کو مجھپر شفقت
رحمت کرنیوالی بنادے اور فیض باطنی سے محروم نرکھے چونکہ لاکھون آدمی ناری اس مثنوی
شریف کی پڑھنے سے نوری ہو گئے مجھ شقی پر بھی ذرا آپکا پرتو اور جھلک پڑ جاوے جس سے مخل
سوی خلق کا زمین خاطر سے اُکھڑ جاوے اور آپ کے دوستون مین داخل ہو جاؤن رفیق القلب
ہو جاؤن خاک سے اٹھا دیگی یون آپ سے سادگی یون بشر بنجاؤن موحد بنجاؤن زنار توڑ دوئی
سے نکل آؤن مقبول اولیاء اللہ ہو جاؤن خداوند تعالی شانہ نے ارواح طیبات کو قوت
عطا کی ہے جو اکثر دین کو فیض و تکمیل ارواح طیبات سے ہوئی ہے تفسیر عزیزی سورۃ
السماء انشقت کی تفسیر مین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب رضی اللہ عنہ نے

خلیفہ حضرت حاجی محمد امداد اللہ صاحب ... مولانا احمد حسن صاحب ... مثنوی شریف کی ... حضرت حاجی محمد امداد اللہ صاحب قدس سرہ ...

بڑی عمدگی سے طریقہ اویسیہ کو ثابت کیا ہی اور کشف الغطا ترجمہ مشکوٰۃ اور اشعۃ اللمعات
ترجمہ مشکوٰۃ مین جو کہ شیخ محقق عبد الحق دہلوی قدس سرہ کی تصنیف ہی ثابت کیا ہی
عبارت کی اُسی فصل تصرف اولیاء اللہ کے بیان مین دیکھو حضرت مولانا رومی رضی اللہ عنہ کا قصہ
طویل ہی لیکن چونکہ بیان پر بیان تصرف کا کرنا ضروری ہی لہذا مناسب ہی کہ حضرت رومی
قدس سرہ کا کچھ حال لکھوں کہ ناظرین پر شاید تصرف مولانا پڑجائے اور فقیر بھی محروم
نہ ہی اور یہ رسالہ بھی مقبول ہوجائے **حدیث** عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ
کا ظاہر ہی یعنی نیکبختون کے ذکر کیوقت رحمت نازل ہوتی ہی مولانا جلال الدین
رومی ربیع الاول ۶۰۴ھ مین پیدا ہوئے آپ صدیقی ہین سات واسطے سے خلیفہ اول
ابو بکر صدیق تک سلسلہ پہنچتا ہین خوارزم شاہ سلطان بلخ کے آپ حقیقی نواسے ہین آپ کے
والد بڑے عالم زمانہ تھے اکثر علما اور عوام اُنکے وعظ سے مستفید ہوتے تھے ایک مرتبہ ایک
ماہ کامل بسم اللہ کا وعظ فرمایا ایک مضمون کا دوسرے مرتبہ اعادہ نفرمایا اور ملک
شام مین آپ نے ۶۳۱ھ مین وصال فرمایا مرتے وقت والد مولانا نے فرمایا کہ تم روم
جانا وہان تمھاری جگہ ہی چودہ سال کی عمر مین مولانا نے جمیع علوم مروجہ سے فرصت پائی فیض
خلق کو دینا شروع کردیا حضرت خضرؑ و دیگر مشائخ سے ملاقات کی اور نفع پایا وہانسے
مدینہ شریف تشریف لیگئے وہان پر کچھ زمانہ تک مقیم رہکر روم کو روانہ ہوے گو مدینہ
کے لوگون نے بہت قصد اُنکے رکھنے کا کیا مگر سکونت اختیار نہ کی سلطان روم والد
مولانا کا معتقد تھا خبر پاتے ہی اور دو ایلچی روانہ کیے اور درخواست کی کہ جہانتک
جلد ممکن ہو آپ تشریف لایے دولت آپکے قدوم کی متمنی ہے جبکہ نزدیک روم کے
پہونچے تو سلطان روم مع ارکین دولت استقبال کیواسطے آیا اور رکاب
حضرت کی پکڑکر پیادہ چلا ہر چند حضرت نے اصرار کیا کہ سوار ہو جاؤ مگر نہ مانا اور قونیہ
دار الامارت مین حضرت مولانا قدس سرہ کو لاکر اُتارا شیخ کمال الدین سے حلقۂ

حضرت شمس تبریز قدس سرہ کو خوشخبری دی تھی کہ تیرا ایک مصاحب یعنی ایک مرید
…ا ہوگا کہ جو حقائق علم الاولین و آخرین سینہ بسینہ سپرد ہوتے چلے آئے ہیں کسی کو کما حقہ
…ان کرنیکی قوت نہیں ہوئی اُنکو حضرت حق تعالیٰ عطا فرما دیگا اور اُس سے تا یوم قیامت
…ست مرحومہ کے اولیاء راز دان فیض پاوینگے کوئی محروم نرہیگا اب حضرت شمس تبریز
…س سرہٗ کا قصہ سنیئے کہ آپکے آبائی سلسلہ مین اختلاف ہے کوئی کہتا ہے اسماعیلی ہین صاحب
…فحات الانس مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ کا یہ خیال ہے کہ یہ تبریزی ہین اور بعض اُنکو خراسانی
…تے ہین اور انکا سلسلہ فقر حضرت امام موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور مولانا روم
…ے سلسلہ مین امام غزالیؒ بھی جا ملتے ہین بیان سلسلہ حضرت شمس تبریز قدس سرہ کا یون
…ہے حضرت شمس الدین قدس سرہٗ مرید حضرت بابا کمال کے وہ مرید نجم الدین کبریٰ کے
…وہ مرید شیخ عمار کے وہ مرید شیخ نجیب الدین کے جو سہروردی مشہور ہین اور وہ مرید
…خوارزمی کے اور وہ مرید شیخ احمد غزالی کے جو برادر محمد بن محمد غزالی صاحب احیاء العلوم
…ے ہین اُنکے بیان سماع دف اور رقص پر ہوتا ہے اس وجہ سے شروع مثنوی معنوی کا سے
بشنو از نے چون حکایت می کند نے سے ہے گو مراد نے سے روح ہے وہ حقیقی مراد ہے
حضرت شمس تبریز علیہ الرحمۃ نے قونیہ مین آکر مولانا کو پایا بعضون کا قول ہے کہ آپ شتر
پر سوار تھے حضرت شمس الحق والدین تبریزی قدس سرہٗ نے دیکھا اور پہچانا اُس کے بعد
آپ کے پیچھے گئے اور ملکر سوال کیا کہ بابا تیرے علم و فضل کا بڑا زور ہے علم پڑھکر تم نے کیا
حاصل کیا غرض علم کیا ہے آپنے فرمایا شریعت کا معلوم کرنا پھر حضرت شمس تبریز قدس سرہ
نے فرمایا کہ وہ تو خود ظاہر ہے ظاہر شی کیواسطے ریاضت مجاہدہ کیا درکار ہے آپ نے فرمایا
کہ حضور ارشاد فرماوین آپنے فرمایا کہ بابا علم وہ ہے جو نا معلوم تک پہونچا دے اور دروازہ
حقیقت کا کھولدے یہ فرمانا حضرت شمس تبریز کا آپ کو اثر کر گیا بعضؒ کا بیان ہے کہ

سلہ نفحات الانس مین مولانا جامی فرماتے ہین جب شمس تبریز سے اور مولانا سے ملاقات ہوئی شمس تبریزی نے

قصہ حضرت شمس تبریز قدس سرہ ۱۲

مولانا روم حوض پر تشریف رکھتے تھے کتابین سامنے رکھین تھین شمس تبریزی تشریف لے گئے اور پوچھا کہ یہ ڈھیر مصاحف کا کیسا ہے آپ نے فرمایا اسکو قال و قیل کہتے ہین اس سے آپکو کیا سروکار آپ نے اُسی وقت حوض مین کتابین پھینکدین مولانا کو بہت قلق و افسوس ہوا اور فرمایا آہ دیوانے اسمین بعض چیزین ایسی تھین کہ دستیاب ہونا اُنکا دشوار ہے حضرت شمس تبریز نے اپنا ہاتھ حوض مین ڈالکر کتابین نکالدین اور کہا افسوس نکر یہ تیری کتابین ہین آپ کو بڑا استعجاب ہوا اور پوچھا کہ حضرت اسمین کیا اسرار ہے شمس تبریز نے جواب دیا کہ حال اور ذوق اسکو کہتے ہین اس سے تمکو کیا غرض مولانا معتقد ہوگئے اور مرید ہوکر استفادہ لینا شروع کیا یہان تک کہ مجلس سماع کی ترتیب دی اور لباس فقر کا پہنا چھ مہینے باہم صحبت گرم رہی مولانا کے سارے شاگرد زبان درازی کرنے لگے کہ کیسا شخص مخبوط آیا کہ ایسے معتمد اور مقتدائے مسلمانان کو خراب کردیا اور درپے اذیت ہوگئے شمس تبریز قدس سرہ بدون اطلاع احدے تبریز تشریف لیگئے مولانا بھی وہان چلے گئے فراق مرشد سے بیقرار تھے جیسا کہ فرماتے ہین

ساربانان بار بگشا ز اشتران	شہر تبریز است کوے دلستان
فر فردوس است این تبریز را	شعشعۂ عرش است این تبریز را
ہر زمانے فوج روح انگیز جان	ز فراز عرش تبریزیان

وہان بھی لوگون نے آرام لینے ندیا نشانۂ ملامت بنایا آخر حضرت شمس تبریز وہان سے چلے گئے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷

سوال کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ افضل ہین یا سلطان بایزید مولانا روم نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ افضل ہین حضرت شمس تبریز نے فرمایا کیونکر زیادہ افضل ہین حضرت بایزید نے نعرۂ انی انا اللہ رب العالمین مارا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کمال نہین ہوا مولانا نے جواب دیا قلب حضرت بایزید کا نہایت چھوٹا تھا اسرار الٰہی سے پر ہوکر روزن سے کچھ بہکر نکل پڑا اور آواز عینیت ان سے ظاہر ہوئی اور قلب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل ان ارض اللہ واسعۃ کے تھا جو میدان کشادہ مین داخل ہو وہ وہان ہی سمٹین نکلنے کا نہین اسلیے صدائے عینیت آپ سے سرزد نہوئی شمس تبریز بیہوش ہوگئے مولانا اپنے گھر چلے گئے دوسرے دن شمس تبریز کو مولانا لیگئے فقط اور بعض کا بیان ہے کہ مولانا عبدالرحمن جامی قدس سرہ کا تولد ۸۱۷ھ مین ہوا اور وفات حضرت جامی ۸۹۸ھ مین ہوئی ۱۲

...ور مولانا واپس قونیہ مین آئے تاب جدائی نہ لاکر اپنے بیٹے حضرت مولانا بہاؤ الدین صاحب
...مع ایکہزار دینار کے ملک شام کو روانہ فرمایا اور تاکید کی کہ انکو ساتھ لیکر آویے ؎

...ویدای حریفان بکشید یار مارا | بمن آورید عالی صنم گریز مارا
...را بو عدہ گوید کہ دم دگر بیاید | مخورید مکر او را بفریبد او شمارا

...ماحبزادہ صاحب تشریف لیگئے اور جو پتہ بتایا تھا اُسی نشان پر انکو پایا اور بالحاح
...زاری درخواست کی حضرت شمس تبریز نے منظور فرمایا اسکے بعد حضرت صاحبزادہ نے اسباب
...فر مہیا فرمائے اور قونیہ مین لائے شمس تبریز نے صاحبزادہ صاحب کی نسبت فرمایا کہ
...جلو شیخ میرے سے دو چیز عنایت ہوئی تھین ایک تمکو دی اور دوسری بہاؤ الدین کو الغرض
...ولانا کی صحبت گرم رہتی تھی ایک شب کو آواز بلانیکی معلوم ہوئی مولانا نے کون کرکے
...چا شمس تبریز نے فرمایا میرے قتل کرنیکے لیے آئے ہین مولانا کو آواز و آہٹ معلوم ہوئی
...وڑکر باہر گئے خون پڑا پایا مگر قاتل کا نشان نہ پایا بعد اُسکے آپ کو معلوم ہوا کہ
...تل نے فلان چاہ مین ڈالدیا یہ خبر خواہ کشف سے ہو یا مراقبہ یا بروح شیخ دیکھا ہو غرض
...بے یوسف خوبی کو چاہ سے نکالا اور وہین دفن کیا مزار پر انوار وہین ہے اور ملتان
...ت جو شمس تبریز ہین وہ دوسرے ہین انکا بھی عجیب و غریب قصہ ہے بعضون کا قول ہے
...علاؤ الدین یعنی مولانا کے بیٹے نے قتل کیا ہے چنانچہ بسبب دعای بد مولانا کے مرض مین
...مبتلا ہوکر نار سقر مین داخل ہوا اور مولانا نے نماز جنازہ بھی نہین پڑھی اور مولانا حسام الدین
...م گروی سے ہین اور مولانا کے دوست تھے اور یہی باعث تصنیف مثنوی کے ہوے تھے اور پہلا
...تر مع الخیر پورا ہوگیا بعض وجوہ سے دفتر دوم بدل مثنوی رہا تھا کہ دوسرے دفتر کی شرح مین فرماتی ہین ؎

۵ نفحات الانس صفحہ ۴۸۱ مین مولانا جامی فرماتے ہین کہ ایک شب مولانا سے شمس تبریز نے فرمایا کہ مجکو ایک
...شوق کی ضرورت ہے مولانا نے اپنی بی بی صاحبہ کو سامنے لاکر حاضر کردیا شمس تبریز نے فرمایا یہ ہماری بہن ہے مجکو خوبصورت
...لڑکے کی ضرورت ہے فورًا فرزند دلپسند کو حاضر کردیا شمس تبریز نے فرمایا یہ ہمارا بیٹا ہے میرے لیے شراب لاؤ مولانا کے مکان کے
...متصل ایک یہودی رہتا تھا فورًا گھڑا لیا اور شراب لادی شمس تبریز نے فرمایا یہ ہماری زیادتی ہے تمہارے عقیدہ کو آزمانے کیلیے ...

مدتی این مثنوی تاخیر شد — مہلتے بایست تا خون شیر شد
تا نزاید بخت تو فرزند نو — خون نگردد شیر شیرین خوش شنو
چون ضیاء الحق حسام الدین عنان — باز گردانید ز اوج آسمان
چون بمعراج حقائق رفتہ بود — بے بہارش غنچہا نشگفتہ بود
مطلع تاریخ این سودا و سود — سال ہجرت ششصد و شصت و دو بود
٦٦٢ھ

یہ بات بھی جاننے کے لائق ہے کہ بعض کا یہ قول ہے کہ مولانا نے دفتر ششم کو پورا کردیا تھا ورنا تمام چھوڑا تھا یہ بات قابل اعتماد کے نہیں ہے حضرت مولانا بہاؤالدین فرزند مولانا روم فرماتے ہیں

مدتی زین مثنوی چون والدم — شد خمش گفتمش درا کر زندہ دم
از چہ رو نمی گوئی سخن — ہرچہ ہستی در علم لدن الخ

بعضے کہتے ہین شیخ نجیب الدین سے دفتر ششم اتمام کو پہونچا اور دفتر ہفتم تمام ہوا چنانچہ نجیب الدین نے سبع مثانی کو نظم کیا جسکا ابتدا یہ ہے

ای ضیاء الحق حسام الدین فرید — دولت پایندہ فقرت بر مزید
چونکہ از چرخ ششم کردی گذر — بر فراز چرخ ہفتم کن مقر

یہ دعوی بھی غلط ہے علماے ہندوستان سے سند ہے کہ مفتی الٰہی بخش صاحب کاندھلوی نے پورا فرمایا اور یہ بات از روے تحقیق محققین درست ٹھیک ہے ابن حاج مدخل میں لکھتے ہین جرت سنۃ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فی قضاء الحوائج علی ایدیھم وبسببھم اور نفحات النبویہ فی فضائل العاشوراء تصنیف شیخ حسن عدوی حمزاوی مین ہے کہ شیخ الاسلام رملی سے سوال کیا گیا کہ عوام شدائد کیوقت جو یا شیخ فلان کہکے استغاثہ کرتی ہین تو بعد موت کے اعانت جائز ہے یا نہین جواب فرمایا ان الاستغاثۃ بالانبیاء والمرسلین والاولیاء الصالحین والعلماء جائزۃ وان لھم کرامات بعد موتھم کحیاتھم فان معجزات الانبیاء کرامۃ الاولیاء یعنی استغاثہ انبیاء

و مرسلین و اولیاء الصالحین و علماء سے جائز ہے اسلیے کہ اُنکی تصرفات جیسے زندگی مین تھے بعد موت کے بھی ویسے ہی ہین اور اسلیے کہ انبیاء اللہ کا معجزہ اولیاء اللہ کی کرامت سے غرض استغاثہ کی اُنکو اطلاع ہونا از قبیل معجزہ و کرامت ہے قرب و بعد کا لحاظ نہین انبیاء و اولیاء اللہ نزدیک اور دور کو نگینہ پر دیکھتے ہین مولانا روم فرماتے ہین

اولیاء مقبول حق ماہین بالیقین ۔ حاضر و غائب مین سب کی ناظرین

اے برادر شک مین نہ پڑنا کہ ذات باری کو علم غیب ہے انبیاء و اولیاء کو بھی علم غیب ہے تو عبد و معبود مین کیا فرق - جواب انبیاء و اولیاء کو علم غیب بالعرض ہے اور خداوند تعالی کو علم غیب بالذات قدیم سے ہے انبیاء و اولیاء اللہ کے محتاج ہین خداوند تعالی کسی کے محتاج نہین اور اسمین بہت سے اسرار مخفی ہین شمس العارفین دیکھو مولانا روم فرماتے ہین ؎

ابلہان تعظیم مسجد می کنند ۔ در جفای اہل دل جد می کنند
آن مجاز است این حقیقت ای خران ۔ نیست مسجد جز درون سروران
مسجدیکہ در درون اولیاء است ۔ سجدہ گاہ جملہ مخلوق خدا است
چونکہ ذات پیر را کردی قبول ۔ ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول
دو مبین و دو مدان و دو مخوان ۔ خواجہ را در خواجہ خود محو دان
گر جدا بینی ز حق این خواجہ را ۔ گم کنی ہم متن و ہم دیباچہ را
پیر حق احد ای دو ہر کہ دید ۔ او مرید است فی الحقیقت نا مرید
انبیاء و اولیاء را حق بدان ۔ سر مخفی با تو کردم من عیان
در لبشر روپوش آمد آفتاب ۔ فہم کن واللہ اعلم بالصواب
ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا ۔ گو نشیند در حضور اولیاء
اولیاء راہست قدرت از آلہ ۔ تیر جستہ باز گرداند ز راہ

اسمین راز مخفی ہی ہر ایک مسئلہ بھید تحریر کرنا جائز نہین ذی فہم کے لیے شمس العارفین مین لکھا ہی مولانا فرماتے ہین

تا نگوی سر سلطان را بکس	تا نہ ریزی قند را پیش مگس

حضرت سلطان العاشقین مولانا ضامن علیصاحب ضامن قدس سرہٗ اپنے دیوان مین فرماتے ہین

خدا ہی کس سے جدا جو خود کو جدا سمجھا	نگار صورت مرشد کو مصطفے سمجھا
جو اپنے آپ کو منصور نے فنا سمجھا	چڑھا ہے دار پہ جب معنی بقا سمجھا
فنفخت فیہ نہ سمجھا نہ نحن اقرب کو	تو پاس یار کو اب تک نہ ای دلا سمجھا
تو آپ یار ہی اپنا ڈھونڈتا ہی کسے	کہ من عرف کے تئین ہائے نارسا سمجھا
کوئی سمجھتا ہے محمدؐ کو عبدہٗ بالکل	خدا رسیدون نے اُس ذات کو خدا سمجھا
من رآنی فقد رأ الحق ہے	یہ راز خاص ہی اُس کو جو مصطفے سمجھا
جو اپنے آپ کو سمجھا نہ یار کو سمجھا	سمجھ پہ خاک پڑے اُسکی وہ بڑا سمجھا

حضرت مولانا ضامن علیصاحب قدس سرہٗ کی توصیف حضرت مولانا امداد اللہ صاحب قدس سرہٗ کلیات امدادیہ مین جگہہ جگہہ فرماتی ہین اور بندہ بھی آخر رسالہ مین قدرے توصیف مولانا ضامن علی عاشق صادق اور معہ اُنکی اشعار کے تحریر کریگا۔ شوبری محشی منہج ایک سوال کی جواب مین لکھتی ہین وَیَجُوزُ التَّوَسُّلُ وَالْاِسْتِغَاثَۃُ بِالْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَالْعُلَمَاءِ الصَّالِحِیْنَ بَعْدَ مَوْتِہِمْ لِاَنَّ مُعْجِزَۃَ الْاَنْبِیَاءِ وَکَرَامَۃَ الْاَوْلِیَاءِ لَا یَنْقَطِعُ بِمَوْتِہِمْ وَاَمَّا الْاَنْبِیَاءُ فَلِاَنَّہُمْ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِہِمْ یُصَلُّوْنَ وَیَحُجُّوْنَ کَمَا وَرَدَتِ الْاَخْبَارُ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ انبیاء واولیاء سی استغاثہ بعد موت کے جائز ہی اس لیے کہ معجزۂ انبیاء اور کرامت اولیاء کی اُنکی موت سے منقطع نہین ہوتی اور انبیاء تو اپنی قبرونمین زندہ موجود ہین نماز پڑھتے ہین اور حج کرتی ہین سید احمد حموی نفحات القرب والاتصال مین تحریر فرماتی ہین وَاَمَّا بَعْدَ مَمَاتِہِم

تصرفهم انما هو باذن الله تعالى وارادته لا شريك له خلقا وايجادا و
اكرمهم الله به واجراه على ايديهم وبسببهم اما بالعادة وتارة بالهام وتارة
بدعائهم وتارة بفعلهم واختيارهم وتارة بغير اختيارهم وتارة
التوسل بهم الى الله تعالى في حياتهم وبعد مماتهم مما يمكن في مقدرة
لا الهية الى قوله وكيف يحكم بالكفر على من اعتقد ثبوت التصرف
لهم في حياتهم وبعد مماتهم حيث يرجع ذلك الى قدرة الله تعالى خلقا
وايجادا الخ بعد انتقال انبیاء اللہ واولیاء اللہ کے جو کچھ تصرفات ہوتے ہین
وہ خداوند کریم کے حکم وارادے سے ہوتے ہین خداوند کریم نے انکو تصرف سے بزرگی
دی ہے انکا تصرف کبھی بطور خرق عادات ہے کبھی الہام کبھی انکی دعا سے کبھی انکے
فعل واختیار سے کبھی بغیر اختیار کے کبھی انسے توسل کرنے سے عام ازینکہ وہ زندہ
ہون یا انتقال کر گئے ہون جو لوگ ان سے سوال کرتے ہین اونکو مستقل سمجھ کے
نہین کرتے مدخل مین امام ابو عبد اللہ بن نعمان کتاب سفینۃ النجاء لاہل التجاء
مین تحریر فرماتے ہین تحقق لذوى البصائر والاعتبار ان زيارة
قبور الصالحين محبوبة لاجل التبرك مع الاعتبار فان بركة
الصالحين جارية بعد مماتهم كما كانت في حياتهم والدعاء عند قبور
الصالحين والتشفع بهم عند علماء المحققين من ائمة الدين یعنی ارباب
بصیرت کے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ بزرگان دین کی قبور کی زیارت برکت اور
عبرت کے لیے بہتر ہے اولیاء اللہ کی برکت انکے انتقال کے بعد اسی طرح جاری رہتی
ہے جیسے عالم حیات مین تھی علماء کا طریقہ یہ ہے کہ انکی قبور کے پاس دعا کرتے ہین اور
ان سے توسل کرتے ہین توضیح الہدی باعمال التقی مین زیارت قبور کے آداب
مین لکھا ہے والشايع ان يلتزم زيارة قبور الانبياء واهل البيت والعلماء

وَالصَّالِحِیْنَ وَالْاَتْقِیَاءِ فَقَدْ اِلْتَزَمَ قَوْمٌ کَثِیْرٌ زِیَارَۃَ اَمْثَالِ ھٰؤُلَاءِ وَرَاَوْا
بَرَکَۃَ ذٰلِکَ بِتَحَقُّقِھِمْ حُصُوْلَ النَّفْعِ بِہٖ عَاجِلًا وَاسْتِجَابَۃَ الدُّعَاءِ عِنْدَ ھُمْ
وَالتَّشَفُّعَ بِھِمْ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ الخ یعنی چاہیے کہ زیارت قبور انبیاء و اہل بیت
و علماء و صلحاء و اتقیاء کا التزام کرے اس لیے کہ ایک قوم نے التزام کیا ہے ایسے
لوگوں کی قبروں کی زیارت کرنیکا اور اسکی برکتوں کو دیکھا اور حصول مدعا اور قبولیت
دعا انھین کی وجہ سے ہوتی ہے جس سے بہت کچھ برکت پائی گئی اور جلد نفع ہوا اور انکے
توسل سے جلب نفع و دفع ضرر ہوتا ہے زیارت کی برکت فی نفسہ مشہور اور ثابت ہے
فقیر نے جو کچھ پایا زیارت سے پایا اور سید احمد تنوری بغدادی اور آپکی خواہر صاحبہ
رضی اللہ عنہا مجھ ناپاک خستہ حال پر بخشش فرماتے ہین اور ہمارے مریدون پر ہمیشہ
لطف و کرم کرتی ہین ان کے فیض سے ہمارے مرید پھلو پھلے ہین مولانا شاہ
ولی اللہ صاحب حجۃ اللہ البالغہ مین لکھتے ہین فَاِذَا انْقَطَعَتِ الْعَلَاقَاتُ وَ
رَجَعَ مِزَاجُہٗ فَیَلْحَقُ بِالْمَلَآئِکَۃِ وَصَارَ مِنْھُمْ وَاُلْھِمَ کَاِلْھَامِھِمْ وَیَسْعٰی فِیْمَا یَسْعَوْنَ وَرُبَّمَا
اشْتَغَلَ ھٰؤُلَآءِ بِاِعْلَآءِ کَلِمَۃِ اللّٰہِ وَنَصْرِ حِزْبِ اللّٰہِ وَرُبَّمَا کَانَ لَھُمْ لَمَّۃُ خَیْرٍ بِابْنِ اٰدَمَ وَرُبَّمَا
اشْتَاقَ بَعْضُھُمْ اِلٰی صُوَرٍ جَسَدِیَّۃٍ اشْتِیَاقًا شَدِیْدًا نَاشِئًا مِنْ اَصْلِ جِبِلِّیَّۃٍ فَقَرَعَ ذٰلِکَ
بَابًا مِنَ الْمِثَالِ فَاخْتَلَطَتْ بِہٖ قُوَّۃٌ مِنْہُ بِالنَّسَمَۃِ الْھَوَائِیَّۃِ وَصَارَ کَالْجَسَدِ النُّوْرَانِیِّ وَرُبَّمَا
اشْتَاقَ بَعْضُھُمْ اِلٰی مَطْعُوْمٍ وَنَحْوِہٖ فَیَمَّا اشْتَھٰی قَضَاءً لِشَوْقِہٖ ۔ یعنے بعد موت کے آدمی
کے علاقے ٹوٹ جاتے ہین اور رجوع کرتا ہے اپنے مزاج کی طرف اور ملجاتا ہے فرشتون
سے اور ہوجاتا ہے انھین مین سے اور اسکو الہام ہوتا ہے جیسے فرشتون پر اور جس کام
مین فرشتے سعی کرتے ہین آپ سعی کرتے ہے اور کبھی مشغول ہوتے ہین یہ لوگ اللہ کے کلمہ
بلند کرنے اور اللہ کے گروہ کی مدد کرنے مین اور کبھی خبر سے پہنچاتے ہین آدمیون کو اور
کبھی کوئی بہت چاہتا ہے صورت جسمیہ پکڑنے کو بلحاظ اصل خلقت کے جس سے اس کا

تمثال ہوتا ہے اور ملتی ہے ایک قوت اُس سے روح ہوائی مین اور جسم نورانی ہوجاتا ہے
اور کوئی مشتاق ہوجاتا ہے کھانے کا سو اسکو کھلا دیا جاتا ہے انتہی اب فرمائیے
زندون اور مردون مین کیا فرق رہا مولانا شاہ ولی اللہ صاحب الطاف قدس
مین تحریر فرماتے ہین چون رفتہ رفتہ سخن بحقائق غامضہ اُفتاد انسحالت نیز
رمزے باید گفت چون آب از سر گذشتہ چہ یک نیزہ چہ یکمشت کمال عارف از
جہت بحت بالاتر میرود نفس کلیہ بجائے جسد عارف می شود ذات بحت بجائے
روح او ہمہ عالم را تبعًا حضوری درخود بیند ترجمہ جب چلتے چلتے بیان حقائق
باریک مین پہونچا اُس حالت مین بھی کوئی رمز بیان کرنی چاہیے جب پانی سر سے
اوپر ہوجاوے کیا ایک نیزہ اور کیا ایک مٹھی بھر دونون برابر ہین عارف کا کمال
ذات بحت کے پردون سے آگے بڑھجاتا ہے جسم عارف کا نفس کلیہ ہوجاتا ہے ذات بحت
ملکی روح کی بجا تمام عالم تبعًا حضوری اپنے مین دیکھتا ہے حضرت مجدد الف ثانی جلد
ثانی مکتوب ۵۸ مین تحریر فرماتے ہین ہرگاہ جنیان را بتقدیر اللہ سبحانہ این قدرت
بود کہ متشکل باشکال گشتہ اعمال غریبہ بوقوع آرند ارواح کمل را اگر این عطا فرمایند
محل تعجب است وچہ احتیاج ببدن دیگر از ین قبیل ست انچہ بعض اولیاء اللہ
نقل می کنند کہ در یک آن در اماکنہ متعددہ حاضر می گردند و افعال متبائنہ بوقوع
می آرند اینجا نیز لطائف ایشان متجسد باجساد مختلفہ اند و متشکل باشکال متبائنہ الخ

لہ در نفحات الانس الجامی قضیب البان موصلی کنیت وی ابو عبد اللہ است شیخ محی الدین ابن العربی قدس سرہ
بعض رسائل می فرماید کہ ازین طائفہ ما بعضے را دیدہ ایم کہ صورت روحانیت ایشان متجسد و متمثل می شود
بصورت جسمانیت ایشان و بران صورت متجسدہ افعال و احوال می گذرانند حاضران می پندارند کہ بر
صورت جسمانیہ ایشان میگذارد کہ فلان کس را دیدہ ایم کہ چنین و چنین میکرد و حالانکہ آنکس ازان فعل
بری است و ما ازین را بارہا از بسیارے ازین طائفہ مشاہدہ کردہ ایم و معاینہ دیدہ ایم و چنین بود
حال عبد اللہ موصلی کہ معروف است بقضیب البان و باید کہ برین انکار ننماید کہ ابرار خدا تعالی در افراد عالم

ترجمہ جب جنون کو اللہ کی قدرت سے یہ طاقت ہو کہ اپنی شکل بدلکر عجیب وغریب اعمال وقوع مین لاتے ہین تو اگر کاملین کی روحون کو یہ قدرت عنایت ہو تو کیا تعجب ہے اور دوسرے بدن کی کیا ضرورت ہو اسی قسم سے ہو یہ امر کہ بعض اولیاء اللہ ایک ہی ساعت مین متعدد مکانون مین نقل فرما کر حاضر ہوتے ہین اور آنے کی ایک قسم کے افعال سرزد ہوتے ہین اسمقام مین انکی لطائف مجسم ہوکر اجسام مختلفہ مین ظہور فرماتے ہین اور متشکل باشکال مختلفہ ہوتے ہین علامہ شیخ حسین مکی نے کشف الاہاب مین لکھا ہو وقد تقرر فی الکتب المعتبرۃ ان نفوس الاولیاء بعد مفارقۃ الابدان منزھۃ عن الحیز والمکان ویستوی عندھم فوق السماء وما فی قعر البحار وما تحت الثریٰ یعنے کتب معتبرہ مین یہ بات ثابت ہوچکی ہو کہ اولیاء اللہ کے نفوس متبرکہ ابدان سے علیحدہ ہوجاتی ہین تو حیز ومکان سے انکو تعلق نہین رہتا آسمان کا فوق دریا کی گہرائی زمین کی تحت انکے نزدیک برابر ہے جذب القلوب مین ہے، وآنز توسل عمر بن الخطاب از عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما در قصہ استسقا نیز بظہور می پیوندد وہیچ کس را از علماء درویے خلافی نیست وکذلک توسل واستمداد بوسیلہ شفاعت آخرت انبیاء واولیاء وصالحین امت را نیز جائز است چنانچہ در کتب عقائد ذکر یافتہ اما تبرک وتوسل در عالم برزخ موطن قبر در اختصاص او بحضرت قدس سمات انبیاء ورسل صلوات اللہ علیہم اجمعین تردد است وظاہراً جواز اوست الخ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۵

وبزرگ بسیار رہست وبقوت عقل واوراک عوز آن نمی تواند کرد شیخ عبد اللہ یافعی گفت یکی از اہل البحر اخبر داد کہ یکے از فقراری دیدند کہ نماز نمی گذارد روزی اقامت نماز کردند او نشستہ بود فقیہ از سر انکار او را گفت برخیز ونماز جماعت بگذار برخاست وبا ایشان تکبیر نماز بست در رکعت اول بگذارنید فقیہ منکر در پہلوی او بود چون رکعت دوم برخاستند فقیہ نظر بوے کرد کس دیگر دید کہ غیر وے نماز بگزارد واز ان متعجب شد در رکعت سوم کس دیگر دید غیر آن دو کس اول کہ نماز میگزارد ودر رکعت چہارم دیگرے دید غیر آنہا چون سلام دادند کہ دید ہمان کس اول است بجای خود نشستہ واز ان سہ کس اگر در حال نماز بود اثر ندید آن فقیر بوی نظر کرد وگفت ای فقیہ کدام یک از ان چہار کس با شما گذارد فقیہ بخندید آخر نفحات الانس مولانا عبد الرحمن جامی صفحہ ۱۰۷ اخذ کردہ

حدیث قدسی مین ہے قال اللہ تعالیٰ بلسان نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال العبد یتقرب الیّ بالنوافل حتیٰ احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ وبصرہ ویدہ و رجلہ ولسانہ فبی یسمع وبی یبصر وبی یبطش وبی یمشی وبی ینطق یعنے اولیاء اللہ کی یہ کیفیت ہے کہ اداے نوافل سے بارگاہ اقدس کے ایسے محبوب ہو جاتے ہین کہ اُن کے کان آنکھہ ہاتھہ پانون زبان مین باری تعالیٰ کے ہو جاتے ہین اور وہ لوگ باری تعالیٰ مین فانی ہو جاتی ہین انکی بقا بقاے حق ہوتا ہی اولیاء اللہ اسے اچھی طرح سمجھتے بوجھتے ہین اور اسی مضمون کو حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎

گفت اورا من زبان و چشم تو	من حواس و من رضا و خشم تو
رو کہ بے یسمع و بے یبصر توئی	سر توئی چون صاحب این سر توئی

مولانا بحر العلوم اسکی شرح مین لکھتے ہین این مرتبہ قرب نوافل است وحق درین مرتبہ باطن عبد میگردد و عبد ظاہر قوئی کہ باطن اند در حق فانی میشوند و باقی بہ بقاے حق میشوند پس شنیدن و دیدن و بطش و مشی و نطق کہ از قوی میشود ہمہ از حق است ؎ گفتہ او گفتہ اللہ بود * گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

مولانا شاہ ضامن علی صاحب ضامن رضی اللہ عنہ اپنے دیوان مین فرماتے ہین ؎

بقیہ حاشیہ صفحہ ۶۹ نفحات الانس صفحہ ۱۰۴ جامی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ شیخ عبد اللہ یافعی گوید کہ نقل این قضیہ شنیدم کہ صادر شد از قضیب البان قدس سرہ بعضی فقہا قاضی موصل نسبت بوی انکار تمام بود دیگر روز دید کہ در یکے از کوچہا موصل از مقابل وی می آمد با خود گفت وی را باید گرفت و قصہ وی را با حاکم رفع کرد تا وی را بسیاستی برساند ناگاہ وی را دید کہ بر صورت کردی برآمد چون مقدار دیگر پیش آمد بصورت اعرابی برآمد چون نزدیک تر شد بصورت یکی از فقہا ظاہر شد چون بقاضی رسید گفت ای قاضی کدام قضیب البان را با حاکم می بری و سیاست میکنی قاضی از انکار خود توبہ کرد و مرید شد و پیش عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ گفتند قضیب البان قدس سرہ نماز نمی گزارد گفت گوئید کہ ہمیشہ سر وی بر در خانہ

رخ روشن کو ہم اُس کے تجلی خدا سمجھے — بجا سمجھے حقیقت مین جو راز انبیا سمجھے
تمھارے آئینہ رخ کو وہ ہم عکس نما سمجھے — جمال نور احمد کو رخ نور خدا سمجھے
سمجھکر بوجھکر ایدل ہوئی غافل یہ کیا سمجھے — جو تھا مخفی اُسے ظاہر جو ظاہر تھا چھپا سمجھے
حصول معرفت ذاتی خدا کی عاشقو یہ ہے — فنا کو جو بقا سمجھے بقا کو جو فنا سمجھے
سمجھ ہے اپنی اپنی اور عقیدہ اپنا اپنا ہے — کوئی اُس بت کو کچھ سمجھے ہم اُس بت کو خدا سمجھے
عجب منھ بھید ہے یارو یہ الٹی بات کیا سمجھے — ہمیں وہ ہین بلا سمجھے ہم انکو ہین شفا سمجھے
مٹا کر لوح ہستی سے رقم حرف خودی بالکل — بقا ذاتی کی معنو نکو کوئی اہل فنا سمجھے
بہر صورت وہ ظاہر ہے مقید ہم ہین صورت کے — خطا اپنی سمجھ کی ہے جو ہم سمجھے خطا سمجھے
رضامندی سے جان دینا کچھہ خواہش ہو جانان سے — شہادت کا مزا ضامن شہید کربلا سمجھے

مولانا اسمٰعیل صاحب سید احمد صاحب کا حال صراط مستقیم مین تحریر فرماتے ہین بسبب برکت و بیعت و یمن توجہات آنجناب ہدایت مآب روح مقدس غوث الثقلین و حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رضی اللہ عنہما متوجہ حال الیشان گردیدہ تا قرب یکماہ فی الجملہ تنازعی در ما بین روحین مقدسین در حق حضرت الیشان ماند زیرا کہ ہر واحد ازین ہر دو امام تقاضائے جذب حضرت الیشان تمامہ بسوئے خود میفرمودند تا آنکہ بعد انقراض زمانہ تنازع و وقوع مصالحت بہ شرکت روزے ہر دو روح مقدس بر حضرت الیشان جلوہ گر شدہ اند تا قریب یکپاس ہر دو امام بر نفس نفیس حضرت الیشان توجہ قوی و تاثیر زور آوری فرمودند تا اینکہ در ہمان یکپاس حصول نسبت ہر دو طریقہ نصیب حضرت الیشان گردید الخ سبحان اللہ کہان بریلی ہندوستان مین اور غوث پاک بغداد شریف مین اور خواجہ نقشبند بخارا شریف مین اور بریلی مین آکر جھگڑا کرین ایسا ہی مجدد الف ثانی شیخ احمد سہرندی رضی اللہ عنہ کا حال مقامات شریف مین دیکھو روح حضرت غوث پاک

قصۂ حضرت سید احمد صاحب بریلوی قدس سرہ کا

وحضرت خواجہ نقشبند و خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہم اجمعین سے
اختلاف ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کردیا **سوال** منافقون نے
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت باندھی تھی حضرت کو نہایت ملال و رنج ہوا
تھا جب بہت روز کے بعد خدا نے قرآن مین فرمایا کہ عائشہ پاک ہے منافق جھوٹے ہین
تب حضرت کو خبر ہوئی اگر آگے سے معلوم ہوتا تو غم کیون کرتے **جواب** حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو اصل واقعہ مین سرمو تردد نہ تھا منافقین کی شہرت سے البتہ آپ کو رنج
تھا اس واقعہ مین وحی کے قبل جو کچھ آپ نے تفتیش فرمائی اسمین صرف تشریع منظور تھی
وحی سے آپ برارت چاہتے تھے تاکہ منافقین کی زبان بند ہو ایسی صورت مین
منافقین طرح طرح کے حضرت پر طعنہ کرتے تھے بدون تمسک وحی کے حکم ظاہر مقتضائے
مصلحت نہ تھا کہ آپ بطور اپنے علم باطن کی بنا پر برات چاہتے چونکہ وحی مین توقف ہوا
اور منافقین کی زبان بڑھتی گئی آپ کو زیادہ تردد ہوا اگر آپ کو نفس معاملہ مین اطمینان
نہوتا اور صرف منافقین کی یادہ گوئی سے ملال ہوتا تو منبر پر رونق افروز ہوکر یہ فرماتے
یامعشر المسلمین من یعذرنی من رجل قد بلغنی اذاہ فی اھلی واللہ ما علمت علی
اہلی الاخیرا یعنے ای گروہ مسلمانون کے کون شخص مجھ سے معذرت کریگا ایسے شخص
کی کہ جس نے ہمارے اہل کو اذیت پہونچائی قسم خدا کی ہم کو اپنے اہل پر بجز خیر کے
کسی قسم کی بدگمانی نہین اس سے معلوم ہوا کہ آپ کو حضرت صدیقہ رض کے بارے
مین اطمینان کلی تھا صرف منافقین کے بہتان سے ظاہری حکم سے برارت چاہتے
تھے تاکہ منافقین ایذارسانی سے باز آوین اولیاء اللہ امت نبویہ کے
تجربہ کار حکیم ہین جسطور سے وہ مرض کو پہچانتے ہین کوئی دوسرا نہین
پہچان سکتا ہے چنانچہ بعض اولیاء اللہ کی تعلیق خاص اعانت کے لیے ہے
ان سے ایسے وقت مین اعانت مشروع ہے جسوقت کوئی سہارا نظر نہ آتا ہو

علامہ سیوطی کا رسالہ الخبر الدال علی وجود القطب والاوتاد والنجباء والابدال
خاص اس بحث مین ہے ان لوگونکی تخلیق خاص واسطے اعانت کے ہے انکی ذریعہ
سے پانی برستا ہے اُن کی مدد سے اعدا پر فتح حاصل ہوتی ہے اُن کی وجہ سے
عذاب موقوف ہو جاتا ہے اُن کی برکت سے بلاد دور ہوتی ہے علامہ مذکور حضرت
علیؓ سے روایت کرتے ہین یُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْصَرُ بِهِمُ الْأَعْدَاءُ
وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ ۔ یعنی اُنکی وجہ سے مینہ برستا
ہے اور دشمنون پر فتحیاب ہوتے ہین اور اہل شام عذاب سے محفوظ رہتے ہین
اے برادر حبیب اولیاء امت اسلام کے لیے پیدا کیے گئے ہین پھر اُن سے استمداد
کیونکر جائز نہو شیخ محمد شامی حافظ جلال الدین کے شاگرد عقود الجمان فی مناقب
ابی حنیفۃ النعمان مین لکھتے ہین لَمْ يَزَلِ الْعُلَمَاءُ وَذَوُو الْحَاجَاتِ يَزُورُوْنَ
قَبْرَ الْإِمَامِ أَبِي حَنِيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَيَتَوَسَّلُوْنَ إِلَى اللّٰهِ فِي قَضَاءِ
حَوَائِجِهِمْ وَيَرَوْنَ نُجْحَ ذَالِكَ مِنْهُمُ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ يَقُوْلُ إِنِّيْ لَأَتَبَرَّكُ
بِأَبِيْ حَنِيْفَةَ وَأَجِيْئُ إِلٰى قَبْرِهٖ وَسَأَلْتُ اللّٰهَ عِنْدَهٗ مِمَّا أَبْعُدُ حَتّٰى تُقْضٰى ۝

قصہ حضرت مولانا یعقوب چرخی رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا یعقوب چرخی جو خلیفہ و جانشین حضرت خواجہ بہاؤ الدین محمد نقشبند
رضی اللہ عنہ کے ہین انسیہ کے صفحہ ۱۶ مین اپنی بیعت کا حال تحریر فرماتے ہین
در فتح آباد کہ مسکن این فقیر بود متوجہ مزار شیخ عالم الحق والدین الباخرزی
رحمۃ اللہ علیہ نشستہ بودم ناگاہ پیک قبول الٰہی در رسید و بیقراری
در من پیدا شد قصد حضرت ایشان کردم چون بقریہ کوشک ہندوان کہ منزل
ایشان بود در رسیدم حضرت ایشان را بر سر راہ منتظر دیدم تلطفی و احسان
نمودند و بعد نماز شام صحبت داشتند ہیبت ایشان بر من مستولی شدہ بود
و مجال نظر نبود الی قولہ چون از بخارا ارتحال افتاد خبر وفات حضرت

ایشان رسید خاطر مجروح و محزون شد و خوف عظیم مستولی شد روحانیت ایشان
را دیدم کہ زید بن حارث را یاد کردند و این آیہ را خواندند وما محمد الا رسول الخ
حضرت مولانا فرید الدین شکر گنج فرماتے ہین راحت القلوب صفحہ ۲۲ مین
حضرت نائب رسول اللہ خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ کو عادت تھی
جب کوئی اہل محلہ مر جاتا آپ اُسکی قبر کے پاس بیٹھتے اور جو وظائف کہ جنکا انکو
معمول تھا روح میت کو بخش دیتے ایک قبر پر تشریف لیگئے جب سب لوگ
دفنا کر واپس آئی آپ اپنے معمول کے مطابق وہان بیٹھ گئے اور کوشش عذاب
قبر کے دفع کرنے کی کی مگر دفع نہوا اتنے مین خواجہ عثمان ہارونی مرشد
خواجہ صاحب تشریف لائی اور صاحب قبر نے خواجہ عثمان ہارونی سے بیعت کی
تھی اسی سبب آپ عالم ارواح مین آئے اور فرشتگان کو حکم دیا کہ اسکے عذاب
سے دست بردار ہو جاؤ فرشتون نے حجت شروع کی اور فرشتون پر الہام ہوا
خواجہ عثمان ہارونی کو کہدو یہ خلاف کام خواجہ کے کرتا تھا اور نام کا مرید تھا
خواجہ نے یہ سنکر فرمایا گو فقیر کے خلاف کام کرتا تھا مگر دامن فقیر مین باندھا
لیا ہے اسکو چھوڑ دو الہام ہوا ای فرشتو عذاب نکرو اُسے ہمنے عثمان
ہارونی کو بخشدیا کما قال شیخ معین الدین سنجری ثم چشتی قدس سرہ العزیز برا
رسم بود چون کسی از ہمسائیگان انتقال کردی براہ جنازہ او برفتی بعد
باز گشتن بر سر گور او نشستی اوراد ی کہ معتاد آمدہ است تمام کردہ باز
گشتی چنانچہ یکے از ہمسائیگان ایشان در اجمیر نقل کردہ بحکم قانون دنبال
جنازہ او برفت چون اورا دفن کردند خلق باز گشت خواجہ بر گور او بماند
بعد از زمانے برخاست شیخ اسلام قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ میگوید
من برابر بودم دیدم گونہ ایشان متغیر شدہ ہمان زمان برقرار خود

باز ماند و برخاست و استادہ شد و این سخن گفت الحمد للہ بیعت نیکو چیزی ست
شیخ الاسلام از ان حال سوال کرد فرمود آن زمان کہ این مرد را دفن کردند
و خلق باز گشت نشستہ بودم بدیدم کہ فرشتگان عذاب بیامدند و خواستند
کہ او را عذاب کنند ہمچنان شیخ خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ پیدا شد این
سخن بگفت کہ او از مریدان من است خواجہ عثمان این سخن بگفت
بفرشتگان فرمان شد بگوئید کہ این بر خلاف تو بودہ است خواجہ فرمود
وے اگرچہ خلاف ما بودہ است اما چون خود را در ربقہ ازین درویش
بستہ است نخواہم کہ او را عذاب کنند فرمان آمد کہ اے فرشتگان دست
از مرید شیخ بدارید کہ او را ابد و بخشیدم بعد از ان شیخ الاسلام چشم پر آب
کرد و گفت و فرمود کہ نیکو چیزے ست خود را در ربقہ یکی بستن انگاہ این
مثنوی از زبان شیخ قطب الدین یاد داشت ؎ گر نیک شوم مرا ازیشان
گردانند ٭ ور بد باشم مرا بدیشان بخشند ٭ سبحان اللہ کہاں اجمیر شریف مین
مرید انتقال فرمائے اور مرشد قصبہ ہارون نواح نیشاپور سے دستگیری
کو آوین بلا شبہ مرشدون سے دستگیری کی امید ہے یا اللہ اس فقیر کو اور اولاد
فقیر و مخلصان فقیر کو مرشدون کی دستگیری شامل حال رہے یا حضرت پیران کبار
اس خستہ جگر کو نہ بھولنا اپنی عمر گناہ مین گذر رہی ؎ نکچھ کیا مگر چلا عمر کو مفت
کھو چلا ٭ بہر شہید کربلا میری طرف کو دیکھنا ٭ آئے برادر حب بخوبی ثابت
ہوگیا کہ استمداد و استغاثہ اولیاء اللہ سے جائز ہے تو شد رحال بھی جائز ہے یا نہین
یعنے سفر اختیار کرکے زیارت و تبرک قبور صالحین کیلئے جانا درست ہے
یا نہین جواب مزار مقدس کے لیے شد رحال جائز ہے عام از ینکہ توسل مقصود
ہو یا نہو اور شد رحال نبی کے مزار کی طرف ہو یا کسی ولی کیطرف اور حدیث

مسئلہ ۱۰ جواز شد رحال بقصد زیارت اولیاء

لا تشد الرحال الا الی ثلثة۔ مساجد سے ایک خاص قسم کا سفر ممنوع ہے ورنہ
جہاد و حج و تعلیم علم خواہ علم ظاہری ہو جسکو علاقہ ساتھ ظاہر کے ہے اور خواہ
علم باطن ہو جو علاقہ باطن سے رکھتا ہے اور اسکی معلم ارواح طیبات
اولیاے کاملین کی ہین یا تجارت وغیرہ مقصود ہو ان سب کے لیے سفر ممنوع
نہین مدخل مین احیاء العلوم سے نقل کرتے ہین وَیَدْخُلُ مِنْ جُمْلَةِ زِیَارَةِ
الْقُبُوْرِ قُبُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَقُبُوْرِ الصَّالِحِیْنَ والتابعین وسائر العلماء والاولیاء
وَکُلُّ مَنْ یُتَبَرَّکُ بِمُشَاهَدَتِهِ فِیْ حَیَاتِهِ وَیُتَبَرَّکُ بِزِیَارَتِهِ
بَعْدَ وَفَاتِهِ وَیَجُوْزُ شَدُّ الرِّحَالِ لِهٰذَا الْغَرَضِ ط
توسل و استغاثہ کے لیے ہر کسی نبی یا ولی کے مزار پر جانا جائز ہے
بلکہ اسمین فوائد ہین اول فائدہ یہ ہے کہ توسل و استغاثہ کے لیے مزار پر
جانے سے صاحب مزار زائر رحم کرتے ہین اور دوسرا فائدہ یہ ہے کہ
زیارت سے جانبین کو نفع حاصل ہوتا ہے تیسرا فائدہ بزرگان دین کے مزارات
پر حاضر ہونے سے اللہ تعالیٰ مراد بر لاتا ہے خداوند تعالیٰ کا طریقہ یون جاری
ہے کہ اُن کے ہاتھ سے اُنکے سبب حاجت کو بر لاتا ہے ابن حاج مدخل مین
لکھتے ہین جرت سنة اللہ سبحانه وتعالیٰ فی قضاء الحوائج علی ایدیهم
وبسببهم نفحات النبویہ فی فضائل العاشور تصنیف شیخ عدوی حمزاوی مین
ہے کہ شیخ الاسلام نے شد رحال کی بابت بہت سے جوابات دیے ہین من شاء
فلینظر ثمہ خداوند تعالیٰ ہمارے برادران کو زیارت و تبرک صالحین سے محروم
نہ رکھے اور نعمت دارین سے مملو و پر کرے اور فقیر کو دعاے خیر سے یاد کرین سہ
نالہ سا اس باغ سے ہم داغ ہجران لیچلے ٭ خاک سر پر داغ دل پر سینہ بریان لیچلے
باغ دنیا مین نہو گا کوئی ہمسا کم نصیب ٭ آئے تھے اس باغ مین اور خالی دامان لیچلے

از غوث اعظم رضی اللہ عنہ

ندارم گرچہ آن دیدہ کہ بینم در جمال تو — نیم نومید چون عمرم گذشت اندر خیال تو
تو جنت دہ بہ نیکان و من بدرا بدوزخ بر — کہ بس باشد مرا آنجا تمنائے وصال تو
من دیوانہ در دوزخ بزنجیر تو خوش باشم — اگر یکبار پرسی تو کہ مجنون چیست حال تو
تو شربتہای جنت را بما تا کی دہی مہمان — نشد کم تشنگی مارا نہ آب این زلال تو
جگرہای کباب ما نگردد تا ابد سیراب — اگر ساقی شود مارا خدائے ذوالجلال تو
میارا روی حور عین کہ مستان آنحضرت — جمال حق ہمین بیند در زلف و خط و خال تو
بدوزخ گر ز من پرسی کہ چونی محیی در آتش — شوم من تا ابد بست و کنم رقص از سوال تو

اے برادر فصل اول کے بیان سے بخوبی معلوم ہوا کہ اولیاے کرام زندہ ہین صرف
انتقال مکان قالب سے گذر جاتے ہین اور اُنکے جسم مبارک کو زمین نہین کھاتی
بندہ مختصراً اور چند دلائل سے تم کو آگاہ کرتا ہے یا اخی خذ ما اعطیتک
وکن من الشاکرین ٥ اولیاے کرام بعد انقطاع تعلق جسدی کے کاروبار
مخلوقات اور امداد اُمت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین دائم و قائم رہتے ہین
مقامات مظہری ملاحظہ کرو ہر مسلمان اور انبیاء اور اولیاء اللہ حیات حقیقی
دائمی سے ہمیشہ زندہ ہین موت صوری سے انکی کوئی حالت بدلتی نہین بلکہ
ترقی مدارج قرب کی ہوتی ہے اور پردہ بشری سے گذر کر درگاہ الٰہی مین سکونت
اختیار کرتے ہین اور انکی نعش کو زمین نہین کھاتی معجزات اور کرامات اُنکے
بعد موت جاری رہتے ہین مرسلین اور اولیاء اللہ اور انبیاء موت صوری
سے بھی اپنی خدمت سے معزول نہین ہوتی رسالت و نبوت و ولایت و ایمان
صفات روحانی ہین اور ارواح کو فنا نہین لمافی روح البیان

ان حیاۃ الانبیاء والاولیاء حیاۃ دائمۃ فی الحقیقۃ ولا
یقطعھا الموت الصوری فانہ انما یطرأ علی الاجساد بمفارقۃ
الارواح مع ان اجسادھم لا تاکلھا الارض فھم بمنزلۃ الاحیاء
من حیث الاجساد الخ وایضا فی کشف النور، فالموت لاینافی الکرامات
الاولیاء یظہر منہا بعد وفاتہم الصوریۃ ؎ مشو بمرگ ز امداد اہل دل نومید
کہ خواب مردم آگاہ عین بیداریست ۞ شمس العارفین ملاحظہ کرو اسمین بحث
تفصیل لکھی گئی ہے نقل ہے کہ حضرت مولانا طاہر صاحب قدس سرہ لاہوری
حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی سے مرید ہوئے آپکے حلقہ مین ایکدن بہت سے
ذاکرین حاضر تھے مجدد صاحب فرمانے لگے ہمارے اس حلقہ مین ایک شخص ہے کہ
اسکے مقدر مبرم مین ہوالکافر لکھا ہوا ہے ان ذاکرین مین بڑے بڑے علماء
ضرعلیہ تھے درخواست کی یا حضرت ہمارے درمیان ایسا شقی کون ہے حضور
اطلاع فرماوین آپنے فرمایا وہ مولانا طاہر ہین اسوقت حاضرین مین شور
ے وبکا کا برپا ہوا سب گلے مین کپڑے باندھکے مجدد صاحب کے قدمون پر گرے
لیکہ مولانا طاہر راس العلماء تھے پانسو علماء آپکے شاگرد اس زمانے مین
ہندوستان مین موجود تھے اور مولانا طاہر صاحب چراغ ہند تھے آپ رونے
سے بیہوش ہو گئے اور کہا یا حضرت اب مجکو تجدید ایمان سے مشرف فرماؤ اسوقت
مجدد صاحب نے مراقبہ فرمایا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے
مولانا طاہر کو تجدید ایمان سے خوش کیا در المعارف صفحہ ۱۹۲ مین حضرت
امام الطریقۃ مولانا غلام علی شاہ صاحب پورا قصہ تحریر کرتے ہین
در المعارف صفحہ ۱۹۲ روزے در خدمت فیضدرجت حضرت ایشان شہید
رحمہ اللہ مرقدہ المجید حاضر شدہ بودم ناگاہ متوجہ غوث الاعظم رضی اللہ تعالی

عنہ شدہ عرض نمودم کہ سفارش من از پیر و مرشد فرمائید حضرت ایشان شہید
عطر اللہ قبرہ المجید بعد از فراغ حلقہ متوجہ باین بندہ شدہ فرمودند الحال بجہت
سفارش خود جناب غوث الاعظم قدس سرہ رامی آورید انتہی سبحان اللہ متو
ہوتی ہی روح حضرت غوث الاعظم دستگیری کو چلی آئی اغثنی یا غوث الثقلین
انت حی منیب اللہ اور شیخ مولانا عبد الحق دہلوی شرح فتوح الغیب میں لکھتے
ہین کہ سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ را موت نیست حیات و ممات برابر است
ملفوظات قاضی شہاب الدین مین ہی کہ سیدنا ابو محمد سید عبد القادر جیلانی را مو
نیست حیات و ممات برابر است انتہی ملخصًا ایسا ہی سیدنا میر محی الدین
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی استاد حضرت حماد رحمہ نے جب انتقال فرمایا
تو غوث اعظم روضہ حماد رحمہ اللہ پر جا کر مراقبہ مین بیٹھے چہرہ نورانی متغیر ہو گیا
بعد تھوڑی دیر کے فاتحہ پڑھکر اٹھے حاضرین نے عرض کیا کہ یا حضرت یہ کیا ماجرا
ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت حماد کی تقدیر مبرم مین شقاوت لکھی ہوئی تھی
مین نے سعادت سے روشن کر دیا انتہی در المعارف ملاحظہ فرمائیے ایسا ہی حضرت
مجدد صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک قبرستان پر گذر واقع ہوا کہ اسمین ایک زن فاحشہ
مدفون تھی اور اسپر بہت عذاب ہو رہا تھا حضرت مجدد صاحب مع اپنے اصحاب
کے مراقبہ مین بیٹھے ہمنشین حضرت مجدد صاحب قدس سرہ کے بسبب تپش آگ
کے اٹھ کے چلے گئے مجدد صاحب نے بقوت تام دربار الٰہی مین رجوع فرمایا ایک
نفی و اثبات کا ثواب اس زن فاحشہ کو بخشا اچانک نور الٰہی سے قبر بھر گئی
اور رحمت الٰہی سے آگ جہنم کی ٹھنڈی ہو گئی مقامات امام ربانی کے ملاحظہ فرمائیے
اور مولانا روم فرماتے ہین ؎ ہست قدرت اولیاء را از اِلٰہ تیر جستہ را
بگردانند زراہ ۱۲ در المعارف صفحہ ۵۵ مین ہے کہ روزے بمزار پر انوار حضرت

پیر طریقت خواجه محمد باقی باللہ عطر اللہ قبرہ الشریف حاضر شدم عرض نمودم کہ از
توجہ شما حضرت شیخ احمد سہرندی امام ربانی مجدد الف ثانی گشت قدسنا اللہ باسرارہ
السامی من نیز امید وار عنایت حضورم دیدم کہ حضرت خواجہ بزرگ از مزار مبارک
بیرون آمدند و ہمت توجہ فرمودہ اند الخ ایضاً در صفحہ ۱۱۱ بعد ازان در حضور
مذکور تصرفات اولیاء اللہ آمد کہ اعانت این طائفہ علیہ مخلصان می باشد برابرست
کہ ایشان دانستہ مدد بکار روائی مردمان نمایند یا نادانستہ از ایشان اعانت
رسد حضرت ایشان فرمودہ اند کہ اکثر اولیاء اللہ حل مشکلات مردمان میشود الخ
ایضاً صفحہ ۱۸۶ بعد ازان بحضور مذکور آمد کہ ولایت ولی بعد از انتقال این جہان
فانی باقی نمی ماند الا موضع متعدد میماند یا نہ واضح آنست کہ ولایت اکابران
باقی می ماند چنانچہ تصرفات حضرت غوث اعظم و حضرت خواجہ بہاء الدین محمد
نقشبند و حضرت خواجہ معین الدین چشتی و حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سہرندی
و دیگر اکابران علیہم الرضوان تا الی الآن در زمین و زمان جاری ست و نمایان
ایضاً در صفحہ ۱۸۹ گفتہ شد کہ مولانا بدر الدین سہرندی کہ از اصحاب حضرت مجدد ست
رضی اللہ عنہما نقلی عجیب در کتاب خود نوشتہ است کہ من از اتفاق زمانہ در
حضرت دہلی حاضر شدم دیدم کہ یک غنچہ پر انوار و برکات بطرف راہے واقع
شدہ و درون آن باغ در آمدم دیدم کہ مزار پر انوار حضرت ما خواجہ باقی باللہ
رضی اللہ عنہ دران جا ہست متوجہ حضرت خواجہ نشستم حضرت خواجہ عنایت
بحال من نمودند و از نسبت ہای مخصوصہ خود عطا فرمودند بعد ازان بزیارت
حضرت خواجہ قطب الدین رضی اللہ عنہ رفتم و مراقب شدم حضرت ارشاد فرمودند
نسبتی کہ از حضرت خواجہ باقی باللہ رسیدہ است آن نسبت ما ہست بعد
ازان بزیارت حضرت سلطان نظام الدین رضی اللہ حاضر شدم سلطان جیو

فرمودند که در نسبت من محبوبیت غالب است بعد ازان بحسب اتفاق در
حضرت اجمیر رسیدم بزیارت خواجه معین الدین چشتی رضی الله عنه مشرف
شدم حضرت خواجه فرمودند نسبتی که ترا از خواجه باقی بالله رسیده است
آن نسبتی ماهست الخ الی قوله حضرت ایشان فرمودند که بواسطهٔ حضرت
خواجه بزرگ یعنی حضرت نائب رسول الله خواجه معین الدین چشتی اسلام در
بلاد هندوستان رواج یافت و تصرفات بسیار ازان حضرت صادر شدند
والی یومنا هذا میشوند بعد ازان حافظی را امر فرمودند که پنج آیت خوانده فاتحه
حضرت خواجه خواندند الخ در ظهور الحق صفحه ۲۲۹ در تکمیل الایمان مولانا شیخ عبدالحق
دهلوی قدس سره مذکور است که مشائخ صوفیه قدس اسرارهم گویند تصرف
بعضے اولیاء در عالم برزخ دائم و قائم باقی ست توسل و استمداد بارواح مقدسهٔ
ایشان ثابت و موثر و امام حجة الاسلام غزالی میگوید که هر که در حیات وے
بوے توسل و تبرک جویند بعد از موتش نیز توان جست و این سخن موافق
دلیل است چه بقاے روح بعد از موت بدلالت حدیث و اجماع العلماء
ثابت است و متصرف در حیات و ممات روح است نه بدن و متصرف حقیقی
حق تعالیٰ است و ولایت فنا فی الله بقا بالله ست و این نسبت بعد از موت اتم
و اکمل است اولیاء را ابدان مکتسبهٔ مثالیه نیز بود که بدان ظهور نمایند امداد
و ارشاد طالبان کنند و منکران را دلیل و برهان بر انکار این نیست و یکے از
مشائخ رحمة الله علیه گفته است که چهار کس از اولیاء را دیدم که در قبر خود
تصرف می کنند مثل تصرف ایشان در حالت حیات یا بیشتر از انجمله شیخ معروف
کرخی و شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی و دو دیگر از اولیاء نیز شمرده شرح
این سخن بسطے طلب است و در عقائد الاسلام مولانا عبدالحق صاحب تفسیر

حقائق مذکور است کہ امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ گفت کہ انسان بعد از مرگ خویش زندہ میماند و در حقیقت انسان روح است کہ از لباس جسم مجرد شدہ است حس و حرکت و فہم و ادراک او در عالم برزخ مثل حس و حرکت وغیرہ در حالت حیات باقی است لیکن از نظر انسان پوشیدہ و غائب اند بنابران گاہ بگاہ تصرفات از ارواح کاملین در عالم عنصری واقع شود انتہی حضرت مولانا قاضی ثناء اللہ پانی پتی ارشاد الطالبین میں فرماتے ہیں آرے فیض از قبور توان برداشت الخ ایضاً صفحہ ۲۰۶ حضرت مجدد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نوشتند کہ روز عید بزیارت حضرت خواجہ باقی باللہ رضی اللہ عنہ رفتم و عرض نمودم کہ امروز بزرگان عیدی خردان را عطا می فرمایند من ہم ہمین امید بحضور حاضر شدم حضرت خواجہ فرمودند و نسبت نو القا نمودند الخ حضرت ایشان فرمودند کہ جناب والد ماجد من رحمۃ اللہ علیہ طریقہ شریفہ قادریہ داشتند چون وقت رحلت ارتحال ایشان رسید کہ جناب حضرت غوث الاعظم سید الازکیا سند الاصفیا میر محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ تشریف آوردند اشارت از دست مبارک کردند کہ اشارات حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و جان بحق تسلیم شدند حضرت ایشان فرمودند کہ روزی بمزار پر انوار حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ عنہ حاضر شدہ بودم و طلب توجہ و امداد از ایشان نمودم عرض کردم شیئاً للہ شیئاً للہ القا شد کہ سینہ تو از نور عرفان مجددی این چنین پر است گنجایش نور دیگر ندارد ایضاً روزے در روضۂ منورہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ رفتم و عرض نمودم کہ توجہ بمن فرمائید حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ فرمودند کہ جمیع کمالات احمدی شما را حاصل اند عرض نمودم کہ نسبت خود ہم عطا فرمائی ایشان توجہ فرمودند

اے برادر اولیاے کرام سے مدد طلب کرنا واسطے دیدار الٰہی کے جائز ہے اور
اس طرح کہنا کہ یا حضرت آپ ہمکو بیٹا دیجیے اور اُنکو اگر موثر بالذات سمجھے یعنے
یہ خیال کرے کہ بیٹا دینے کے مالک یہی حضرت ہین یہ کفر اور شرک ہے ہمارے
اور مشرک کے درمیان مین فرق یہ ہے کہ مسلمان لوگ خداوند تعالیٰ کو موثر
حقیقی فاعل ہر کام کا جانتے ہین اور مشرک منافق شیطان بت وغیرہ وغیرہ اشخاص
کو موثر بالذات جانتے ہین لیکن خداوند تعالیٰ بغیر وسیلہ کے کوئی کام نہین کرتا
اور اسکو قدرت ہے بغیر وسیلہ بھی کام کرے اُسے ایسا ہی خداوند تعالیٰ قادر مطلق
ہے کہ بغیر مرد اور عورت کی مخلوقات کو پیدا کر دیتا جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام
اور امان حوا کو پیدا کیا ہے یا بے مرد کے پیدا کر دیتا جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کو پیدا کیا مگر باوجود اس قدرت کاملہ کے اُس کریم کارساز نے اپنی حکمت بالغہ
سے توالد و تناسل کو موقوف زن و شوہر پر رکھا ہے یہ قدرت اور صنعت
اپنے ظہور کی دکھائی ہے کہ ہم مین یہ بھی قدرت ہے مگر ہمکو پسند اسی طور سے ہے
حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رضی فرماتے ہین واعلم انّ استمداده من شیخه
استمداد من النبیّ صلعم فانّ شیخه متعلق مستمد بشیخه و
شیخه بشیخه ایضاً هکذا الی رسول الله صلعم فهو مستمدّ
بالحقیقة من رسول الله صلعم وهو من الحقّ جل اسمه سنة الله
التی قد خلت من قبل ولن تجد لسنة الله تبدیلا
اے برادر جو کام جس کے متعلق ہے وہ کام اُس سے طلب کرنا اور اللہ تعالیٰ کو مالک
حقیقی جاننا یہ شرک نہین مثلاً بوقت بھوک کے نان والے سے روٹی طلب کرنا اور
اُستاد سے علم طلب کرنا مرشد سے فیض طلب کرنا سخی سے کھانا طلب کرنا
مہاجن سے روپیہ طلب کرنا یہ ممنوع نہین ہے باقی مالک حقیقی اللہ تعالیٰ کو

جاننا یہی ایمان تحقیق ہے اور اولیائے کرام جو دالیان عالم ہین اپنے نگینے پر
ساری مخلوقات کو دیکھتے ہین مصرع قدر این می نشناسی تا بخدا بخشی
یہ صفات روحی ہیں روح موجودات سے ہے اسکو فنا نہین مگر ظاہر بین اسکو
بھلا کب سمجھتے ہین قال اللہ تعالیٰ کیفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا
کیونکر صبر کرے گا اس چیز کا جو نہین احاطہ کیا تو نے از روے علم کے قصہ بر
حضرت خواجہ خضر اور حضرت موسی علیہ السلام ملاحظہ کرو اے برادر ہوشیار
ہو جایہ غیب دانی نہین اصطلاح صوفیہ مین اسکو مکاشفہ کہتے ہین کشف
کے معنی کھولنا بمدد الٰہی و بتوجہ مرشد کے ہو اور اللہ تعالے قرآن مجید مین فرماتا
ہے فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآءَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ ۝
پس کھولا ہمنے تجھ سے پردہ تیرا پس آنکھ تیری آج بہت تیز ہے یہ حالت
بعد انتقال اس قالب کی ہوتی ہے فصل چہارم مین گذر چکا موت دو قسم پر ہے
اختیاری و اضطراری بحکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا
یعنے مر جاؤ قبل مرنے کے تو جو لوگ موت اختیاری سے مر گئے ہین اور اُن کے
قلب سے پردہ اُٹھ گیا ہے تو سب کچھ اُنکو سامنے نظر آتا ہو مگر یہ محتاج ہین اللہ
تعالیٰ کی طرف اور بعضے وقت اُن سے خطا بھی ہوتی ہو مجدد صاحب فرماتے
ہین کہ خطاے کشفی در رنگ خطاے اجتہادی ست اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب ہے
وہ کسی کی طرف محتاج نہین اُسکی دید مین کچھ خطا نہین ہے مکتوبات شیخ
عبدالقادر جیلانی و زاد المتقی مولانا کرامت علی صاحب وغیرہ ملاحظہ ہو
غرض پیران طریقت سے طلب دعا کرنا اور ملتجی ہونا اور فاعل حقیقی
اللہ تعالیٰ کو جاننا یہ شرک نہین خیر اور شر دونون کو بالیقین اللہ تعالیٰ کی
طرف سے جاننا شرک نہین والقدرہ وخیرہ من اللہ تعالیٰ یہی ایمان تحقیقی ہے

مولانا روم فرماتے ہین ؎ پس بدی مطلق نباشد در جہان + بد بہ نسبت باشد
این راہم بدان ؛ حافظ شیرازی فرماتے ہین ؎ پیر ما گفت خطا در قلم صنع
نرفت + آفرین بر نظر پاک خطا پوشش باد + فصوص الحکم امام محی الدین ابن
عربی کی ملاحظہ ہو حضرت غلام علی صاحب فرماتے ہین آدمی را باید کہ استمداد
از مقربان حق تعالیٰ باین طور نماید کہ یا حضرت توجہ فرمائید و دعا بکنید کہ حق تعالیٰ
مرا بمراد رساند من روزی میگفتم یا حضرت عبدالقادر جیلانی شیأ للہ حضرت
مرزا مظہر جان جانان اپنے معمولات مظہری مین لکھتے ہین یا حضرت مجدد رضی اللہ
عنک صاحب این مرض را در ضمن تو سپردیم یہ ندای رومی ہے فیہ مولانا روم
رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ؎ انچہ نی میگوید اندر زیروبم + فاش گر گویم جہان برہم زنم

فصل ششم در بیان چراغ وغیرہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و اولیای کرام کی روضے کی اوپر روشن کرنی او مکان بنانے

اے عزیز پر تمیز عبارات بالا سے بخوبی ذہن نشین ہو گیا کہ قرآن مجید نزدیک
قبرون کے تلاوت کرنا جائز ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ
وذریاتہ واہل بیتہ وعترتہ وبارک وسلم اور بطفیل آنحضرت سرور علیہ الصلوۃ
والسلام کے اولیا بحکم خداوند تعالےٰ الا ان اولیاء اللہ
لاخوف علیہم ولا ہم یحزنون کے موت اختیاری سے بحکم نبی صلی اللہ
علیہ وسلم موتوا قبل ان تموتوا کے انتقال اس قالب سے فرماتے ہین
اور حقیقۃً وہ زندہ ہین اور تصرف وامداد اُنکی امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مین دائم وقائم ہے اور طالبین کو ہمیشہ اُن سے فیض ملتا ہے اور بہت
سے فقرا اور زائرین ومریدین ومخلصین دور دور سے استفادہ لینے کو

آتے ہین چونکہ وہ زندہ ہین اور ان سے فیض ملتا ہے اور لوگ حسب مقصد کے لیے
جاتے ہین اپنے مقصد پر کامیاب ہوتے ہین اس لیے بغداد شریف کے لوگ اور کابل
و قندہار و فارس و ہندوستان وغیرہ ملکون کے لوگ واسطے زیارت سند
الاصفیا شاہ احمد تنوری بغدادی عرف میران شاہ صاحب کے اور
آپکی خواہر صاحبہ رضی اللہ عنہا کی جو گنجن پور مین آپ کا آستانہ ہے آتے ہین اور مقیم رہکر
ان بزرگون سے فیض حاصل کرتے ہین ایسا ہی اس اطراف کے لوگ بغداد شریف
وغیرہ مواضع متبرکہ مین زیارت کو جاتے ہین اور دھوپ و شبنم و بارش و اندھیری
وغیرہ سے اذیت پانیکی وجہ سے اور دفع حرج کے لیے مکان بنواتے ہین اور چراغ
جلاتے ہین اور یہ امر بحکم اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِیْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ کے مباح ہے
حضرت امام الطریقت مولانا شاہ غلام علی صاحب فرماتے ہین اگر روزی قبر شریف
حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب رضی اللہ تعالی عنہ کے گیا تھا مین نے عرض کیا
یا حضرت آپ کی توجہ سے حضرت امام ربانی شیخ احمد سہرندی ہو گئے مین بھی امیدوار
عنایات و عطائے حضور کا ہون دیکھتا کیا ہون کہ حضرت خواجہ مزار مبارک سے نکل کے
اور مجھکو توجہ دی اور یہ وقت دوپہر کا تھا دھوپ خوب سخت تھی تھوڑی دیر تک
جلسہ کرکے اُٹھ کھڑا ہوا آج تک مجھکو حسرت ہے کما قال فی در المعارف صفحہ ۵۵
روزی بمزار پر انوار حضرت پیر طریقت ہادی حقیقت فانی فی اللہ خواجہ باقی باللہ
رضی اللہ عنہ عطر اللہ قبرہ و نور اللہ برزخہ حاضر شدم و عرض نمودم کہ از توجہ شما حضرت
شیخ احمد سہرندی امام ربانی مجدد الف ثانی گشتہ اند قدسنا اللہ باسرارہ
السامی این نیز امیدوار عنایت حضورم دیدم کہ حضرت خواجہ از مزار مبارک
بیرون آمدہ اند ہمت توجہ بمن فرمودند وقت استوی بود گرما بشدت جلسہ
خفیفہ نمودم و برخاستم الی الآن مرا حسرت آن عطائے برادر اگر وہان

مکان بنا ہوتا تو آپ کو ہرگز اذیت نہوتی آپ حسرت زدہ ہوکر واپس نہ آتے اسی
دفع حرج کے لیے خانقاہ بنواتے ہین ردالمحتار صفحہ ۱۰۶ جلد اول مین ہی لا یکرہ
البناء اذا کان المیت من المشائخ والعلماء والسادات اور چراغ اسلیے
جلاتے ہین کہ جو لوگ قرآن شریف تلاوت کرینگے اُنکو آسانی ہو تکلیف نہو اندھیرے مین
کیونکر تلاوت کرینگے دوسری وجہ یہ ہی کہ ذاکرین طالبین استفادہ حاصل کرنیکے لیے اولیا
کرام کی قبرون کے پاس شب بیداری کرتے ہین اس دفع حرج کے لیے کہ تکلیف نہو
ولی چھت سے مگر روشنی کیجاتی ہے اور فانوس وغیرہ کا لٹکانا اور قنادیل کا مساجد مین جلانا
یہ کام اول حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہی جب صلوۃ تراویح کے لیے لوگونکو
جمع کیا تھا تو لٹکا دئے گئے قندیل جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اُس طرف گذرے
دعا فرمائی کہ تونے ہماری مسجدون کو جیسا روشن کیا اللہ تعالی تیری قبر کو روشن
کرے اور فقیہ ابو اللیث نے کتاب تنبیہ الغافلین مین لکھا ہی کہ حضرت علی اور حضرت
عثمان رضی اللہ عنہما دونون نے دعا دی حلبی نے نقل کیا ہی کہ جب تمیم
داری نے مسجد نبوی کے ستون مین قندیل لگائی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے دعا دی اللہ تعالی تجھکو نورانی کرے جیسا کہ تونے ہماری مسجد کو نورانی
کیا حلبی نے نقل کیا ہے کہ ایک عالم سے بادشاہ مامون نے حکم چاہا کہ تم حکم دو کہ ہمارے
ملک کی مسجدون مین بہت چراغ روشن ہوا کرین وہ عالم لکھتے ہین کہ میرے
دل مین کچھ شک پیدا ہوا روشنی کثیر کیواسطے کیونکر لکھون تب مجھکو خواب
مین بشارت ہوئی کہ روشنی کثیر کیواسطے لکھدے کہ اسمین دل لگے گا تہجد
گذارون کا اور مسجدین خانۂ خدا ہین پس خانہ خدا سے وحشت اندھیرے
کی دفع ہو جاویگی پس مین نے بیدار ہو کر حکم نامہ لکھدیا ہمارا مطلب اس
نقل سے یہ ہی کہ جس طرح روشنی کثیر سے مساجد کی وحشت و ظلمت دور ہوتی ہی

اسی طرح تہجد گذارون و نمازیون و ذاکرین باصفا و عاشقان خدا کو اور تمام سی
لوگ جو قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہین اُن کو بھی سرور حاصل ہوتا ہے
اور ظلمت وحشت اُنکی بھی دور ہوتی ہے نزدیک قبر کے چراغ و فانوس جلانی
سے اور مجھکو تعجب آتا ہے کہ منکرین جب مدینہ منورہ تشریف فرما ہوتی ہین
اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منورہ کے گرد جھاڑ اور فانوس
اور قندیل اور غلاف عطر سے بسا ہوا اور ایسے ایسے فانوس جو کسی کو میسر
نہون جو لاکھون روپیہ اور منون سونا چاندی خرچ کرنے سے بھی نصیب
نہون اور تلاوت قرآن شریف اور تقسیم شیرینی و فاتحہ خوانی و مولد خوانی
وغیرہ کو دیکھتے ہین اور گنبد و خامیانہ سنہری معاینہ کرتے ہین تو معلوم
نہین کہ آنکھین بند کر لیتے ہون گے یا زیارت سے بسبب غیظ و غصہ کے محروم
آتے ہین کیونکہ وہان تو کسی کی کچھ چلتی نہین زید و خالد کی دال گلتی نہین
اگر اُف کرین تو گردن پر تلوار چلے اگر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے روضۂ پر انوار سے اور ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ
مطہر سے محروم آئین تو یہان بھی وارث رسول اللہ اولیای کرام کے روضے ہین
ایسا ہی جمیع صحابۂ کرام کے روضۂ نورانی اور بغداد شریف مین حضرت محی الدین
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اور اجمیر شریف مین نائب رسول اللہ سلطان
البر والبحر خواجہ معین الدین چشتی رضی اللہ عنہ اور دہلی مین خواجہ قطب الدین
بختیار کاکی و سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہما اور حضرت
فانی فی اللہ خواجہ باقی باللہؒ اور حضرت نصیر الحق چراغ دہلی اور حضرت خواجہ
حبیب اللہ مرزا مظہر جان جاناںؒ اور امام الطریقت شاہ غلام علی صاحب
اور حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب و مولانا شاہ ولی اللہ صاحب

ومولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رضی اللہ عنہم اور بخارا مین حضرت خواجہ بہاؤ الدین
محمد نقشبند رضی اللہ عنہ وغیرہ اور سہرند مین حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سہرندی
وغیرہ اور پیران کلیر مین حضرت علاء الدین صابر اور گنگوہ مین حضرت خواجہ
عبدالقدوس گنگوہی وغیرہ اور رامپور مین حضرت خواجہ ابوالمعالی اور دیوبند مین
حضرت شاہ ولایت صاحب اور پانی پت مین حضرت خواجہ شمس الدین
وغیرہ ایسا ہی کل ہندوستان مین کرو رہا اولیاء کرام وغیرہ اور روم اور
شام اور ممالک شرقیہ وممالک غربیہ وممالک شمالیہ وممالک جنوبیہ مین جو اولیاء
کرام کے روضۂ پر فیض مین گنبد وقنادیل وفانوس وعرس وغیرہ دیکھکر مصیبت
زدہ ہو کر واپس آدین تو کیا مضائقہ حضور نبوت سے بھی محروم آئے یہان بھی
محروم رہے اور چاندنی مزارات پر اسواسطے لگاتے ہین کہ کبوتر دچمگوڈر
وغیرہ کے بیخال سے روضۂ منور نجس ہو اس دفع حرج کے لیے چاندنی
لگاتے ہین دوسرا سبب یہ ہو کہ بڑے بڑے اہل اولیاء اللہ واسطے استفادہ
حاصل کرنے کے آتے ہین اور ذاکرین ذکر کرتے ہین اور جاے ذکر کی بحکم نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیچہ بہشت ہی **حدیث** اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ
فَارْتَعُوْا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ مشکوۃ مصابیح
کی یہ حدیث ہے شمس العارفین ملاحظہ فرماؤ ترجمہ جب گذرو تم بہشت کے باغون
مین پس میوہ خوری کرو انھون نے کہا کیا ہین باغ بہشت کے یا رسول خدا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کے حلقے چونکہ یہ باغچہ بہشت ہو اور قرآن
مجید کی اسمین تلاوت کرتے ہین بسبب عظمت قرآن شریف اور نام الٰہی وکلام
الٰہی کے افضل و بزرگ جانکر سیجان لٹکاتے ہین اور خوشبو سے بساتے ہین
اور روشنی کثیر کرتے ہین زید جو کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے روضۂ منورہ مقدسہ پر اور اصحاب کرام اور ازواج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے روضون پر اور ایسا ہی اولیا کرام کے روضہ پر چاندنی وسائبان
نہ لگانا چاہیے بلکہ لازم کہ واکرین کے اوپر چاندنی لگائی جاوے چونکہ اولیائے
کرام موت اختیاری سے زندہ ہین اور صرف انتقال مکان فرماتے ہین یعنی
مکان دنیا سے طرف مکان دار الخیر کے جاتی ہین جسم شریف ویسا ہی ہے
اور طالب اُن سے اعانت و امداد لیتے ہین بسبب تعظیم و توقیر مرشد کے
روضہ کے اوپر چاندنی لگاتے ہین طالبین چونکہ مریدین خود عاجز ہو کر بیٹھتے ہین آپ اب
مرشد مبدا و معاد مجدد صاحب رضی اللہ عنہ مین اور شمس العارفین فقیر مین ملاحظہ
فرماوٓ۔ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ اَحَبَّکَ آمین بحق رحمۃ للعلمین

فصل ہفتم در بیان فاتحہ و تقسیم شیرینی وغیرہ

اے عزیز عبادت دو قسم پر ہے عبادت بدنی اور عبادت مالی عبادت
بدنی اسکو کہتے ہین جو بدن سے تعلق رکھے اور ہاتھ پاؤن سے ہووے
جیسے قرآن شریف کی تلاوت کرنی اور نماز اور حج وغیرہ اور عبادت مالی
اسکو کہتے ہین جو مال سے ہو اور اسکو بدن سے کوئی تعلق نہین جیسے روپیہ
پیسہ گوشت روٹی میٹھائی وغیرہ راہ خدا مین للہ خرچ کرنا اہل سنت وجماعت
فرماتی ہین ان دونون عبادت کا ثواب اگر کسی کو بخشے تو پہونچتا ہے
صاحب ہدایہ فرماتی ہین اِنَّ الْاِنْسَانَ لَہٗ اَنْ یَّجْعَلَ ثَوَابَ عَمَلِہٖ لِغَیْرِہٖ صَلٰوۃً
اَوْصَوْمًا اَوْصَدَقَۃً اَوْغَیْرَھَا عِنْدَ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ ترجمہ صاحب
ہدایہ فرماتی ہین کہ اہل سنت وجماعت کے یہان جائز ہے کہ انسان اپنے روزہ
و نماز و صدقہ وغیرہ کا ثواب مردے کو بخشدے اور شرح عقائد نسفی مین ہے

وَفِیْ دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ صَدَقَۃٌ لَّهُمْ عَنْهُمْ وَنَفْعٌ لَّهُمْ خِلَافًا لِلْمُعْتَزِلَۃِ

ترجمہ زندون کا مردون کے لیے دعا کرنا صدقہ ہے اور انکو نفع پہونچتا ہے لیکن معتزلہ اسکے خلاف ہین فقط اسلئے بادر اجل کے غیر مقلدین اور دیوبندی وہابی معتزلہ ہی کے پیرو ہین اور انھین کے چیلے ہین اور حدیثین بھی اس بارے مین بہت وارد ہوئی ہین مولانا قاضی ثناء اللہ تذکرۃ الموتی مین بعد ذکر احادیث ایصال ثواب کے فرماتے ہین لہذا جمہور فقہا حکم کردہ اند کہ ثواب ہر عبادت بمیت می رسد شرح فقہ اکبر مین ملا علی قاری نے لکھا ہے

فذھب ابو حنیفۃ واحمد وجمھور السلف الی وصولہا

اسلیے جب دونون عبادت کا ثواب میت کو پہونچتا ہے تب کھانا پکا کر یا شیرینی لاکر اہل اسلام درود شریف و الحمد للہ الخ پڑھکر تقسیم فقرا کو کرین تو اسمین کیا خرابی ہے اور کل اولیاء کرام اسکو فاتحہ بولتے ہین حالانکہ نام فاتحہ سورہ الحمد کا ہے چونکہ اسوقت الحمد پڑھتے ہین اسکا نام فاتحہ رکھا ہے اور الحمد شریف کی بہت بڑی فضیلت ہے تفسیر عزیزی مین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب فرماتے ہین اگر سورۂ فاتحہ کو ایک ترازو مین رکھین اور تمام قرآن شریف دوسرے پلہ مین تو فاتحہ یعنے الحمد غالب آویگی سات حصہ اور تفسیر روح البیان مین ہے جس نے پڑھی الحمد اسکو اللہ تعالی ثواب کل قرآن پڑھنے کا دیگا اور گویا اس نے صدقہ کیا کل مومنین اور مومنات پر الخ بلاد اسلام مین جب کوئی ایصال ثواب کرنا چاہتا ہے تو کھانا وغیرہ پکا کر جو عبادت مالی ہے لاتا ہے اور سورۂ فاتحہ جو عبادت بدنی ہے پڑھتا ہے اور پانچ آیہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہین اسلیے اسکا نام فاتحہ رکھا گیا تسمیۃ الکل باسم الجزء منکرین نے نام فاتحہ کا سمی فاتحہ رکھا ہے اور اپنی درگاہ مین لانیکا نام سنت مطلوبہ

فاتحہ مقصودہ رکھا ہے عیاذاً باللہ سبحانہ عن ھذہ البلاء العظیم
ماحبان بصیرت سے امید ہے کہ بغور ملاحظہ فرمادینگے فاتحہ مین کونسا مانع شرعی
ور فطور شوکت اسلام ہے درود و الحمد جو پڑھے گئے عبادت بدنی ہے شیرینی کھانا
غیرہ عبادت مالی ہے اور فقہ و عقائد مین ثابت ہو چکا ہے کہ دونون عبادتون کا
ثواب میت کو پہونچتا ہے زید جو کہتا ہے کہ عبادت بدنی و عبادت مالی دونون کو
جمع کرنا آپ قرآن و حدیث و فقہ سے دکھلائے یہ اسکی تبحر علمی و خوش فہمی کی
دلیل ہے مثلاً گوشت گائے اور بکری کا کھانا تو قرآن سے ثابت ہے ایسا ہی گھی کھانا
بھی ثابت ہے اب اگر کوئی ناقص العقل سوال کرے گوشت کو گھی سے
ملا کر کھانا حدیث و قرآن و فقہ سے دکھلاؤ جب ہم مجموعہ کو کھانا درست
مانینگے بھلا ایسے مالیخولیا کا جواب کون دیگا زمرۂ عاقل کے قابل مضحکہ
بنیگے بمضمون قرآن شریف ایسے جاہل سے خاموشی بہتر اور یہی اچھا ہے
کما قال اللہ تعالیٰ و اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما
منکر کہ بقرآن و خبر زو نرہی + آنست جوابش کہ جوابش ندہی + اور جب حدیث
مین جمع عبادتین کی نہی نہین آئی تو اصل حکم قاعدۂ شرعی کے مطابق اباحت ہے
حضرت علیؓ ایکدن نماز پڑھاتے تھے ایک سائل مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین
آیا اور سوال کیا کسی نے کچھ ندیا سائل نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہا یا اللہ
تو گواہ ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد مین سوال کیا کسی نے کچھ ندیا
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جس انگلی مین انگشتری تھی اُس انگلی کی طرف اشارہ
کیا حالانکہ آپ رکوع مین تھے سائل نے انگلی شہادت سے انگشتری
لے لی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم نہین کیا تھا کہ بوقت نماز کے
جو کہ عبادت بدنی ہے صدقہ دینا یعنے جو کہ عبادت مالی ہے اسکے ساتھ جمع کریں لیکن

آپ نے نیک کام کیا اس سبب سے فلاح دارین پائی اور اُنکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَہُمْ رَاکِعُوْنَ ہ تفسیر کبیر و معالم التنزیل ملاحظہ فرماؤ اور مخالف کہتا ہے کہ فاتحہ سے تشبہ ساتھ ہنود کے لازم آتا ہے ہندو لوگ بھی بت کے سامنے کالی کے گھر مین مٹھائی لیکر جاتے ہین اور حدیث مین آیا ہو مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَہُوَ مِنْہُمْ اقول تشبہ مصدر ہے ماخذ اس کا لفظ شبہ بالکسر معنی مانند کے ہے پس معنی تشبہ کے مانند کسی کے ہوجانا جب تشبہ کے معنی معلوم ہوگئے تو فاتحہ دینے والا کونسا فعل مانند ہنود کے کرتا ہے مثلاً ہم قرآن شریف خیر کے سامنے رکھکر جو عبادت مالی اور بدنی ہی کرتے ہین اور سورۂ فاتحہ کہ جس مین امداد و استعانت خاص ذات پاک ہی سے ہے طلب کرتے ہین اور اُسکی حمد کرتے ہین وہ مالک دو جہان ہو اُسی سے ہدایت طلب کرتے ہین اور کلمہ لا الہ الا اللہ جو کفر شکن ہے پڑھتے ہین اور ہنود اپنے پنڈت سے کلمات کفر کے بکواتے ہین اور بت سے مدد طلب کرتے ہین تو بھلا اُن سے کیسے مشابہت ہوئی بلکہ مخالفت ہوئی یعنے ہم وہ کام کرتے ہین جو مخالف کفار ہو اور کافر وہ کام کرتے ہین جو مخالف اسلام ہے مثلاً مغرب و صبح کے وقت وہ ناقوس بجاتے ہین اور ہم اذان دیتے ہین وہ کلمات کفر بکتے ہین وہ پوجا کرتے ہین ہم اپنے معبود کی عبادت کرتے ہین حالانکہ ایک ہی وقت ہو مگر کچھ تشبہ نہین دیکھو جب ہم مکہ شریف مین جاتے ہین آب زمزم لاتے ہین ہنود جب گیا جاتے ہین آب جمنا لاتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایکدن یہود نے آکر عرض کیا کہ روز عاشورا مین ہم لوگ روزہ رکھتے ہین کیونکہ وہ دن غرق فرعون و نجات حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کا ہو آپ نے

فرمایا اَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰی مِنْکُمْ فَصَامَ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِیَامِہٖ یعنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین مستحق زیادہ ہون موسی علیہ السلام کا تم سے پس روزہ رکھا آپ نے اور حکم دیا لوگون کو آنام بیہقی نے نقل کیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ یہود و نصاری روز عاشورا کے روزہ رکھتے ہین تب آپنے فرمایا ہم زیادہ حقدار ان لوگون سے ہین پس اگر سال آئندہ تک باقی رہون تو ایکدن اول عاشورا سے اور ایکدن بعد عاشورا کے روزہ رکھون گا آپ ملاحظہ فرمائیے اول و آخر دو دن ملانے سے کیا تشبہ ہوا ایسا ہی ہندو بھی اگرچہ میٹھائی سامنے رکھتے ہین اور ہم بھی رکھتے ہین لیکن وہ کلمات کفر لیتے ہین استعانت غیر اللہ سے طلب کرتے ہین ہم آیہ قرآن کی تلاوت کرتے ہین اسکی توحید لا شریک لہ کی گواہی دیتے ہین پس تشبہ نرہا اور کفار سے ہر بات مین تشبہ مراد نہین ہے صاحب بحر الرائق فرماتے ہین کما قال فانا ناکل ونشرب کما یفعلون ہ یعنے اسلیے کہ ہم بھی کھاتے ہین اور پیتے ہین جس طرح کہ وہ کھاتے پیتے ہین اور در مختار مین ہے اگر ارادہ کرے آدمی اُنکے ساتھ مشابہت کا جس چیز مین کہ مشابہت کرتا ہے اور وہ شرع مین مذموم بھی ہو تو اُس وقت تشبہ مکروہ ہے کما قال ان قصد فان التشبہ بہم لا یکرہ فی کل شئ الخ اور زید جو کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا سامنے رکھکر کبھی کچھ پڑھا نہین یہ بات غلط و افترا ہے کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے سامنے دعا پڑھی ہے تاکہ آپ واسطے برکت و حاجت کی دعا پڑھتے تھے تاکہ طعام قلیل سے بہت لوگ آسودہ ہو جاوین جب مطلقاً دعا پڑھنی ثابت ہے تو جس مقصد کے لیے پڑھی جاویگی جائز ہوگی مثلاً قرآن شریف کا جب تلاوت کرنا ثابت ہے بوقت جان کندنی کی

اور یہ واسطے تخفیف سکرات کی تلاوت کرتے ہین اور بعض وقت واسطے نورانیت
قلب کی تلاوت کرتے ہین جب تلاوت کرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ثابت ہی تو جو کوئی جس مطلب کیواسطے تلاوت کرے گا جائز ہوگا حدیث
ام سلیم رضی اللہ عنہا جو مشکوۃ شریف مین بروایت مسلم و بخاری موجود ہی
کہ حضرت کی گرسنگی کا حال معلوم کر کے اُس نے چند روٹیان جو کی پکا کر دوپٹہ
کے پلہ مین باندھین قصہ طویل ہی آخر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن روٹیونکو
توڑوا یا ملیدہ کی طرح جو کچھ گھی برتن مین لگا تھا ٹپکا یا پھر حضرت نے کچھ
الفاظ دعا کی قسم سے پڑھے پھر دس دس آدمیونکو بلا کر کھلانا شروع کیا
اسّی آدمی کو پیٹ بھر کر کھلا دیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر کے
آدمیون کو پیٹ بھر کر کھلایا پھر بھی بچ رہا ازان جملہ حدیث بروایت مسلم
و بخاری انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہین میری والدہ نے ایک بادیہ مین کھانا
کھجور اور گھی اور دہی کا مرکب بنایا ہوا بھیجا آپنے اُسپر پڑھا جو کچھ اللہ تعالیٰ
کو منظور تھا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس دس آدمیونکو بلاتے گئے
قریب تین سو آدمیون کے آسودہ ہو کر کھا گئے فرمایا اُٹھا اے انس اپنا بادیہ جو
بادیہ اُٹھایا تو حیرت مین رہگیا کھانا آگے سے بھی زائد موجود ہی ازان جملہ
حدیث غزوہ تبوک کی مشکوۃ مین بروایت مسلم مذکور ہی جب لوگ گرسنہ
ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دعا کرانی چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سے تب آپنے فرمایا دستر خوان بچھواؤ اور لے آؤ جو کچھ جس کسی کے
پاس کھانا بچا ہوا ہو تب کسی نے مٹھی جو کی کسی نے مٹھی کھجور کی کسی نے
ٹکڑا روٹی کا جو کچھ بچا ہوا تھا لا کر حاضر کیا بہت تھوڑا ذخیرہ جمع ہوا پھر آپنے
اُس پر دعا فرمائی اور فرمایا بھر لو اپنے برتنون کو جس قدر لشکر تھا سب نے بھرے اپنے تمام برتن

بھر پیے اور خوب کھایا اور پھر بھی کھانا بچ رہا شار حین لکھتے ہین کہ اُسوقت لشکر مین لاکھ آدمی موجود تھے پس معلوم ہوا کہ لاکھ آدمی اسبات پر گواہ ہوے کہ کھانا سامنے رکھکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا مانگی ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مقصود تھا اللہ تعالیٰ سے طلب کیا اور صاحب فاتحہ کو جو مقصود ہوتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے حدیث سے ثابت ہوا کہ کھانا سامنے رکھکرے دعا مانگنا جائز ہے اور دعا کے معنی شرع مین السوال من اللہ کے لکھے ہین مولانا حاجی امداد اللہ صاحب ضیاء القلوب کے صفحہ ۹ مین فرماتے ہین بعد ازان ختم وفاتحہ بارواح مشائخ طریقہ الخ الیضاً ضیاء القلوب صفحہ ۵۵ معوذتین وکلمہ تمجید خواندہ استعانت واستمداد از ارواح مشائخ طریقت الخ الیضاً صفحہ ۹۹ فاتحہ بارواح ہادی عالم صلی اللہ علیہ وسلم ومشائخ طریقت خورد نخوانند از روحانیت ایشان درباب حصول استعانت واستمداد نماید الخ جناب مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مین فرماتے ہین پس دہ مرتبہ درود خوانند ختم تمام کنند وبر قدرے شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت عموماً بخوانند وحاجت از خدا تعالیٰ سوال نمایند الخ زبدۃ النصائح مین مولانا برہان الدین صاحبؒ صفحہ ۵۶ مین فرماتے ہین ہمین ست مضمون فاتحہ مرسومہ پس ثواب درود والحمد وقل ہو اللہ ہم ثواب بذل طعام مند در بروح آنجناب خواہد رسید اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۶ استفتائے مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ مین ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا تھا کسی کے نام کا مرغا یا بکری ذبح کیجائے درست ہے یا نہین اور ملیدہ یا شیر برنج وغیرہ پر نیاز اولیاء اللہ درست ہے یا نہین جواب مین فرمایا بکری ومرغا وغیرہ حرام ہے طعام ملیدہ وغیرہ درست ہے کما قال اگر ملیدہ یا شیر برنج بنا بر فاتحہ بزرگی

بقصد ایصال ثواب بروح ایشان پزند و بخورانند مضائقہ نیست و طعام نذر اللہ اغنیارا خوردن حلال نیست واگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شد پس اغنیار را ہم خوردن جائز است انتہیٰ دار المعارف کے مولانا شاہ غلام علی صاحبؒ صفحہ ۲ مین فرماتے ہین ایک شخص مرید ہونے کے لیے حضور کے پاس آیا آپ نے فرمایا تو در کدام طریقہ ارادۂ بیعت داری آن شخص عرض نمود کہ خاندان قادریہ حضرت ایشان فاتحہ بارواح غوث الاعظم و جمیع اولیاے سلسلۂ قادریہ خواندند ایضاً صفحہ ۷۰ بعد ازان شیرینی طلبیدند و مولوی بشیر صاحب را اجازت طریقہ دادند و خرقہ و کلاہ مبارک خود پوشانیدند و فاتحہ بارواح بزرگان طریقہ عالیہ نقشبندیہ خواندہ استمداد از پیران خواستند و بسیار دعا در حق ایشان نمودند ایضاً حضرت ایشان فرمودند کہ امروز مرا از غیب ہمین گفت کہ زود نیاز حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ باید کرد پس شیرینی طلبیدہ نیاز نمودند انتہیٰ حضرت سید احمد صاحب مرشد مولانا کرامت علی صاحب صراط مستقیم مین فرماتے ہین اول طالب را باید کہ با وضو دو زانو بطور نماز بنشیند و فاتحہ بنام اکابر طریقہ یعنے حضرت خواجہ معین الدین چشتی و خواجہ قطب الدین بختیار کاکی وغیرہما خواندہ التجا بجناب ایزد پاک بتوسط این بزرگان نماید انتہیٰ دار المعارف صفحہ ۱۲ اکر طریقۂ توجہ حضرت علیۂ نقشبندیۂ مجددیہ مظہریہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کہ بما رسیدہ است او بیاران خود میکنم برین نہج اول فاتحہ برارواح طیبہ حضرت امام الاولیاء سند الاصفیا سید الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم و حضرات پیران کبار فلان فلان خواندہ دعا و تضرع از جناب الٰہی نمودہ استمداد از پیران خواستہ متوجہ بطرف قلب طالب میشوم ایضاً صفحہ ۱۰۲ ایک شخص مرید ہونے آیا آپ نے سوال کہ در کدام طریقہ

شیرینی، ارادۂ بیعت داری آن شخص عرض نمود کہ در طریقۂ قادریہ حلقۂ بندگی
در گردن اخلاص انداختہ بیعت خواہم نمود ایشان شیرینی طلبیدہ بروح
پرفتوح سید الاولین والآخرین علیہ افضل صلوۃ المصلین و ازکی سلام
المسلمین و بروح طیبۂ حضرت غوث اعظم سید محی الدین عبد القادر جیلانی
رضی اللہ عنہ و بارواح پیران ایشان تا بہ آن سرور علیہ صلوۃ الملک
الاکبر نام بنام و متوسلان طریقۂ ایشان تا بہ حضرت مولانا قبلتنا و ہادینا منبع
رحمان حضرت مرزا مظہر جان جانان رضی اللہ عنہم اجمعین خواندند الخ
حضرت مولانا شیخ عبد اللہ صاحب گجراتی وصیت نامہ مین لکھتے ہین تخصیصات
اور وضائع تراکیب ماکولات و تعینات در مفردات لفاتحہ و نیاز اسمائے
بزرگان از رسوم صالحہ است انتہیٰ اور جامع الاوراد مین ہے اگر بر طعام
فاتحہ کردہ بفقرا دہد البتہ ثواب میرسد الخ ایضا صفحہ ۱۲۲ حضرت ایشان فرمودند
کہ ہر روز در خلوتے رفتہ دوگانہ ادا نماید و فاتحہ بزرگے خواندہ متوجہ بروح
آن بزرگ بنشیند الخ فاتحہ دینے کی ترکیب یہ ہے کہ اول مکان طاہر لباس
طاہر باوضو مٹھائی وغیرہ لاکر سامنے رکھکر اول الحمد و قل ہو اللہ و پانچ آیت
فتح تلاوت کرے اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے نام بنام الگ الگ
اہل و عیال غرض کرے لیکن اول حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا الگ کرے بعدہ
سب کے نام پر الگ الگ ثواب رسانی کرے چنانچہ امام الطریقہ شاہ غلام علی
مکتوب در المعارف صفحہ ۱۰۲ مین فرماتے ہین اور یون فاتحہ تحریر درج بروح پرفتوح
سید الاولین و الآخرین علیہ افضل صلوۃ المصلین و ازکی سلام المسلمین و بروح
حضرت غوث اعظم سید میر محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ و بارواح ایشان
تا آن سرور علیہ الصلوۃ والسلام نام بنام و متوسلان طریقۂ ایشان تا بحضرت

مرزا مظہر رضی اللہ عنہ کرتے تھے ایسا ہی اگر کسی کو پیران نقشبندیہ کی روح پر فاتحہ
دینا منظور ہو تو رسول اللہ سے تا آخر شجرہ کے دیوے یا جس کو منظور ہو کر اپنے باپ
یا دادا کے لیے ثواب رسانی کرے تو اول حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا الگ
کرکے پھر باپ کی روح پر بعدہ دادا کی روح پر بخشدے چنانچہ مجدد صاحب رضی اللہ
عنہ مکتوبات کی جلد ثالث میں فرماتے ہین باید کہ ہر گاہ صدقہ بمیت نیت کند اول
باید کہ بنیت آن سرور علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام ہدیہ جدا سازند بعد ازان تصدق
کنند کہ حقوق آن سرور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام فوق حقوق دیگر است
ونیز برین تقدیر احتمال قبول صدقہ است بطفیل آن سرور علیہ الصلوٰۃ
والسلام والتحیات طرفہ یہ ہے کہ غریب ننگے بھوکے خاک مین لوٹا کرین اور مرے غار
تنگ مین تڑپا کرین اور مفتی صاحب ہادہ اللہ تعالیٰ فی الدین والدنیا بند کرنے امداد
موتی مین کوشش کر رہے ہین جناب مولانا اسمٰعیل صاحب کا تب
صراط مستقیم لکھتے ہین پس پندارند کہ نفع رسانیدن باموات باطعام وفاتحہ
خوانی خوب نیست چہ این معنی بہتر وافضل است آورہ مولانا شاہ عبدالعزیز
صاحب سوالات عشرہ مین فرماتے ہین دسوین محرم مین جو نیاز امام حسنین
رضی اللہ عنہما کی دیجاتی ہے طعامیکہ ثواب آن بنام امامین نمایند وبران فاتحہ
وقل ودرود خوانند تبرک میشود الخ فتاوی عزیزیہ مین مولانا شاہ عبدالعزیز
صاحب فرماتے ہین کہ زیارت وتبرک قبور صالحین وامداد ایشان بابداے
ثواب تلاوت قرآن ودعاہاے وتقسیم طعام وشیرینی امر مستحسن وخوب است
باجماع علماء الخ عبارت فتوی عزیزیہ سے خوب معلوم ہوا کہ نزدیک قبر
کے شیرینی لیجانا ایصال ثواب کے لیے اور تبرک لانا عمدہ ہے حضرت مجدد صاحب
رضی اللہ عنہ مکتوبات مین اپنے فرزند حضرت مولانا محمد صادق علیہ الرحمۃ کو لکھتے ہین

کے انتقال کے بعد تحریر کرتے ہین فرزند مرحوم خواجہ محمد صادق بجوار رحمت حق پیوستند خود را فدائے عموم خلائق ساختند انا للہ وانا الیہ راجعون ۰ قوت ایشان بہ بیکسان و با محسوس گشت و مردم شہر در واقعات دیدند کہ میان محمد صادق می فرمایند کہ این بلیہ را من برخود گرفتم و دور وزاست کہ در شہر تسکین است مردم آن قدر بر قبر ایشان غلوہ دارند روزانہ فاتحہ خواندن میسر می گردد زمانیکہ شفا یابند نیاز ہا آرند انتہٰی اے برادر قبروں انبیاء علیہم السلام و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ایسا ہی اولیاء کرام کے روضہ کے پاس جو نذر نیاز لیجاتے ہین صرف اس مقصود کے لیے کہ یہ لوگ واصلان حق ہین اور زندہ ہین اور اللہ کے پیارے ہین یہ لوگ ہماری سفارش کرین گے انکی سفارش کرنے سے ہمارے کام بخوبی انجام کو پہونچینگے اور درگاہ مین جو زائرین خادم فقراء بھوکے پیاسے رہتے ہین اور زائرین دور دور سے آتے ہین وہ لوگ اسکو کھاکر ذکر الٰہی مین بفراغت مشغول ہون اسمین کیا مضائقہ ہے بلکہ مستحسن ہے باجماع علماے دین رضی اللہ عنہم ہان اگر کوئی اولیاء کرام کو خدا جانے اور یون گمان کرے کہ ہمارے جو مقاصد ہین انھین سے حاصل ہوتے ہین اللہ کو غیر خیال کرے تو کفر ہے اگر یہ گمان کرے کہ اُن سے سوال کرتا ہون آپ درگاہ حق سے دلائینگے کچھ مضائقہ نہین جیسا کہ بھوک کے وقت کسی سے کھانا طلب کرتے ہین حالانکہ رزق کا مالک اللہ تعالےٰ ہے لقولہ تعالےٰ ﴿وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا﴾ ترجمہ اور ہر ایک زمین پر چلنے والے کا رزق اللہ پر ہے دوسرے کے ذمہ پر نہین ہے باوجود اس کے لوگون سے یا ناتوانی سے کھانا طلب کرنا منع نہین ایسے ہی تصدیق دلی اللہ

صاحب کو رکھنا اور انکو وسیلہ خیال کرنا چاہیے وگرنہ کفر و شرک مین مبتلا ہو گا اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ والسلام

فصل ہشتم در بیان عرس محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم و پیران طریقت

اے برادر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس کرنا اور ایسا ہی ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اولاد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و اولیاے امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عرس کرنا منع نہین ہے سلف سے خلف تک امام الطریقت مجتہد طریقت قبر شریف پر حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ کے ہر سال عرس کرتے چلے آئے ہین کسی نے انگشت نمائی نہ کی چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب و مولانا شاہ رفیع الدین صاحب کے دو فتوے شمس العارفین مین مع توضیح کے نقل کر دیے گئے ہین جسکو شبہہ ہو فتاوی عزیزیہ اور سولات عشرہ اور زبدۃ النصائح و مجمع الفتاوی ملاحظہ کر لیوے باقی بعض بزرگون نے جو منع کیا ہے بوجہ اسباب کے کہ جاہلون سے کتب تصوف کے خلاف بہت سی کام عرس مین ہونے لگے تھے مثلاً طائفہ داروں یعنی رنڈیون اور نقالون اور بھڑوون کو لانا اور ڈھول بجانا اور مثل اسکے ممنوعات شرعیہ کرنا جو شرعاً حرام ہین باقی روز وفات ہر سال نزدیک کے مجتمع ہونا وختم قرآن و فاتحہ اور پر شیرینی کے دینا واسطے ایصال ثواب کے اور لوگون مین تقسیم کرنا یہ مستحسنات مین سے ہے شمس العارفین و در المعارف و اذکار احمدیہ وغیرہ ملاحظہ فرماؤ زبدۃ النصائح کے صفحہ ۴۴ مین مولانا عبدالحلیم صاحب پنجابی نے حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی سے سوال کیا تھا جو تم ہر سال اپنے باپ کا عرس کرتے ہو

آیا عرس کو تم نے فرض سمجھ رکھا ہے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ
انکے جواب مین لکھتے ہین آین طعن مبنی ست بر جہل احوال مطعون علیہ زیرا کہ
غیر از فرائض شرعیہ مقررہ ہیچ کس فرض نمیداند زیارت و تبرک بقبور صالحین
و امداد ایشان باہداء ثواب و تلاوت قرآن و دعاے خیر و تقسیم طعام
و شیرینی امر مستحسن و خوب است باجماع علما تعین روز وفات برای عرس
آنست کہ آن روز مذکر انتقال ایشان مے باشد از دار العمل بدار الثواب
حالا اگر ہر روز این عمل واقع شود موجب فلاح و نجات است خلف را لازم
کہ سلف خود را باین نوع بر و احسان نمایند انتہی اور روز عرس قبر کے پاس حاضر
نہو سکے تو اپنے مکان مین کھانا وغیرہ پکا کر فاتحہ دے اور لوگون کو کھلاے یہ طریقہ
پیران طریقت ہی جیسا کہ حضرت امام الطریقت مولانا شاہ غلام علی شاہ صاحب
در المعارف مین فرماتے ہین ہشت دہم رمضان حضرت ایشان فرمودند کہ
امروز وفات شریف حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا و حضرت شیخ الشیخ مولانا محمد عابد
رضی اللہ عنہ است و حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ درین روز مجروح شدہ
اند بعد از ان بجہت فاتحہ ایشان امر بطعام پختن فرمودند ایضاً کاتب در
معارف مولانا رؤف احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین روز دوشنبہ تاریخ ہشت
ہم شہر ربیع الآخر سنہ ۱۲۳۱ھ در مجلس شریف حاضر شدم دران روز عرس
حضرت محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء بود من از حضرت ایشان مرخص شدہ
زیارت مزار پر انوار حضرت نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ رفتم تمام روز آنجا
ماندم بوقت شام در حضور آمدم چون در حضور والا حاضر شدم حضرت ایشان
شاد فرمودند ہر کہ فاتحہ بنام نبی از انبیاء عظام و یا ولی از اولیاء کرام خواند
ہم بطرف آن نبی و ولی شدہ نشنید از فیض شان البتہ بہرہ ور گردد ایضاً

صفحہ ۹۰ حضرت ایشان فرمودند کہ من ہم تا قوت در پا بود و توانائی در اعضا پیادہ
در مجلس عرس قبلۂ عالم خواجہ محمد زبیر رضی اللہ عنہ حاضر میشدم و مشاہدہ نمودم
اب فقیر اس مقام پر اثبات عرس کیلئے ایک فتوی حضرت خاتم المحدثین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب و مولانا
شاہ رفیع الدین رضی اللہ عنہما کا نقل کرتا ہے در فتوی عزیزی در سوالات عشرہ
در جواب سائل کہ سوال از جواز تقرر و تعیین روز بعد سال بنابر رفتن بزیارت
بزرگان نمودہ می نویسند کہ رفتن بر قبور بعد سال یکروز معین کردہ سہ صورت
است اول آنکہ یکروز معین نمودہ یک شخص یا دو شخص بغیر ہیات اجتماعیہ مردم کثیر
بر قبور محض بنابر زیارت و استغفار روند این قدر از روی روایات صحیحہ ثابت بلکہ بست
در تفسیر در منثور نقل نمودہ کہ ہر سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بر مقابر میرفتند و دعای
مغفرت اہل قبور مینمودند این قدر ثابت ست و مستحب دوم بہیئت اجتماعیہ مردم کثیر
جمع شوند و ختم کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی و طعام نمودہ تقسیم در میان حاضران
نمایند این قسم معمول زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و خلفای راشدین نبودہ
اگر کسی این طور بکند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فائدہ احیاء
و اموات را حاصل میشود سوم طور جمع شدن بر قبور این است کہ مردمان
یکروز معین نمودہ لباسہای نفیس و فاخرہ پوشیدہ و مثل عید شادمان
شدہ بر قبہ ہا جمع شوند و رقص و سماع با مزامیر و دیگر بدعات ممنوعہ مثل سجود
برای قبور و طواف گرد ان قبور می نمایند این قسم حرام بلکہ بحد کفر میرسد
و ہمین محل این ہر دو حدیث است ولا تجعلوا قبری عیدا ولا تجعلوا
قبری وثنا چنانچہ در مشکوٰۃ موجود است انتہی و نیز مولانا شاہ عبد العزیز
صاحب در جواب سائلی کہ سوال از جواز عرس بزرگان نمودہ نوشتہ اند
کہ زیارت و تبرک بقبور صالحین و امداد ایشان باہدای ثواب تلاوت قرآن

و دعای خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن و خوب ست باجماع علماء و تعین روز برای
آنست که آن مذکر انتقال ایشان میباشد از دار العمل بدار الثواب و الا هر روز که این
عمل واقع شود موجب فلاح و نجات ست و خلف را لازم ست که سلف خود را باین
نوع بر و احسان نماید چنانچه در حدیث مذکورست ولد صالح یدعوله و تلاوت
قرآن و اهدای ثواب اعبادت موتی قرار ندادن مبنی بر کمال بلادت و فرط جهل ست
آری اگر کسی سجده و طواف و دعا نحو یا فلان افعل کذا بعمل آرد البته مشابهت
باعبدة الاوثان کرده باشد و چون چنین نیست پس چرا محل طعن باشد و در در منثور
مرقوم است اخرج ابن المنذر و ابن مردویه عن انس رضی الله عنه ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم کان یاتی احدا کل عام فاذا اتی الشعب سلم علی قبور الشهداء
فقال سلام علیکم بما صبرتم الخ و اخرج ابن جریر عن محمد بن ابراهیم قال کان النبی
صلی الله علیه وسلم یاتی قبور الشهداء علی راس کل حول فیقول سلام علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار و کان ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی الله تعالی عنهم یفعلون هکذا
و نیز مولانا ممدوح در جواب سائلی که استفسار از مجلس محرم و مرثیه خوانی نموده بود افاده
فرموده که در تمام سال دو مجلس در خانه فقیر منعقد میشود مجلس مرثیه خوانی ذکر شهادت
حسنین و ذکر مولود شریف و تمام عبارت آن جواب بعینها در فصل سابق نوشته شده
است من شاء فلینظر ثمه انتهی و نیز مولانا عبد العزیز صاحب در تحفه ارشاد
فرموده اند که در صحیح بخاری در باب من جعل لاهل العلم ایاما معلومة مذکور است
و کان عبد الله یذکر الناس فی کل خمیس یعنی حضرت عبد الله پند میداد مردم را بروز پنجشنبه پس
بر طبع سلیم و عقل مستقیم البته پوشیده نباشد که این تعیین و تخصیص روز پنجشنبه برای
وعظ و تذکیر که عبد الله بن مسعود رضی الله عنهما از طرف خود ایجاد کردند در عهد آنحضرت
صلی الله علیه وسلم نبود چه باعث شد که عبد الله بن مسعود باعث ترک کلیة الابداع

کما یکون فی الفعل یکون فی الترک گردیده معاذ اللہ خویشتن را مرتکب کراہت بدعت فرمود
پس این روایت بخاری اظہر من الشمس و ابین من الامس است کہ تعیین و تخصیص روز برائے عمل
خیر اگر چہ آن روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماثور نباشد جائز و مستحسن است دوسرا فتویٰ مولانا
شاہ رفیع الدین صاحب قدس سرہ کا بعینہ نقل کرتا ہوں بسم اللہ الرحمن الرحیم بر سر قبر
بزرگی در سال جمع آمدن و آنرا روز وفات و عرس قرار دادن باوجودیکہ زمان امر
سیال غیر قار است اما آنچہ تقدیر کردہ میشود زمان را از شب و روز و ماہ و سال بنا بر
شرعا و عرفا دورہ مقرر است چون دورہ تمام می شود باز از سر شروع میشود بہمین حساب
رمضان بشہر صوم و ذی الحجہ بہ پیش حج و ہمچنین شہور دیگر در دورہ حکم اتحاد یا نظیر دادہ
میشود چنانکہ در حدیث است کہ یہود عرض در حضور نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کردہ حق تعالیٰ
نجات حضرت موسیٰ علیہ السلام و غرق فرعون درین روز عاشورا کردہ است برائے
شکرانہ روزہ میگیریم جناب حضرت نبوت صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ انا احق بموسیٰ منکم
فصام یوم عاشوراء و امر الناس بصیامہ و نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بلال را وصیت
کردند بصوم روز دوشنبہ فرمودہ اند فیہ ولدت و فیہ انزل و فیہ ہاجرت و فیہا اموت
بنا بر این یاد کردن آن تاریخ و آن ماہ رسم مردم افتادہ چون مردمان ازین جہان
بمحافظت این رسم گذشتہ اند ایشان را انتظارے بسوئے خلف یا کسی دیگر از اقارب
خود میباشد پس رفع انتظار آن فائدہ است معتد بہ و بمعاملات مکاشفہ دریافت
شدہ کہ چنین روز اجتماع ارواح دوستان خداہ بعالم برزخ ہم میشود پس با مداد
بدعا و ختم طعام بدعتی مباح است و وجہ قبح ندارد الخ انتہیٰ حاصل کلام یہ ہے کہ
ان سب تقریرون سے چند باتین معلوم ہوئین اول بعد سال کے لوگون کا مجتمع ہونا پیران
طریقت کی قبرون پر واسطے زیارت بزرگان کے اور ختم قرآن کرنا اور فاتحہ اور
شیرینی کے دینا یا کھانے پر فاتحہ دیکر تقسیم کرنا یہ قسم اگرچہ معمول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

خلفای راشدین کے وقت مین نہ تھا لیکن جب برائی کی کوئی وجہ نہین پائی جاتی ہو
تو کچھ ڈر نہین بلکہ فائدہ زندہ اور مردہ سب کو حاصل ہوتا ہو بلکہ مستحسن ہے اور
یہ بھی معلوم ہوا کہ ہونا کسی فعل کا افعال خیر مین سے زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
و خلفای راشدین مین موجب عدم جواز و کراہیت و بدعت سئیہ ہونے کا نہین ہو
اور یہ فائدہ ہے اوپر قول حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ کے کہ مختار امام نووی وغیرہ
علمای دین کا ہے جو کام خلاف قواعد شرعیہ کے نہو اور امور خیر مین سے ہو تو مستحسنات
و بدعات حسنہ سے ہو لہذا اگر اجتماع ہونا لوگون کا ولادت کے دن یا وفات کے دن
خالی ممنوعات شرعیہ کی ہو البتہ بدعت سئیہ ہو اور ناجائز ہے اور تعین کرنا روز یا مہینہ
واسطے عرس بزرگان دین کے کہ وہ روز وفات ہو یا منعقد کرنا مجلس میلاد شریف کا
ربیع الاول وفات کے دن اور ایسا ہی مجلس ذکر شہادت امام حسن و حسین ماہ محرم
روز عاشورہ مین یا اور دنون مین اور سننا سلام اور مرثیہ اور بکا اور گریہ کرنا اوپر
حال شہدای کربلا کے جائز و درست ہو اور اگر روز عرس کو عید قرار دیوے اور
ممنوعات شرعیہ بلا ضرورت چراغ جلانا مثل یا شیخ محی الدین عبدالقادر
جیلانی تم ہمکو ایک بیٹا دو یا رزق دو البتہ یہ ممنوع اور حد کفر و شرک کو پہونچتا
ہے اور روز عرس یا مجلس میلاد شریف مین شیرینی لانا اور درود وغیرہ پڑھنا
ثواب رسانی روح پر فتوح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا پیران طریقت
رضی اللہ عنہم کے کرنا امر خیر مستحبات مین سے ہو اسمین کوئی وجہ قبح کی نہین ہے

آیات قرآنی سے استغاثہ ثابت ہے

اے برادر تصرف انبیاء و اولیاء اللہ کی حقیقت جب تمہارے ذہن نشین ہوگئی اب چند
دلائل آیات قرآنی سے پیش کرتا ہون تا کہ کوئی لامذہب و دشمن دین تمہارے

عقیدے کو آیت قرآنی کی الٹی تفسیر بیان کرکے خراب نکرے **سوال** حق تعالے
فرماتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ط یعنے تجھی کو بندگی کرتے
ہین اور تجھی سے مدد چاہتے ہین اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح عبادت
اللہ تعالی کے ساتھ خاص ہے اسیطرح استعانت بھی ذات پاک کے ساتھ خاص ہے **جواب**
جو چیز مقدور بشر نہین بلکہ اللہ تعالی کے خاص قبضۂ قدرت مین ہے اسمین خدا ہی
سے استعانت کرنی چاہیے ایسے امر کا کسی بشر سے چاہنا جائز نہین البتہ بطلب
دعا استعانت جائز و محمود ہے در التفسیر مین ہے وَمَا لَا یَقْدِرُ عَلَیْہِ اِلَّا اللہُ جَلَّ
جَلَالُہٗ لَا یُسْتَعَانُ فِیْہِ اِلَّا بِہٖ وَمِنْہُ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ یعنے جو خاص مقدور
باری تعالی ہے ایسے امر مین سوائے اللہ تعالی کے اور کسی سے استعانت جائز نہین ہان جو
مقدور بشر ہے اسمین بالاتفاق انسان سے جائز ہے کما قال اللہ تعالی تَعَاوَنُوْا
عَلَی الْبِرِّ وَ التَّقْوٰی ط یعنے مدد کرد اوپر بھلائی اور پرہیزگاری کے دوسری
جگہ فرمایا وَ اِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ ط جا بجا قرآن مجید مین اس قسم
کی استعانت ثابت ہے قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللہِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ
نَحْنُ اَنْصَارُ اللہِ ط جامع صغیر مین طبرانی سے مروی ہے اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ
اِلٰی ذَوِی الرَّحْمَۃِ مِنْ اُمَّتِیْ تُرْزَقُوْا وَ تَنْجَحُوْا فَاِنَّ اللہَ تَعَالٰی یَقُوْلُ رَحْمَتِیْ
فِیْ ذَوِی الرَّحْمَۃِ دوسرا جواب استعانت بالغیر کا جسمین غیر پر اعتماد
کلی کیا جاے اور مظہر عون الہی نہ سمجھا جائے شرعاً ناجائز ہے اور اگر مظہر عون الہی سمجھا جائے تو جائز
ہے تفسیر عزیزی مین مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب فرماتے ہین تو اگر التفات
محض بجانب حق است و او را یکی از مظاہر عون دانستہ و نظر بہ کارخانہ اسباب
و حکمت او تعالی دران نمودہ بغیر استعانت ظاہر می نماید دور از عرفان نخواہد
بود و در شرع نیز جائز و رواست و اولیاء و انبیاء این نوع استعانت بغیر کردہ اند

در حقیقت این نوع استعانت بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق است لا غیرہ
تیسرا جواب یہ آیات احکامی نہین بلکہ غیر احکامی ہین اسی طرح پانسو حدیثین احکامی
اور تین ہزار احادیث غیر احکامی ہین تفسیر احمدی مین سورۃ الفاتحۃ
خالیۃ عن تعیین المسائل تفسیر مدارک مین ہی یجوز ان یراد الاستعانۃ
بتوفیقہ علی اداء العبادۃ تفسیر تیسیر مین ہی معناہ ایاک
نعبد بظواہرنا و ایاک نستعین فی حفظ بواطننا و ایاک نعبد علی الرجاء
و ایاک نستعین علی الخوف و ایاک نعبد علی الشکر و ایاک نستعین علی الصبر
غرض مفسرین نے اس آیت کی مختلف تفسیر کی ہی **سوال** لیس لک من الامر شیٔ
یعنے آپ کا اختیار کچھ نہین جب اختیار مسلوب ہوگیا توسل کیونکر جائز ہوگا **جواب**
یہ آیت سنہ ہجریہ مین نازل ہوئی جب بیر معونہ مین ستر صحابہ جلیل الشان کو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے تعلیم قرآن مجید کے بھیجا تھا عامر بن طفیل نے
سب صحابہ کو شہید کر ڈالا حضرت نے ایک مہینہ تک دعای قنوت پڑھی اور اُس
قبیلہ پر لعنت فرمائی تب یہ آیت نازل ہوئی دوسرا جواب مغازی الصادقہ
مین ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ جنگ احد مین جب دندان مبارک کو کفار نے
شہید کر ڈالا اور سر مبارک کو زخمی کیا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسی
قوم کو کیونکر نجات ہوگی جس نے اپنے نبی کے سر کو زخمی کیا اور اپنے نبی کا دانت
توڑا اور آپنے جب کفار کے لیے دعای بد کی تب آیت نازل ہوئی سوال قل لا
املک لنفسی نفعا و لا ضرا الا ما شاء اللہ یعنے کہدیجیے کہ نہین
اختیار رکھتا مین اپنی جان کے لیے کچھ نفع و نقصان کا مگر جو کچھ کہ چاہے اللہ تعالی
مفسرین فرماتے ہین کہ حضرت بدون مشیت اللہ تعالی کے ہدایت و ضلالت کے
مالک نہین ہین یا بدون اذن الہی نفع و ضرر کے کچھ مالک نہین ہین مدارک

مین ہے هُوَ اِلْهَامُ الْعَبُوْدِ لِكَيْتِهِ اور وَالتَّضِيْدِ فِي اِخْلَاصِ التَّوْحِيْدِ مین ہے
وَلَيْسَ فِيْهِمَا مَنْعُ التَّوَسُّلِ بِهِ اَوْ بِغَيْرِهِ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ وَالْاَوْلِيَاءِ وَالْعُلَمَاءِ
یعنے اس آیت مین اور آیت سابق مین ممانعت توسل کی نہین ہے عام ازینکہ
توسل انبیاء سے ہو یا اولیاء سے ہو یا علماء سے غرض جتنی آیتون مین منع مدد
طلب یا پکارنا غیر کو منع ہے وہان مراد آنکا اللہ سے جدا کر مدد طلب نکرو اور اللہ سے الگ سمجھ کیسا
جان کر نہ پکارو تفسیر روح البیان و معالم التنزیل و فتح العزیز و غیرہ کتب مطول
کو دیکھو اور ان دغابازون غیر مقلدون دیوبندیونکی باتون مین گمراہ نہ ہونا
قول خداوند تعالیٰ وَابْتَغُوْا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ یعنی تلاش کرو طرف اللہ کے
وسیلہ اسکو ہاتھ سے نہ چھوڑو لامذہبون کا قاعدہ کلیہ ہے کہ جب ہر طرف سے منہ کی
زبان بند ہو جاتی ہے تب کوئی آیت یا حدیث بغیر سمجھ بوجھ پڑھتے ہین اور باتین
تراش کر لوگون کو دام قفس مین پھنساتے ہین اور اولیاء اللہ جو مغز قرآن سے
ماہر ہین اور خزانے الٰہی اسمین جو پوشیدہ ہین انکو نکالتے ہین اور اسرار
الٰہی بیان فرماتے ہین اُسپر یہ انکار کرتے ہین ہزاشی، عجاب۔ اے برادر
تفسیر غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ملاحظہ کرو تب حقیقت ان دغابازون کی
بخوبی ظاہر ہو جاویگی چونکہ اختصار رسالہ منظور ہے باین سبب قطع کلام کیا
مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ خَيْرُ الْكَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ
وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

فصل در بیان محبت پیران طریقہ و عشق الٰہی

اے برادر جب تک حضرات پیران طریقت و تاثیر محبت و عشق الٰہی سے آگاہ نہو گا

ہرگز محبت حضرات اولیاء کرام و ایصال ثواب فاتحہ و عرس وغیرہ کو تیرا دل قبول نہین کرے گا اول یہ فقیر تحفۃ العاشقین کے مضمون سے مختصرا آگاہ کرتا ہے اور جس کو زیادہ تفصیل منظور ہو ہماری شمس العارفین کو اول سے آخر تک ملاحظہ کرے انشاء اللہ تعالی مسائل تصوف کے بخوبی ذہن نشین ہو جاوینگے حدیث شریف حُبُّ الفُقَرَاءِ مِفْتَاحُ الجَنَّةِ فقرا کی دوستی جنت کی کنجی ہے

دوستی انکی ہے جنت کی کلید
دیکھ کیا ہوتا ہے تجھپہ فضل رب
بے ادب تنہا نہ وہ ہے بے ادب
بے ادب کے حق مین سن اے ہوشمند
از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب سنتا ہے کب ای نیکخو
دیکھ فرماتے ہین مولانای پاک
بہتر از صد خلوت و صد طاعت ست
اسلیے فرماتی ہین رب جلیل
دور اس سے جو ہوا وہ ہے تباہ
انکی صحبت دیو کو کردے ملک
یعنے وہ ہون بہتر از صد عالمان
گر تو چاہے ہمنشینی با خدا
جو شکستہ دل ہین انکی ہو قریب

یہ حدیث مصطفے ہے اے سعید
بی ادب پر فضل حق ہوتا نہین
باز رکھو خلق کو از فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بے ادب محروم گشت از فضل رب
ایک ساعت صحبت دل سوختہ
قدر جانے اسکی کب یہ مشت خاک
سوختہ دل کون یعنی اولیا
نیک ہے انکی رفاقت ای خلیل
انکی صحبت مردہ کو زندہ کری
ہے اثر صحبت مین انکی یان تلک
انکی صحبت مین نہین آتا شقی
ہمنشین ان کا تو ہو اے باصفا
مولوی نے مثنوی مین یہ سخن
ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا
گو نشیند در حضور اولیا

ہمنشین یکدم تو ہو گر با ادب
یاد رکھ اس بات کو ای درد مند
کیا لکھا ہے مولوی نے وعظ و پند
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ختم کر عاجز ادب کی گفتگو
تجھکو کردے مثل گل افروختہ
صحبت مردان اگر یک ساعت ست
انکو حاصل ہے وداد انبیا
کیا رفاقت یعنی نے ظل اکبر
زندہ ایسا ہو نہ پھر ہرگز مرے
انکی صحبت مین ہون تمام جاہلان
یہ خبر دی مصطفی نے اے تقی
دیکھ یہ فرماتا ہے حق ای حبیب
کیا لکھا ہے دیکھ تو ای جان من

دربیان مرشد یدن با احتیاط تمام و محترز شدن از نااہل

تو نہ پھنسنا دام مین انکے بسر
چند ہین یا بوم ہین اندر جہان
تونہوا انکا معتقد ذی سیر
ڈالی ہی اس نے ریا کی یہ کمند
حرف درویشان بدزد د مرد دون
پس بہر دستی نباید داد دست
یہ لکھا علامہ نے ای باصفا
ماند از نور ولایت بے فروغ
اشقیا از اولیا نشناختی
احمد و بوجہل چون ہمد اشتی
خود نہ بیست از شیطان را است
تا کہ گشتی منکر اہل خدا
انکی صحبت مار سے بھی ہے بتر
یہ بود مار بدی از یار بد
زہر قاتل می شمر صحبت بجام
ولیسی قرب اشقیا سی ہو ضرر

چھوٹی دیتے ہین صغیر ہین سر بسر
قول سن یہ عارف باللہ کا
یہ ہر شیطان بشکل انسان بسر
پھانس لے اس سے سلیم انکو پسر
تا بخواند بر سلیمے آن فسون
جو ہوا انکا معتقد ای حبیب
گوش دل سے سن ذرا یہ بر ملا
گم شد وسہر گز بمنزل رہ نبرد
دین و دنیا را از ان در باختی
ساختی دجال را مہدی و پیر
از طریق رہ روان کی آگاہ است
تو نہ جا نزدیک انکی ای عزیز
یون لکھا ہے مولوی نے ای پسر
مار بد جانت ستاند ای سلیم
ہست صحبت را اثر ہا ای تمام
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ با خدا
صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

یہ نہین ہین مرغ قدسی آشیان
نور دیکھا جس نے وکھا اللہ کا
کیا ہوا گر ریش کی ایسی بلند
مولوی نے اسلئے دی یہ خبر
ای بسا ابلیس آدم رو کہ ہست
نور وحدت سے ہوا وہ بی نصیب
ہر کہ باور کرد آن مکر و دروغ
در بیابان ہلاکت زار مرد
رہزنان چون رہنما پنداشتی
خر دجال را چون عیسی پنداشتی ای حقیر
غول را کردی تصور راہ نما
تا کہ پاوی نور ایمان سے تمیز
حق بذات پاک اللہ الصمد
یار بد آرد سوے نار جحیم
جیسے قرب اولیا سے ای پسر
یعنی حضرت مولوی با صفا

دربیان مذمت زاہد خشک

دیکھ زاہد یہ حدیث مصطفےٰ
مکر ہیں دعوی تمھارے سر بسر
تم فقط ایک نقشۂ تعبیر ہو
سچ ہے خر کو زعفران کی قدر کیا
کیا ہوا گر عابد و زاہد ہے تو
خلق میں تیری بڑی کچھ شان ہے
کیا ہوا گر تو ہوا پیر و مرید
مثل غیلان فخر کیا ای بدگمان
جو شکستہ دل ہیں یان بہر ول
درد سے خالی نہیں کوئی بشر

سخت دل ہیں دور تر قرب خدا
کیونکہ تم اخلاص سے از بس ہیچ در
سادہ دل ہے اور غریب بے ریو
کیا کیا گر ریش کی تو نے دراز
پر نہیں اخلاص دل ای زشت خو
کیا ہوا اگر حج کر حاجی ہوا
اور کہتے ہیں تجھے سب بایزید
نفس نے اعمی کیا تجکو نہان
آئنہ خندان زن ہے کیون کہو الفضول
یہ ہے عالم سر بسر مستی و غرور
درد سے خالی نہیں کوئی یہان
ایک نسبت میں تفاوت بیگمان

زاہدا انصاف سے دیکھو اگر
جان و دل اسکے بلا ہو اس سے نفور
درد کی لذت سے ہو ناآشنا
خود پسندی سے نہیں آتا ہے باز
کیا ہوا اگر حافظ قرآن ہے
شہر کا یا مفتی و قاضی ہوا
کیا ہوا گر تو ہے عالی خاندان
غیر حق تجھپر کیا اس نے عیان
یہ نہ سمجھا دل میں تو ای بے بصر
لیک کب دیکھے تجھے ہو دے جو چشم کور

بیان فرق علم ظاہر و باطن

گرچہ ظاہر علم حاصل ہے عزیز
ایک بن دونون ہین ناقص جان من
جو نجانے اسم حق ہے حق سے دور
شرع احمد ہے مرکب سر بسر
شرع دونون سے مرکب ای فتا
اس نے اپنی عمر دی ناحق میں کھو
علم ظاہر کر ہو بس ظاہر درست

پر نہووے علم باطن کچھ تمیز
جان بغیر از جسم کب پکڑے قرار
ہے یہ تمثیل شریعت ذی شعور
ایک جان ہے ایک تن ہے اے نجیب
ماسوا اس کے نہیں مرد خدا
علم ظاہر ہے سبب باطن کا دوست
علم باطن سے ہو دل چالاک چست

یہ ہیں دونون علم مثل جان و تن
جسم ہے بیجان خراب ای دلفگار
علم ظاہر اور باطن سے بسر
جان و تن جب اس نسبت کے ہو نصیب
جسکو ظاہر ہے مگر باطن نہو
علم باطن مغز اسکا وہ ہے پوست
علم ظاہر فخر دے انسان کو

علم باطن مغز دے ایمان کو
علم ظاہر سے گرے تو خاک پر
علم باطن سے ہو حاصل وجد و حال
علم ظاہر علت دنیا و دین
علم باطن دافع انکا اے فتا
دیکھ فرماتے ہین کیا اے بیخبر
علم گر بر دل زنی یارے بود
وہ ہی ہے علم خدا علم نبی

علم ظاہر نفس کو کردے بقا
علم باطن سے اڑے لولاک پر
علم ظاہر مبدا کبر و حسد
علم باطن علت حق الیقین
علم ظاہر تجکو کردے بس تباہ
یعنے حضرت مولوی والا گہر
علم باطن کیا ہے بس اخلاص دل
حبس سے ہو مغلوب شیطان دنی

علم باطن نفس کو کردے فنا
علم ظاہر سے ہو حاصل قیل و قال
علم باطن معدن نور احد
علم ظاہر موجب کبر و ریا
گر نہ رکھے نور باطن سے نگاہ
علم گر بر تن زنی مارے بود
حبس سے جاتا ہے خدا ہر اک کو مل
باسوا اسکے نہین علم و عمل

جو پڑھے اسکے سوا وہ ہے خلل قولہ تعالی ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی واضل سبیلا

ترجمہ جو شخص دنیا مین اندھا ہے وہ آخرت مین بھی اندھا ہے اور زیادہ گمراہ ہوگا

دیکھ یہ فرمان حق اے مرد دین
یعنی ہے معراج مومن سر بسر
لفظ ہے معراج کا اسپر یہ دال
پھر کہان معراج یہ اے بے خبر
اسم خوان ہے پر مسمی سے ہے دور
دیکھکر ہو بانصیب اے بے نصیب
گر خدا خواہی خدا جوئی بکن
پھر کہان تیری نماز اے نا سعید
اے مصلے گر ہے غافل از خدا
دے جواب اسکا مجھے تو باصواب

یان جو اعمی ہو ان بھی اعمی ہا تمیز
شرط یہ مشروط اسکا وصل حق
یعنے ہو دے وصل حق اس سے کمال
یہ تو ہے معراج پر تو بے بصر
پھر بھلا ہو کس طرح تجکو حضور
اسم گر خوانی مسمی را بجو
ورنہ جو جوئی مخوان اسم کہن
گر نہین حق کی طلب اے بیحیا
پھر یہ سجدہ کسکا ہے سچ تو بتا
جو پڑھے کوئی بغیر حق صلوۃ

جانتا کیا ہے نمانے بیخبر
پڑھ کسی عاشق سے جا اسکا سبق
گر نہین ہے وصل حق اس سے پس
اسلیے تجکو نہین آتا نظر
یہ لکھا ہے بو علی نے اے حبیب
بے مسمی اسم کے باشد نکو
رو بقبلہ دل بدنیا اے مرید
دین مین اسکو ہی کہتے ہین یا
مشت ہے یا سنگ ہے یا خاک آب
وہ ہے ہشک بت پرست ہے نکذات

دربیان درد عشق وجذب اہل حق وبیان سوز دل

کون کہو ہاتھو تمکو تم کرکے دراز
ہو اگر ظاہر جلے کون و مکان
کیونکہ حاصل جسکو تیرا درد ہی
سرفرازی بخشش آدم ہی یہ درد
جسکو درد حق ہو عالی گہر
گرچہ ظاہر شکل مین انسان ہی
یہ سخن یاد رو سن عطار کے
بہتر از ہر دو سرا حاصل ترا
در گذر از زاہدی و سادگی
اس کلام آتشین پر کر نظر
ورنہ ہے انکار جس کو ہے وہ خر
دیکھکر انسان کو گمرہ تھا ب تب
مولوی کی سن تو یہ طرز کلام
دید صد قش گفت ہذا ساحرٌ
قص یہ تھا بوجہل مین ای بسیر
س طرح ہوتا بھلا پاک و سعید
یہ کلام پاک رب دو جہان
نفس عاجز ہوو ہو وے ذی شعور

از طفیل مصطفیٰ ای کارساز
اسقدر دے سوز دل پر دردگار
دو جہان مین وہ بلاشک فرد ہی
جسکا دل یاد رو ہو عالی نسب
وہ نہین ہرگز بشر اے بیخبر
درد ہے اخلاص حق از بس لطیف
عاشق صادق تھو وہ ستار کے
ذرہ عشق از ہمہ آفاق بہ
درد باید درد کار افتادگی
آتش است این بانگ نائی و نیست باد
بلکہ بدتر اس سے ہی وہ بدگہر
حق ہی گوید کالانعام فی المثل
دیکھو کیا ہوتا ہی ثابت نیک نام
چون نبود بوجہل از اصحاب درد
اس لئے دین سے رہا وہ بیخبر
سن حقیقت درد کی ای جانمن
گوش دل سے تم سنو اے مومنان
لیک تن سے جان کو نسبت ہے اسیر

ایسی آتش کر مرے دل مین نشان
چشم دل سے خون ہو سیل و نشار
باعث ایجاد عالم ہے یہ درد
اس سبب سے ہین فرشتے با ادب
جو کہ ہی بیدرد وہ حیوان ہی
تو نہین واقف ہی اس سے ای کثیف
ذرۂ درد خدا حاصل ترا
ذرۂ درد از ہمہ عشاق بہ
مولوی فرماتے ہین ای بیخبر
ہر کرا این آتش نداند نیست باد
یہ لکھا عطار نے کیا ہی عجب
ہیچو گاو دست و چو خر بل ہم اضل
بر محمد چون ابو بکر نکو
دید صد شق القمر باور نکرد
یعنی تھا بے درد وہ زشت و پلید
تا نہو با درد یہ تو طعنہ زن
جسکو دی ہوا خبر کا بھی کچھ ظہور
اس سبب سے ہے وہ عاجز بخت تر

عاشق لوگ بسبب درد عشق الٰہی کے ہاتھ پانون زمین پر مارتے ہین اسکی وجہ یہ ہی روح عالم پاک سے ہی متوجہ مرشد قالوا بلیٰ کی بات یاد کرکے خروش مین آکر اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے اور عروج فرماتی ہے سے ہر کسی کو دور ماند از اصل خویش +

باز جوید روزگار وصل خویش + جو روح آئی اس وجود میں قیدی بنکر بسبب گناہ کے تسبیح سابق کو فراموش کر کے اپنی اصل کو بھول کر اپنے آئینہ ادراک میں زنگ کھایا تھا مرشد قوت قلب سے جب اُس آئینہ کی کثافت کو دور کر کے تسبیح سابق یاد دلاتے ہیں روح وطن اصلی بھولے ہوی کو یاد کر کے پھر اپنی اصل کیطرف رجوع کرتی ہے اور اس وجود کے ملنے سے روح کو منع کرتا ہے اسی سبب سے شور و آواز و گرمی آہ و نعرہ و بیہوشی ہو جاتی ہے بہت ایسا ہوتا ہے کہ حکم شریعت کا لحاظ نہیں رہتا ہے بے اختیار بسبب غلبۂ عشق کے بے ادبی کے کام اس سے صادر ہوتی ہیں یہ حالت کیفیت ابتدا ہی میں ہوتی ہے صاحب صراط المستقیم فرماتے ہیں چہ اول از واردات مبادی سلوک است مواقع اول این قلب است محل جمیع کیفیت نفسانیہ اوست این کیفیت آناً فاناً متزاید میشود تاکہ حجاب بشریت منخرق شود و غبار نفسانیہ پاش پاش گردد و شوراین حسب مرتب شود الخ عوارف المعارف و تعارف ملاحظہ فرمائیے اور مجلس العارفین میں یہ بحث بالتفصیل لکھی گئی ہے

یعنے جان ہے پاک چاہے پاک کو
جان کی خواہش ہے ملوں اصل پاک
جان و تن میں یہ نزاع و شور ہے
ہیں مقید آب و گل کی ہونگی کب
پر نچھوڑونگا تجھے اے نیک نام
تا کہ حاصل ہووے اس کو مدعا
اس مخالفت کے سبب سے عاشقین
ہے اسی مضمون پہ بیشک مشتمل
اسقدر ہیں مست و پازن خاک پر
مثنوی میں اسطرح پر کر نظر

تن نجس ہے خاک چاہے خاک کو
تن یہ کہتا ہے نہ جاؤں عرش پر
مقتضا ہر ایک دائم اور ہے
تن یہ کہتا ہے کہ میں ہوں آب و خاک
تجھ سے روشن ہے مرا خانہ تمام
کھینچتا ہے اسکا تن اپنی طرف
دست پا کو مارتے ہیں بر زمین
روح می بر دست سوی چرخ برین
شور و غل پڑ جاتا ہے افلاک پر
جسم بر خواب ست و جان بر لامکان

تن کی خواہش ہے نہ چھوڑوں جاے خاک
جان یہ کہتی ہے رہوں کیوں فرش پر
جان یہ کہتی ہے میں ہوں امر رب
تو کہاں اور میں کہاں اے اصل پاک
قید تن سے جان نہیں ہوتی رہا
اس سبب سے جان کو ہوتا ہے شغف
مولوی کا یہ کلام ای اہل دل
سوے آب و گل شدی در اسفلین
مولوی فرماتے ہیں اسکو رو کر
لامکان ہے فوق وہم سالکان

لامکانی کہ در وہم آیدت	ہر دمے در وی خیالی زآیدت	جسم خاک از عشق بر افلاک شد
کوہ در رقص آمد و چالاک شد	عشق آمد طور جان عاشقا	طور مست و خر موسیٰ صاعقا
از نیستان تا مرا ببریدہ اند	از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند	سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق
تا بگویم شرح درد اشتیاق	درد سے تڑپ بین ہین انسان خاک پا	رشک سے ہر زمین ملک افلاک پا
یہ لکھا عطار نے سن اے حبیب	قدسیون کو نہین رتبہ نصیب	قدسیان را عشق ہست و درد نیست
درد را جز آدمی درخورد نیست	درد اسکو کہتے ہین اہل عقول	ماسوا اسکی نہین سن اے جہول
زاہدون کے قول پر مت کر نظر	حاصل اسکو کیا گر ہے باخبر	سن امام اولیا عطار سے
مانگتے تھے یہ سدا ستار سے	کفر کافر را و دین دیندار را	ذرۂ درد دل عطار را
دیکھہ فرماتے ہین مولانای روم	قدر کب جانے ہے اسکی جغد بوم	ای خنک چشمی کہ آن گریان اوست
	ای ہمایون دل کہ آن بریان اوست	

در بیان سوز و درد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سوز دل صدیق کا سن ای پسر	تا کہ ہووے درد دل سے باخبر	اسقدر تھا درد سوز و اضطراب
دل سے آتی تھی سدا بوی کباب	زاہدان خشک پر مت کر خیال	درد دل حاصل کرو ای ذی خصال

در بیان سوز و درد حضرت علی کرم اللہ وجہہ

دیکھو کیا با درد تھے حضرت علیؓ	یہ لکھا عطار نے سن اے اخی	مصطفیٰ جائی بزود آمد براہ
گفت آب آرید لشکر را ز چاہ	رفت مردی باز آمد با شتاب	گفت پر خون است چاہ و نیست آب
مصطفیٰ چون این سخن از وی شنید	آن زمان انگشت با دندان گزید	گفت پندارم ز درد کار خویش
مرتضیٰ با چاہ گفت اسرار خویش	چاہ چون بشنود زان تابش نبود	لاجرم پر خون شدہ آبش نبود

در بیان سوز و درد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

درد سے موصوف تھے ایسے عمرؓ
اک مہینے تک رہے وہ بے خبر
اس نمط سے دیکھ اصحاب رسول
دیکھو انمین نکر کچھ قیل و قال
کیونکہ یہ ہے معجزہ قرآن کا
جسکے منکر رہتے ہین کافر لعین
بلکہ بدتر کافرون سے وہ لعین
عظمت حق سے جو خالی ہو بشر

سن لو اے تابع گر پڑے وہ آہ بھر
تھا یہی ابن عمرؓ کا حال زار
جا کے احیا مین تو اے مرد قبول
تو نہین قائل ہے جب از نا بکار
ہو شکستہ جس سے دل انسان کا
منحرف اسکا جو ہے شیطان ہے
سخت دل ان سے ہے زائد بالیقین
جستجو کر دیکھ کیا ہے سوز و ساز

خشیت حق کا ہوا ایسا اثر
بڑھ گئے یوم گریہ وہ آہ زار
اسمین ہے تفصیل سب انکا حال
رو برو حق کے تو ہوگا شرمسار
بلکہ تاثیرات قرآن بالیقین
کیونکہ منکر عظمت رحمٰن ہے
وہ نہین مومن حقیقت مین سے
یہ کھلا ہے راز کب ہے اہل راز

دربیان صفت درد حق تعالیٰ

درد کیا ہے مایۂ پیغمبران
درد کیا ہے قاتل شیطان ہے
درد کیا ہے قاصد دلدار ہے
درد کیا ہے عاشقون کی جان ہے
درد کیا ہے نور ایمان اے عزیز
ہے بھلا ایسی کہان اپنی زبان
ہر کجا این آتش آید کا دگر
معرفت کے بام کا ہے یہ کمند
انکے دل پر زنگ ہے ایسا عزیز
اسقدر اندھا ہے تو اے حیلہ ساز
زنگ دل کا یہ سبب ہے ایک دوست

درد کیا ہے ہادی صاحبدلان
درد کیا ہے سے سلیمان جہان
درد کیا ہے راز دار رہا ہے
درد کیا ہے بحر وحدت کا ہے در
اسکو حاصل کر اگر ہے باتمیز
یہ لکھا عطار نے عالی سخن
زآتش درد زتیح کجا ماند اثر
زاہد و نکی قال پرست کر خیال
حق و باطل کا نہین انکو تمیز
نسبت احمد سے خالی تو دنی
عقل تیری ہو گئی ایسی یون

درد کیا ہے رہبر ایمان ہے
سب پریرویون کا ہے شہ بیگمان
درد کیا ہے مہ رخونکی شان ہے
آسمان معرفت کا ہے یہ خور
درد کا کیا وصف ہو مجھسے بیان
گوش دل سے سن ذرا اے جانمن
درد حاصل کر اگر ہے ہوشمند
انکو پکڑا نفس نے باصد ضلال
آپ اپنے عیب پر کرتا ہے ناز
اس لیے کرتا ہے تو خندہ زنی
آپ نسبت سے ہے خالی اے دنی

له شمس العارفین سوال پنجم قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ملاحظہ ہو ... احیاء العلوم از حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہ ۱۲

صاحب نسبت پہ کیون خندہ زنی
جسکے دلمین ہے مرض ہو ای عزیز
حق و باطل کا نہو اُسکو تمیز
کر دوا اسکی شتاب ای باشعور
جب تجھے ہو نام احمد سے سرور
اب نہ لکھ عاجز وہان کا سوز درد
رقص مین کیا کمین زاہد نہ سرد
درد سے انکار جسکو آئے گا
ہے وہ شیطان شکل انسان ہیا

ای کری مبنی خلاف آدم اند
نیستند آدم غلاف آدم اند

در بیان اطاعت پیر کامل

گر تو چاہے وصل حق ای بے خبر
کاملون کا خاک پا ہو سربسر
اس صفت کا گر ملے تجھکو گدا
انکی اوپر جان و دل سے ہو فدا
سب سے ہو آزاد اُن کا ہو غلام
جب ملے دین کا مزا تجھکو تمام
جبتلک ان کا نہووی خاک پا
راز حق تجھپہ نہین ہووےگا وا
یہ لکھا عطار نے ای بوشعور
پر ملی کر دل سے تکبر اپنے دور
منکہ فرش عرش بردم زیر پا
جملگیم از خاک ایشان توتیا
منکہ از سیر دو عالم رستہ ام
بردر اہل دلا خاک درم
منکہ آزادم ز قید ہر چہ ہست
پیش ایشان گشتہ ام چون خاک پست
روی خود بالم ز عجز و افتقار
دائما بر آستان این کبار
انکی ظاہر پہ نکر ہرگز نظر
نور باطن ان سے حاصل کر پسر
یعنی ظاہر سے بری ہے انکی چال
پر نہین واقف ہے تو ای خوشخصال
ان کے ظاہر مین اگر ہو کچھ خلل
تو نہ کرنا اُسپہ کچھ ہرگز عمل
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ ای عزیز
یعنی حضرت مولوی پر تمیز
ملت عشق از ہمہ دینہا جداست
عاشقانرا مذہب و ملت خداست
وسوسہ بدوے جو شیطان لعین
دلمین تیرے اسکا کچھ ای مرد دین
خضر و موسی کا تو قصہ پڑھ عزیز
تا کہ ہو اس راز سے تجھکو تمیز
قولہ تعالی قال هذا
فراق بيني و بينك الخ
کہ اگر مجھ مین اور تجھ مین جدائی ہے
شمس العارفین مین یہ قصہ مذکور ہے

تیری نیکی ہے بدی انکی حبیب
فرق یہ ہے یاد رکھ ای ذی نصیب
دیکھو تو یہ مولوی نے کیا لکھا
پڑھ ذرا اسکو تو ای مرد خدا
طاعت عامان گناہ خاصگان
وصلت عامان حجاب خاصان دان
عام را با شیشہ و نقش و نگار
خاص را با روشنی گردد قرار
گر نظر در شیشہ داری گم شوی
زانکہ در شیشہ است اعداد دوی
مولوی کی سن نصیحت ای پسر
اولیا کا جب ہو منظور نظر

خاک شو در پیش شیخ با صفا
دامن آن نفس کش را سخت گیر

تا ز خاک تو بروید کیمیا
چون بگیری سخت آن توفیق ہست

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر
در تو ہر قوت کہ آید دست اوست

در بیان ترجیح نماز اہل باطن بر نماز اہل ظاہر زاہد خشک

انکی دو رکعت ہون تیری صد ہزار
وہ ہین بنای مسمی سر بسر
تیرا ہمدم نفس شیطان لعین
روز شب کا فرق ہی با ہمد گر
گر ہون آسودہ تو ہون مشغول رب
بے ادب اس سے ہوا تو بے تمیز
انبیاء اور اولیاء کو ای پسر
کہتے تھے یہ سحر ہے سب برملا
عشق حق سی منتشر ہو جسکا حال
یعنے حضرت مولوی کامیاب
ہمسری انبیاء سی یہ تباہ
یا لباس ظاہری پر دی خیال
مغز باطن پر نکی انکی نظر
علم باطن سی نہین ہمکو خبر
مثل اپنے جو انھین جانے جوان
یعنے حضرت مولوی نیک نام
یعنے صورت مین ہمین مثل بشر

بلکہ بہتر اس سی بھی اے نابکار
انسی کیا نسبت ہے تجکو ای ذلیل
انکا ہمدم نور وحدت بالیقین
گرسنہ ہون تو وہ ہون جبریل وار
ہو اگر تو سنگ ہووے بے ادب
لاکھون کافر پیشتر اس سے ہوے
کہتی تھے مجنون و ساحر سی بدتر
ہو کرامت جب ولی سی اے عزیز
کہین مجنون اسکو بد خصال
اشقیا را دیدۂ بینا نبود
ہو گئے درگاہ سے روسیاہ
یعنے جیسے وہ ہین ویسے ہم ہین سب
مثل سگ کے استخوان پر کی گذر
باوجود اسکی شقی و مرتدین
یہ عقادت کا نشان ہے بیگمان
کار پاکان را قیاس از خود مگیر
فرق ہے اخلاص مین لیکن بسیر
سیّات انکی ہین بیشک سب حسن

کیونکہ تو ہے اسم خوان وے بعین
تو انہیں نفس وہ حق کے خلیل
انکا سونا تیری بیداری بسر
ہو اگر تو مثل سنگ ہو بدشعار
ہین تیرے ہم شکل لیکن وہ عزیز
انبیا کو آپ سا جانا کیے
دیکھکر یہ انبیاء کا معجزا
سحر سب جانا کیے یہ بے تمیز
راست فرماتے ہین وہ عالیجناب
ہمسری با انبیاء برداشتند
اولیاء را ہمچو خود پنداشتند
دیدشان در نیک و بد یکسان بخود
آب و خور پر انکی تھا انکو خیال
پھر کہان سے آیا انپر فضل رب
یہ نہ سمجھو دل مین اپنے بے بصر
مثل اپنے اُن کو جانا بالیقین
دیکھ کیا لکھتے ہین وہ عالیمقام
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر
تیرے جو حسنات ہین اے بے ادب

۵ مثنوی [illegible] ۱۲۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برای آگاہی طالبان باخبرت جدول تاریخ وفات مشائخ طریقت علیہم الثناء والتحیۃ

السلسلۃ للمشائخ النقشبندیۃ الاویسیۃ

نمبر	نام بزرگان	روز وفات و تاریخ	ماہ وفات	سنہ وفات	جای مزار مبارک	اختلاف
۱	حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	دو شنبہ	ربیع الاول	سنہ ۱۱ ہجری	مدینہ منورہ بحجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	بقول محدثین
۲	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	شب سہ شنبہ	جمادی الآخر	سنہ ۱۳ ہجری	روضۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	بقولی آخر روز دوشنبہ و بقولی ۲۳
۳	حضرت سلمان فارسی	۱۰	رجب	سنہ ۳۳ ہجری سفینۃ الاولیا	مدائن سفینۃ الاولیا	
۴	حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہم	۲۴	جمادی الاولی	سنہ [illegible] ہجری	مدینہ منورہ	سنہ [illegible] ہجری سفینہ
۵	حضرت امام جعفر صادق	دوشنبہ ۱۵	رجب	سنہ ۱۴۸ ہجری	جنۃ البقیع در مقبرۂ امام حسن رضی اللہ عنہما	۱۶ شوال
۶	حضرت بایزید بسطامی	۱۴	شعبان	سنہ ۲۶۱ ہجری نفحات	بسطام سفینۃ الاولیا	۱۵ و ۱۷
۷	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی	۱۵	رمضان	سنہ ۴۲۵ ہجری نفحات	خرقان مخزن الاعراس	۱۰ محرم سنہ ۴۲۴ ہجری
۸	حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی رح	۴	ربیع الاول	سنہ ۴۷۷ ہجری سفینۃ الاولیا	طوس سفینۃ الاولیا	

نمبر	نام بزرگان	روز وفات	ماه وفات	سنه وفات	جای مزار	تاریخ ولادت
۹	حضرت خواجہ یوسف همدانی رح	۲۷	رجب	سنه ۵۳۵ هجری	مرو رشحات	غرة صفر
۱۰	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رح	۱۲	ربیع الاول	سنه ۵۷۵ هجری سفینة الاولیا	غجدوان رشحات	
۱۱	حضرت خواجہ عارف ریوگری رح	غره	شوال		ریوگر رشحات	
۱۲	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رح	۱۷	ربیع الاول		وابکنی رشحات	
۱۳	حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رح	۲۷	رمضان	سنه ۷۱۵ هجری	خوارزم نفحات و رشحات	۸ ذیقعده سنه ۵۹۱ هجری بازار شعاد
۱۴	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رح	۱۰	جمادی الاخری		قریه سماسی	
۱۵	حضرت سید امیر کلال رح	۱۵ و نزد بعض ۸	جمادی الاخری	سنه ۷۷۲ هجری	دیه سوخار رشحات	۸ جمادی الاول سفینة الاولیا
۱۶	حضرت خواجہ بهاء الدین محمد نقشبند رح	شب دوشنبه ۳ سفینه	ربیع الاول	سنه ۷۹۱ هجری	بخارا رشحات	
۱۷	حضرت خواجہ علاء الدین عطار رح	شب چهارشنبه ۲۰ بعد نماز خفتن سفینه	رجب	سنه ۸۰۲ هجری	دیه جغانیان رشحات	
۱۸	حضرت خواجہ مولانا یعقوب چرخی رح	۵	صفر		بلغنون رشحات	
۱۹	حضرت خواجہ عبید الله احرار رح	شب شنبه ۲۹	ربیع الاول	سنه ۸۹۵ هجری	سمرقند	

۱ کز از بخارا است غجدوان ... ست ۱۲ رشحات
۲ کز از بخارا است ریوگر ... ست و از آنجا قصبه ... ترکی ست و ... ترکی ... قاموس در جلسه ... فرسخ نوشته ۱۲
۳ کز از بخارا ... فرسنگ ست ۱۲ رشحات
۴ ... هجرت بود و نسبت ... ماه ذیقعده ... کان جنید ... وقت ... رامیتن ... از دیهات رامیتن ... ترکی ... بخارا ... شریعت ... از دیهات بخارا ... ترکی ست ... نقشبندان ... دین ... وطن ... عارفان ... حضرت ... ست ...

نمبر	نام بزرگان	روز وفات و تاریخ	ماہ وفات	سنہ وفات	جای مزار مبارک	اختلاف
۲۰	حضرت مولانا محمد زاہد ولی رح	غرہ	ربیع الاول			
۲۱	حضرت مولانا محمد درویش رح	۱۹	محرم			
۲۲	حضرت خواجہ محمد امکنگی رحمہ اللہ	۲۲	شعبان			
۲۳	حضرت خواجہ عبد الباقی باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ	۲۵	جمادی الاخری	سنہ ۱۰۱۲ ہجری	بیرون شاہجہان آباد	
۲۴	حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رح	۲۸	صفر	سنہ ۱۰۳۴ ہجری	سرہند	
۲۵	حضرت شیخ محمد معصوم ملقب بعروۃ الوثقی رح	۹	ربیع الاول	سنہ ۱۰۷۹ ہجری	ایضاً	
۲۶	حضرت شیخ سیف الدین رح	۱۹	جمادی الاولی			
۲	حضرت سید نور محمد بدایونی رح	۱۱	ذیقعدہ	سنہ ۱۱۳۵ ہجری	بیرون کوٹلہ سلطان المشائخ	
۲	حضرت میرزا مظہر جان جانان رح	شب شنبہ ۱۰	محرم	سنہ ۱۱۹۵ ہجری	دہلی	
۲	حضرت مولوی نعیم اللہ بہرایچی رح	جمعہ بعد نماز عصر ۵	صفر	سنہ ۱۲۱۸ ہجری	بہرایچ	
۲	حضرت مولوی مراد اللہ تھانیسری رح	شنبہ قبل مغرب ۲۱	ذیقعدہ	سنہ ۱۲۴۸ ہجری	لکھنؤ	

نمبر شمار	نام بزرگان	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وفات	مقام مزار اقدس	[illegible]
۳۱	حضرت مولوی ابوالحسن نصیر آبادی رحمۃ اللہ	غرہ	شعبان	سنہ ۱۲۷۳ ہجری	نصیر آباد از توابع لکھنؤ	

السلسلۃ للمشائخ النقشبندیۃ المتصلۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہم الف الف صلوٰۃ من رب البریۃ

نمبر شمار	نام بزرگان	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وفات	مقام مزار اقدس	[illegible]
۲	حضرت علی کرم اللہ وجہہ	شب دوشنبہ	رمضان	سنہ ۴۰ ہجری	نجف اشرف	بقولے جمعہ ۲۱
۳	حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ	جمعہ ۱۰	محرم	سنہ ۶۱ ہجری	کربلا	نزد بعض سنہ ۶۰ ہجری
۴	حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ	۱۸	محرم	سنہ ۹۴ ہجری	جنۃ البقیع	نزد بعض ۹۵ سنہ ہجری
۵	حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ	دوشنبہ	ذیحجہ	سنہ ۱۱۴ ہجری	جنۃ البقیع	نزد بعض ۲۵ سنہ ہجری
۶	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	روز دوشنبہ ۵	رجب	سنہ ۱۴۸ ہجری	جنۃ البقیع	شوال ۱۶
۷	حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ	جمعہ ۵	رجب	سنہ ۱۸۳ ہجری	بغداد شریف	نزد بعض ۱۵ و بقولے ۲۵
۸	حضرت علی بن موسیٰ رضا رضی اللہ عنہ	جمعہ ۲۱ و نزد بعض ۹	رمضان	سنہ ۲۰۳ ہجری	مشہد مقدس	۹ صفر و نزد بعض سنہ ۲۰۲ ہجری سے
۹	حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ	جمعہ ۲	محرم	سنہ ۲۰۰ ہجری	بغداد شریف	۱۰ و نزد بعض ۲۰
۱۰	حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ	بامداد سہ شنبہ ۳	رمضان	سنہ ۲۵۳ ہجری	بغداد شریف	۲۹ و سلخ رجب سنہ ۲۵۲ ہجری

اختلاف	جای مزار مبارک	سنہ وفات	ماہ وفات	روز وفات و تاریخ	نام بزرگان	تعداد
سنہ ۲۹۷ ہجری و نزد بعض سنہ ۲۹۹ ہجری	بغداد شریف	سنہ ۲۹۸ ہجری	رجب	روز شنبہ و اصح ۲۷	حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ	۱۱
سنہ ۳۳۵ ہجرے	بغداد شریف	اصح سنہ ۳۳۴ ہجری	ذیحجہ	۲۸ و نزد بعض ۲۷	حضرت ابو بکر شبلی رحمہ اللہ	۱۲
محرم سنہ ۳۶۹ ہجری	مکہ معظمہ	سنہ ۳۶۷ ہجری	شوال	۱۱	حضرت ابو القاسم نصیر آبادی رح	۱۳
۲۰ شوال	نیشاپور	سنہ ۴۰۵ ہجری	ذیقعدہ	۵	حضرت ابو علی دقاق رحمہ اللہ	۱۴
		سنہ ۴۶۵ ہجری	ربیع الآخر	۱۶	حضرت ابو القاسم قشیری رح	۱۵
نزد بعض سنہ ۳۲۳	مصر سفینۃ الاولیا	سنہ ۳۲۱ ہجری	شوال	۲	حضرت شیخ ابو علی رودباری رح	۱۶
نزد بعض سنہ ۳۴۲ ہجرے	مصر سفینۃ الاولیا	سنہ ۳۴۶ ہجری	شعبان	۱۱	حضرت ابو علی کاتب رح	۱۷
۱۱ رجب مخزن اعراس	نیشاپور	سنہ ۳۷۳ ہجری	شوال	۹	حضرت ابو عثمان مغربی رح	۱۸
۱۵ جمادی الاولی و نزد بعض رجب		سنہ ۴۵۰ ہجری	صفر	۲۳	حضرت شیخ ابو القاسم گرگانی رح	۱۹

السلسلة للمشائخ القادریة رضی اللہ عنہم اجمعین

اختلاف	جای مزار مبارک	سنہ وفات	ماہ وفات	روز وفات و تاریخ	نام بزرگان	تعداد
۲۸ و ۲۹ صفر و سلخ و نزد بعض ۲	جنۃ البقیع	سنہ ۴۹ ہجری و نزد بعض سنہ ۵۰	ربیع الاول	غرہ و اصح ۵	حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ	۳

حوالہ	جای مزار	سنہ وفات	ماه وفات	روز وفات و تاریخ	نام بزرگان	نمبر
					حضرت حسن مثنی رضی اللہ عنہ	۴
					حضرت سید عبداللہ محض رح	۵
					حضرت سید موسی الجون رح	۶
					حضرت سید داؤد مورث رح	۷
					حضرت سید موسی مورث رح	۸
					حضرت سید یحیی زاہد رح	۹
					حضرت سید عبداللہ رح	۱۰
			رجب	۲۷	حضرت سید موسی جنگی دوست رح	۱۱
					حضرت سید ابی صالح رح	۱۲
ودر بغداد تباریخ ۱۷ ۸ ربیع الآخر	بغداد شریف	سنہ ۵۶۱ ہجرے	ربیع الآخر	شب شنبه بعد نماز عشا	حضرت محبوب سبحانی رح سلہ	۱۳
ونزد بعض ۵ رمضان	بغداد شریف سفینۃ الاولیا	سنہ ۶۳۳ ہجری	شوال	۶	حضرت سید عبدالرزاق رح	۱۴
			ذیحجہ	۱۸	شرف الدین قتال رح	۱۵

ملا تاریخ وفات حضرت محبوب سبحانی نهم ربیع الآخر است لیکن چهل فاتحه آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بتاریخ یازدهم بر ماه می‌نمودند لهذا عرس آنجناب رضی اللہ عنہ در هندوستان بتاریخ یازدهم شهر ربیع الآخر اشتهار یافت ۱۲

نمبر	نام بزرگان	وفات روز و تاریخ	ماہ وفات	سنہ وفات	جای مزار مبارک	اختلاف
۱۶	حضرت سید عبد الوہاب رح					
۱۷	حضرت سید عماد الدین رح					
۱۸	حضرت فضیل رح حضرت شمس الدین					
۱۹	صحرائی رح حضرت سید گدا رحمٰن					
۲۰	بن ابی الحسن رح حضرت سید					
۲۱	شمس الدین رح					
۲۲	حضرت سید گدا رحمٰن ثانی حضرت سید					
۲۳	فضیل رحمہ اللہ حضرت شاہ					
۲۴	کمال کیتھلی رح حضرت شاہ					
۲	اسکندر رح حضرت مجدد					
۲	الف ثانی رح حضرت خازن الرحمۃ					
	محمد سعید رحمہ اللہ	۲۸	جمادی الآخر			
	حضرت شیخ عبد الاحد رح	۲۸	ذی الحجہ			
	حضرت سید محمد عابد سنامی	۱۸	رمضان	۱۱۶۰ ہجری	بیرون شاہجہان آباد	

و از حضرت سید محمد عابد سنامی ... بعنایت آن حضرت ... میرزا مظہر جانجاناں ... حضرت مولوی ... سید ابوالحسن نصیر آبادی ... رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ... [illegible]

السلسلة للمشائخ الچشتیة الصابریة

نمبر	نام بزرگان	تاریخ وفات	ماه وفات	سنه وفات	مقام مزار	اختلاف
۳	حضرت حسن بصری رحمه الله	۴ ونزد بعض ۱۴	محرم	۱۱۰ھ ہجری	بصره	غرۂ رجب ونزد بعض ۵
۴	حضرت عبد الواحد بن زید رح	۲۷	صفر	۱۷۶ھ ہجری	بصره	ونزد بعض ۱۷۷ھ ہجری
۵	حضرت فضیل بن عیاض رح	۳	ربیع الاول	۱۸۶ھ ہجری	مکۂ معظمہ	۷ و ۲۷ محرم
۶	حضرت ابراہیم بن ادہم رح	۲۶	جمادی الاولی	۱۶۲ھ ہجری	شام قریب مزار حضرت لوط علیہ السلام	ونزد بعض ۱۶ اسفینه ۱۶۱ھ ہجری
۷	حضرت خذیفه مرعشی رح	۲۵	شوال	۲۵۲ھ ہجری		۱۴ سفینة الاولیاء و ۲۴
۸	حضرت ہبیره بصری رح	۷	شوال		بصره	غره ودر سفینه ۱۸
۹	حضرت ممشاد علو دینوری رح	۱۴	محرم	۲۹۹ھ ہجری		نزد بعض ۲۴
۱۰	حضرت خواجه ابی اسحاق شامی چشتی رح	۱۴	ربیع الآخر		عکه از بلاد شام	
۱۱	حضرت خواجه ابی احمد چشتی رح	غره	جمادی الاخری	۳۵۵ھ ہجری	چشت که از خراسان ست	نزد بعض ۱۰
۱۲	حضرت خواجه ابی محمد چشتی رح	غره ونزد بعض ۹	جمادی الاخری	۴۱۱ھ ہجری ونزد بعض ۴۲۱ھ	چشت	غره رجب ۴۱۱ھ سفینه
۱۳	حضرت خواجه ابی یوسف چشتی رح	۳۶ ودیگر سفینة الاولیاء	ربیع الآخر	۴۵۹ھ ہجری	چشت	۳ رجب

نمبر شمار	نام بزرگان	روز وفات تاریخ	ماہ وفات	سنہ وفات	جائے مزار مبارک	اختلاف
۱۴	حضرت خواجہ مودود چشتی رح	غرہ	رجب	سنہ ۵۲۷ ہجری	چشت	
۱۵	حضرت حاجی شریف زندنی رح	۱۳	رجب		زندنہ کہ بلدہ ایست از نہار	نزد بعض ۳ رجب
۱۶	حضرت خواجہ عثمان ہارونی رح	۵	شوال	سنہ ۶۱۷ ہجری	مکہ معظمہ	نزد بعض ۶ ربیع الاول
۱۷	حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح	دوشنبہ ۶	رجب	سنہ ۶۳۳ ہجری	اجمیر شریف	بقول شب یکشنبہ سنہ ۶۳۲ ہجری سے
۱۸	حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی	دوشنبہ ۱۴	ربیع الاول	سنہ ۶۳۳ ہجری	دہلی قرب حوض شمسی	
۱۹	حضرت فرید الدین شکر گنج	پنجشنبہ ۵	محرم	سنہ ۶۶۴ ہجری	پاک پٹن	
۲۰	حضرت علاؤ الدین بن احمد صابر رح	۱۳	ربیع الاول	سنہ ۶۹۰ ہجری	کلیر سرکار سہارنپور	
۲۱	حضرت شمس الدین ترک رحمۃ اللہ	۱۵	جمادی الاخری		پانی پت	نزد بعض ۱۰
۲۲	حضرت جلال الدین پانی پتی رح	۱۳	ربیع الاول	سنہ ۷۶۵ ہجری	پانی پت	
۲۳	حضرت شیخ عبد الحق ردولوی رح	۱۵	جمادی الاخری	سنہ ۸۳۷ ہجری	ردولی	
۲۴	حضرت شیخ احمد عارف رح	۲۱	شوال		ردولی	
۲۵	حضرت شیخ محمد بن عارف	۲۶	ربیع الآخر		ردولی	

ع تاریخ وفات [illegible] ۱۲

نمبر شمار	نام بزرگان	تاریخ روز وفات	ماہ وفات	سنہ وفات	جائے مزار	اختلاف
۲۶	حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی	۲۲ و نزد بعض ۲۳	جمادی الاخری	سنہ ۹۴۴ ہجری	قصبہ گنگوہ	نزد بعض سنہ ۹۴۵ھ
۲۷	حضرت شیخ رکن الدین رح	۴	شوال	سنہ ۹۸۳ ہجری	قصبہ گنگوہ	
۲۸	حضرت شیخ عبدالاحد فاروقی رح	۱۷	رجب			

سلسلۂ چشتیہ نظامیہ حضرت فرید شکر گنج رح

نمبر شمار	نام بزرگان	تاریخ روز وفات	ماہ وفات	سنہ وفات	جائے مزار	اختلاف
۲۰	حضرت نظام الدین سلطان الاولیاء رح	چہارشنبہ ۱۸	ربیع الآخر	سنہ ۷۲۵ ہجری	قریب دہلی کہنہ موضع غیاث پور	
۲۱	حضرت نصیر الدین چراغ دہلی رح	جمعہ ۱۸	رمضان	سنہ ۷۵۷ ہجری	قریب دہلی کہنہ	
۲۲	حضرت جلال الدین مخدوم جہانیان جہان گشت رح	چہارشنبہ وقت غروب آفتاب	ذیحجہ	سنہ ۷۸۵ ہجری	اُچہ ملتان سفینہ	
۲۳	حضرت سید اجمل بہرائچی رح					
۲۴	حضرت سید بڈھن بہرائچی رح					
۲۵	حضرت درویش بن قاسم اودھی رح					

سلسلۂ سہروردیہ بعد از حضرت حسن بصری رح

نمبر شمار	نام بزرگان	تاریخ روز وفات	ماہ وفات	سنہ وفات	جائے مزار	اختلاف
۴	حضرت حبیب عجمی رح	۳	ربیع الآخر	سنہ ۱۵۶ ہجری	مخزن بصرہ مخبر الواصلین	۱۰ رمضان سنہ ۱۳۱ھ
۵	حضرت داؤد طائی رح	۲۸	ربیع الاول	سنہ ۱۶۵ ہجری	بغداد	۲۸ ربیع الآخر

ف قدر حضرت شیخ عبدالاحد بعد ایشان پسر ایشان حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ تا سید ابو الحسن نصیر آبادی نزول چنانکہ در سلسلۂ اولی مذکور شد ۱۲

ف قدر حضرت نظام الدین رح و سلسلۂ ایشان بواسطۂ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرسد چنانکہ در سلسلۂ صابریہ مرقوم گردید ۱۲

ف قدر حضرت درویش بن قاسم اودہی و بعد ایشان شیخ عبد القدوس گنگوہی تا حضرت مجدد رضی اللہ عنہ و از انجا تا حضرت سید ابو الحسن نصیر آبادی نزول چنانکہ در ما سبق ذکر یافت ۱۲

ف حضرت حبیب عجمی و سلسلۂ ایشان بواسطۂ حضرت حسن بصری تا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرسد چنانکہ بالا معلوم شد ۱۲

نمبر	نام بزرگان	تاریخ و روز وفات	ماہ وفات	سنہ وفات	مقام مزار مبارک	کیفیت
۵	حضرت امام علی موسی رضا رح				بالاگذشت	
۶	حضرت معروف کرخی رح				بالاگذشت	
۷	حضرت سری سقطی				بالاگذشت	
۸	حضرت جنید بغدادی رح					
۹	حضرت ممشاد دینوری	۱۴	محرم	سنہ ۲۹۹ ہجری		نزد بعض ۲۹۴
۱۰	حضرت شیخ احمد دینوری		ذیحجہ	سنہ ۳۶ ہجری		
۱۱	حضرت شیخ محمد بن شیخ عبد اللہ رح					
۱۲	حضرت شیخ ضیاء الدین عمر سہروردی رح	شب یکشنبہ ۱۲	جمادی الاخری	سنہ ۵۶۳ ہجری	بغداد	شب پنجشنبہ ۱ رجب سنہ ۵۶۳ و نزد بعض ۱ رمضان
۱۳	حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی	جمعہ غرہ	محرم	سنہ ۶۳۲ ہجری	بغداد	
۱۴	حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رح	پنجشنبہ ۷ بعد نماز عصر	صفر	سنہ ۶۶۱ ہجری	ملتان	نزد بعض سنہ ۶۶۶ ہجری
۱۵	حضرت شیخ صدر الدین	شب جمعہ بین ظہر و عصر	ذیحجہ	سنہ ۶۸۴ ہجری	ملتان	
۱۶	حضرت رکن الدین شاہ رکن عالم رح	شب جمعہ ۹	جمادی الاولی	سنہ ۷۳۵ ہجری	ملتان	۱۶ رجب یوم پنجشنبہ بعد نماز مغرب
۱۷	حضرت شیخ جلال الدین بخاری رح	۱۹	جمادی الاخری		اچہ مخزن	

سلسلہ کبرویہ بعد حضرت ابوالقاسم کرگانی رح

نمبر	نام بزرگان	تاریخ و روز وفات	ماہ وفات	سنہ وفات	مقام مزار مبارک	کیفیت
۱۶	حضرت شیخ ابوبکر نساج					
۱۷	حضرت شیخ احمد غزالی	۷	محرم	سنہ ۵۱۵ھ	قزوین	

نمبر	نام بزرگان	روز و تاریخ وفات	ماہ وفات	سن وفات	جائے مزار	کیفیات
۱۸	حضرت شیخ ابو نجیبؒ	شب شنبہ ۲	جمادی الاخری	سنہ ۵۶۳ ہجری	بغداد	
۱۹	حضرت عمار یاسرؒ	۱۲	ربیع الآخر مخزن			
۲۰	حضرت نجم الدین کبریٰ رحم	شنبہ ۱۰	جمادی الاولیٰ	سنہ ۶۱۸ ھ	خوارزم در خانقاہ خود مخزن	شنبہ ۱۰ رمضان مخبر الواصلین
۲۱	حضرت بابا کمالؒ	۲۲	ذیقعدہ			
۲۲	حضرت شیخ احمد بن رضی					
۲۳	حضرت عطایار الحالد					
۲۴	حضرت شمس الدین ابو محمد ابن محمود بن ابراہیم					
۲۵	حضرت حمید الدین سمرقندی رحم					
۲۶	حضرت سید جلال الدین بخاری بالا گذشت ۱۲					

سلسلہ قادریہ بعد حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

نمبر	نام بزرگان	روز و تاریخ وفات	ماہ وفات	سن وفات	جائے مزار	کیفیات
۱۳	حضرت شیخ عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی رحم		جمادی الاخری	سنہ ۴۲۵ ھ	مقبرۂ حضرت امام احمد حنبلؒ	
۱۴	حضرت ابو الفرح طرطوسی	۳	شعبان مخزن			
۱۵	حضرت ابو الحسن علی المنکاری رح		محرم	سنہ ۴۸۶ ھ		
۱۶	حضرت ابو سعید مخزومی	۷	شعبان مخزن	سنہ ۵۱۳ ھ		
۱۷	حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی	شب شنبہ ۹	ربیع الآخر	سنہ ۵۶۱ ھ	بغداد شریف	

۵ ذکر حضرت سید جلال الدین بخاری کا بعد ایشان حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت تا حضرت سید ابو الحسن نصیر آبادی نزد ما چنانکہ از سلسلہ سہروردیہ معلوم گردید ۱۲

۶ تو ذکر حضرت شیخ عبد الواحد و سلسلہ ایشان بواسطہ حضرت ابوبکر شبلی یازدہ واسطہ تا با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معروفا میرسد ۱۲

نمبر	نام بزرگان	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وفات	جائے مزار شریف	اخلاف
۱۸	حضرت شیخ شمس الدین الحداد رح					
۱۹	حضرت شیخ شمس الدین علی الافلح					
۲۰	حضرت شیخ قطب الدین ابو الغیث				سنہ ۵۶۱ھ	
۲۱	حضرت شیخ ابو المکارم فاضل					
۲۲	حضرت ابو القاسم					
۲۳	حضرت سید حمید عینی رح					
۲۴	حضرت سید جلال الدین بخاری رح					

سلسلۂ مداریہ قلندریہ بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

نمبر	نام بزرگان	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وفات	جائے مزار شریف	اخلاف
۱	حضرت امام عبداللہ علمبردار رح	۵	رجب مخزن			
۲	حضرت عین الدین شامی رح	۶	رجب مخزن			
۳	حضرت طیفور شامی رح					
۴	حضرت شاہ بدیع الدین مدار رح	شب جمعہ ۱۷	جمادی الاولیٰ	۸۳۸ھ	مکن پور توابع ضلع قنوج	[illegible]
۵	سید اجمل بہرائچی					

سلسلۂ قلندریہ دیگر بعد حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

نمبر	نام بزرگان	تاریخ وفات	ماہ وفات	سنہ وفات	جائے مزار شریف	اخلاف
۱	سید عبدالعزیز مکی رح					
۲	حضرت سید خضر رومی رح					
۳	سید نجم الدین قلندر بن حضرت نظام الدین غزنوی رح					

تعداد	نام بزرگان	روز وفات و تاریخ	ماہ وفات	سنہ وفات	جای مزار	اختلاف
۴	شاہ قطب الدین بینا دل رح	۲۵	شعبان		علن پور قریب جونپور	
۵	شاہ قطب الدین جونپوری	۱۴	جمادی الاخری		علن پور قریب جونپور	
۶	شیخ عبد السلام عرف شاہ علی جونپوری رح	۱۵	ذیقعدہ		علن پور	
	حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رح	بالا گذشت				

متفرقات بزرگان دین کے روز وفات و سنہ تبرکا تحریر کر دیئے گئے

نام بزرگان	روز وفات و تاریخ	ماہ وفات	سنہ وفات	جای مزار	اختلاف
سید نا سید احمد توری رح	۱۱	اگہن	سنہ ھ	کنجن پور علاقہ ضلع نواکھالی ملا بنگال کلکتہ دہلی دال ... غنجہ	
حضرت شاہ صوفی فتح علی صاحب	۳۰	اگہن			
حضرت شاہ حاجی نعیم الدین	۱۵	ماگھ	سنہ ۱۳۰۱ بنگلہ	نندنپور	علاقہ ضلع نواکھالی
مریم ثانی بی بی حشمت النساء	۳ شب پنجشنبہ	شوال	سنہ ۱۳۱۴ھ	نندنپور	علاقہ ضلع نواکھالی
منشی شاہ حبیب اللہ صاحب رح	شب دو شنبہ	رمضان	سنہ ۱۳۱۸ھ	نندنپور	علاقہ ضلع نواکھالی
نانا شاہ ہارون مجذوب شاہ عرف لنکٹا میاں	شب چہار شنبہ	ماگھ	سنہ ۱۲۸۲ بنگلہ	گنگا پور	علاقہ نواکھالی
				لکھی پور	متصل لال بازار ...
شاہ ذکی الدین صاحب قدس سرہ				شام پور	علاقہ نواکھالی
شاہ عظیم اللہ صاحب قدس سرہ				لکھی پور	علاقہ نواکھالی

اب فقیر مختصر احوال حضرت سلطان العارفین و برہان الواصلین ہادی گمراہان
و مصدر فیوض ایزد منان ملک العلماء امام الاولیاء سند الاصفیاء وارث الانبیاء
نائب رسول اللہ ولی بنگالہ سلطان البحر والبر سیدی و مولائی شیخ الحرمین شریفین
الغازی المجاہد فی سبیل اللہ حافظ مولانا سید احمد تنوری توکلی عرف میران شاہ
صاحب کے بیان کرتا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضی عنا الی یوم القیامۃ ونفعنا اللہ
بمحبتہم ورزقنا الاقتدار بسیرتہم ونجنا اللہ تعالیٰ من کل بلاء ببرکتہم فی الدنیا والآخرۃ
اللہم توفنی مسلماً والحقنی بالعاشقین حضرت سید احمد تنوری توکلی بغدادی بن
حضرت مولانا سید اجل صاحب رضی اللہ عنہما اولاد سید الاذکیاء سند الاتقیاء حضرت
میر محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے ہیں جب بغداد میں ہلاکو خان بادشاہ
نے غارت کی اور قتل عام کا حکم دیکر شہر بغداد شریف کو ویران کردیا اسوقت حادثہ
قیامت صغریٰ کا نظر آتا تھا اسی زمانے میں سب سی اولاد غوث اعظم کی روم و شام
وقندھار و کابل و فارس و ہندوستان و خلیج بنگالہ میں آئی اور ندی کو دعا سے خشک
کردیا چنانچہ حضرت مولانا سید اجل رضی اللہ عنہ نے ہندوستان میں بعہد شاہ
فیروز سکونت اختیار کی اور حضرت مولانا و قبلتنا مخدوم سید احمد تنوری ہندوستان
میں شہر دہلی پیدا ہوئے اور تکمیل علوم ظاہری و باطنی کی اپنے والد قدس سرہ
سے کی اور دیگر مشائخ زمانے سے فیض باطن و خلافت پائی طریقہ قادریہ و چشتیہ
میں حضرت سید احمد تنوری مثل جنید کے سبقت لیگئے اور بہت سی کرامتیں آپ سے
ظاہر ہونے لگیں آپ مشائخ شام و مدینہ منورہ و مکہ معظمہ سے فائز المرام ہوئے والد
عزت کے پھر بعد ہلاک ہونے ہلاکو خان کے بغداد شریف واپس گئے حضرت سیدنا
سید احمد تنوری حالت استغراقی و جذبۂ قوی رکھتے تھے اور اکثر بیابان میں اوقات
عزیزہ ریاضات و مجاہدہ میں بسر کرتے تھے شاہ فیروز والد سید صاحب کا معتقد تھا

آپ کو بلایا اور بہت توقیر کی ایک بزرگ کو حسد پیدا ہوا اور اُسنے کہا کہ سید سیاہ نباشد
دیگران چہ بین نباشد چونکہ حضرت مخدوم عالم گندمی رنگ مائل بسیاہی میانہ قد
گیسوی دراز بال زلف دار کشادہ پیشانی بڑی آنکھ شربتی چشم تھی اسلیے اُنھون نے
بادشاہ سے چغلی کھائی اور اپنی حُسن صورت سے دعوی اولاد غوث پاک کا فرمایا
حضرت سید صاحب رضی اللہ عنہ نے چشم غیظ سے جو اُس شخص کیطرف نظر کی تو تھرا گیا
حضور پر نور نے فرمایا فقیر اولاد غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے ہے اگر کرامت غوث الثقلین
کی دیکھنی منظور ہو تو تنور مین آگ روغن کر جاو رتیل دیگدان مین ڈالدو اور فقیر کو
اور اس مدعی کو اسمین ڈالدو اُسکے بعد دیکھیے جو اولاد سید الاولین و الآخرین میر
محی الدین عبدالقادر جیلانی سے ہے اُسکو آگ کبھی نہین جلائیگی حدیث علماء امتی
کانبیاء بنی اسرائیل صادق آئیگی حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے جب نار
نمرود سے نجات پائی تو اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ضرور نجات پائیگی آخر بحکم سلطانی
تنور مین آگ جلائی گئی اور دیگ مین روغن ڈالکر جوش دیکر دونون بزرگون کو
ڈالا وہ بزرگ تو آگ مین پڑتے ہی خاکستر ہو گئے اور سید احمد تنوری تو کلی مثل
ابراہیم خلیل علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے باغ جنان مین سیر کرتے رہے قصہ کوتاہ
بادشاہ فیروز کو کمال اعتقاد ہوا اور حضرت سے سکونت دہلی کے لیے عرض کیا حضور
پر نور کو الہام ہوا کہ ملک بنگالہ مین جاؤ اور خلیج بنگالہ جو پر زور شور ہے وہان بوجہ نحکیر
کرامت والاشان سے بستی بساؤ اور دین محمدی کو پھیلاؤ اور اُسی زمانے مین حضرت
شاہ جلال مجرد یمنی سلہٹ تشریف لائے اور حضرت شاہ عالی صاحبؒ ڈھاکہ
مین جلوہ افروز ہوے غرض حضور پر نور نے بادشاہ سے فرمایا مجھے یہان کی آبادی
پسند نہین مین احاطہ بنگالہ مین جاؤنگا اور تیرے پاس جتنے قیدی ہین سب کو
آزاد کر دے یہی ہمارا مدعا ہے بادشاہ نے اسکو قبول فرمایا اور تانبہ کی تختی پر کندہ کر دیا کہ

ملک بنگالہ مین جسقدر جگہ حضور پر نور کو درکار ہو اُسکا خراج معاف ہو قیدیون نے
حضور پُر نور کے لطف وکرم سے ممنون ہو کر شکریہ ادا کیا اور درخواست ہمراہی
حضرت کی حضور پر نور نے قبول فرمایا آپ مع دوازدہ امام یعنے بارہ اولیاء بنڈوا
مین آئے اخبار پنڈوا سے معلوم ہوا کہ اولیاء جو پنڈوا آئے تھے گیارہ اولیاء کا پتہ
ونشان معلوم ہے سید احمد تنوری کہان گئے معلوم نہین وہ اخبار مطبع سوداگر
مین چھپا تھا اور جناب مولوی سید عبدالمجید صاحب سب رجسٹرار فرید گنج نے منگوایا تھا۔ اور
مولوی صاحب اولاد حضرت سید احمد تنوری سے ہین القصہ حضرت صاحب گشت
کرتے کرتے کفر بنگالہ کو مٹاتے ہوے علاقہ نواکھالی مین جلوہ افروز ہوئے اور متصل
بازار سوناپور کے جو فی الحال مشہور سوناپور باغ سے ہے جو منسوب حضرت صاحب رضؓ
کی طرف ہے آپ وارد ہوے اور دریا کے اوپر گشت فرماتے تھے نعلین چوبین پیر مین
ہوتے تھے اور ایک طرف سے زمین اونچی ہوتی تھی ایک بستی اور چند تالاب مدور
بنگئے۔ اسکو تخمیناً ساڑھے چھہ سو برس کا زمانہ ہوا ہے مگر ابھی دیکھنے والا بیساختہ
زبان سے سبحان اللہ نکالتا ہے کچھ جگہ باقی تھی جب ماہی گیر سے حضور پر نور کی ملاقات
ہوئی آپ اتمام نکر سکے حضور نے ماہ گیر کو منع کیا کسی سے اظہار نکرنا مگر اُسنے اپنی
بی بی سے کہدیا اور اُسی وقت مر گیا۔ پھر آپ قریب سوناپور دوسری جگہہ
گشت فرماتے تھے اور زمین اونچی ہوتی جاتی تھی نام روپاپور باغ ابھی تک
کرامت نشان موجود قابل دید ہے پھر حضور نے فی الحال جس جگہہ مزار پر انوار
جائے حل مشکلات دوجہان ہے جلوہ افروزی فرمائی اور سکونت اختیار کی اور وہین
مدفون ہوے **کرامت** ایکدن بعد عصر کے حضور مکان کی پچھم کیطرف گشت
کرنے تشریف لیگئے اور وقت نماز مغرب کا فوت ہوا جاتا تھا آپ نے عصار مبارک
کو زمین پر مارا پانی نمودار ہوا حضور نے وضو بنایا آپکے فرزند صالح مولوی شاہ

امان اللہ صاحب و مولوی شاہ فیض اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہما نے بڑا کرکے واسطے نشان
تایوم قیامت کے لیے کھدوایا نام مشہور خدائی پھوکر ہمارے ملک بنگالہ مین
نارجیل حضور پر نوار لائے ہین اور حضور اس خطہ بنگالہ مین جسجگہ جلوہ افروز ہین
ہوئے ہین وہان یہ پھل نہین چنانچہ کملا و چاٹگام و سلہٹ و ڈھاکہ وغیرہ وغیرہ جگہہ
مین نہین ہی اور ہمارے یہان ایک نارجیل لال رنگ منسوب حضرت صاحب رضی اللہ عنہ
کی طرف نام میرانی نارجیل خاص کرکے اس خطۂ بنگالہ مین جہان آرام گاہ حضرت
ہے کثرت سی یہ پھل پیدا ہوتا ہے کنجن پور کے نارجیل شیرین اور بڑے مزیدار مشہور ہین
حضرت صاحب رضی اللہ عنہ کی خواہر صاحبہ مشہور مجذوبہ بی بی مزار پر انوار کنجن پور
جہان حضرت کا مزار ہے مگر یہ مزار ایک پیڑ کے نیچے تلاب کی پورب کنارہ ہی جو حاجتمند
جاوی رحم کرتی ہین اور انکی زیارت طالبین کو اول ہوتی ہی بعدہ حضرت سید صاحب
کی زیارت نصیب ہوتی ہی اور جسکو حضرت سید صاحب کی زیارت نصیب ہو
فوراً حضرت غوث پاک و حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب
ہوتی ہے ہذا من اعجب العجوبات اور اکثر مریدان فقیر کو ایک روز یا دو روز
زائد درجہ سہ روز اقامت درگاہ شریف مین کرنے سے زیارت نصیب ہوتی ہے
اس زیارت سی مراد از روے مکاشفہ کے ہی اور خواب مین بھی ہوتی ہی جس کو
مکاشفہ نہین اور جب عقل والا ہو۔ **کرامت ۱۳۱۹ء** سب رجسٹرار مولوی
اصغر علی صاحب کی دختر کو مرض مہلکہ لاحق ہوا تھا اور ڈاکٹر علاج سی دست بردار
ہوگئے تھے حتی کہ وقت جانکندنی کا قریب ہوا فقیر دائرۂ شریفین گیا اور روضۂ منورہ
مین جھاڑو و دیگر ایصال ثواب کرکے واپس روانہ ہوا ایک گھنٹہ کے درمیان
مین مرض سلب ہوگیا گویا بھلی چنگی ہے نواکھالی کے بڑے ڈاکٹر آئے اور تشخیص
کی اور کہا مرض نہین ہے اُسکی صلہ مین سب رجسٹرار صاحب کی زوجہ الناسا بی بی

نے جو دختر معنوی فقیر کی ہی ایک دائرہ فقیر خانہ مین ٹین کا سائبان واسطے حلقہ ذاکرین کیے بنوا دیا نام دائرہ احمد میرانی رکھا ہے سگ درگاہ میران شو چون خواہی قرب ربانی + کہ بر شیران شرف دارد سگ درگاہ جیلانی + اور اس دائرہ مین جناب قمر الدین صاحب مرید فقیر نے یکصد روپیہ صرف کیا ہی مجکو امید ہی کہ بعد اس فقیر کے جو اس دائرہ مین جانشین ہو اور خداوند تعالی جسکو قابلیت اسکی عنایت فرمائے ان لوگون کو دعا سے نہ بھولے **کرامت** حضرت سید صاحب رضہ کے مزار پر انوار کی اتر طرف ایک کٹھل کا درخت تھا خادمون نے کاٹا تھا اسی دن منشی غلام علی صاحب جو تالاب کے کنارہ گئے تھے انکو پچھاڑ کر گرا یا اور بیہوش ہوگئے چند دن حالت غشی مین جان بلب رہے انکا برادر خرد رات کو پیشاب کرنے نکلا تو سر پر پار تالاب سے جسکا بعد تخمیناً تین سو گز ہوگا کسی نے ہاتھ پکڑا اور کھینچا جاتا تھا اور لڑکا چیخ مارتا تھا ادھر مان باپ ایک طرف سے سر پٹک پٹک کر روتے تھے اور ہاتھ تھامے ہوئے تھے سب لوگ اطراف جوانب کے جمع ہوگئے لڑکا بیہوش ہو کر گر پڑا ابتک قدرے خمار و دور سر باقی ہے اور تعویذ سرہانہ رکھے ہوے ہیں اور اسی طرح ہر شب غوغا شور ہوتا ہی اور درگاہ شریف سے آواز گھوڑ سوارون وغیرہ کی اور آواز نکلو نکلو بے ادب نکلو کی آتی تھی اور بنگلہ گھر مین ایک شب چند لوگ سوئے تھے گھوڑ سوارون نے آکر جو حملہ کیا سب نکل پڑے آخر فاتحہ و نیاز حضرت کی دیکر سب عورت و مرد روضہ پر انوار مین جا کر زمین پر گرے اور اپنی کردار سے توبہ نصوح کی تب اس تکلیف سے نجات پائی یہ قصہ سنہ ۱۲۶۲ھ مین ہوا تھا **کرامت** ہمارے ملک مین اگر دہان مین کیڑا لگ جائے تو مجذوبہ بی بی صاحبہ کے جو بانس ہین ان سے چھوٹی پانچ عدد کاٹ کر لاتے ہین چار شاخین تو چار گوشہ مین اور ایک درمیان کھیت کے نصب کرنے سے کیڑا دفع ہوجاتا ہی لیکن ادن سے کہکر لانا ہوتا ہے

کہ مجذ رسہ فلان ضرورت کیوجہ سی لیے جاتا ہون پھر واپس دونگا پھر واپس دیتا ہوتا
ہے اگر نہ دیوین دبال جان ہوتا ہی **کرامت** ایک خادم اپنی ضرورت کے لیے
بانس کاٹنے گیا تھا جب بانس کاٹے اور دوسرے بانس مین انکا جھڑا نیکو اوپر اُٹھا
لات مار کر بدہوش کرکے گرادیا **کرامت** ایک آدمی بانس کی چھڑی بلا کہہ
کاٹتا تھا خون چھڑی سی نمودار ہوا **کرامت** ایک املی کہ درخت کی ڈالی
کاٹتا تھا خون ظاہر ہوا **کرامت** یوسف علی جب مجنون ہوا تھا اسکا جد امجد
روضۂ شریف مین جھاڑو دیکر اُس جھاڑو سی اُسکو مارتا تھا چند دن کے بعد اُسنے
آرام پایا فی الحال وہ موجود ہی **کرامت** ایک آدمی ایک ظالم کے ہاتھ گرفتار
ہوا اور روپیہ لیکر تنازع ہوا آخرکار باہم وعدہ ہوا کہ حضرت میران شاہ صاحب
کا مزار چھوکر قسم کھاکر روپیہ لیلو درگاہ مین آئے اور قسم کھائی روپیہ لیا تیسرے دن وہ
ظالم ایک مقدمہ مین گرفتار ہوکر دو برس کی قید سی سزایاب ہوا **کرامت**
ایک آدمی نی درگاہ شریف پر ہاتھ رکھکر جھوٹی قسم کھائی خون منہ سے جاری
ہوا آخرکار مرگیا **کرامت** چودھری احمد غازی صاحب عرف بابا میان اپنے
والد چودھری محمد غازی صاحب رح کے ساتھ بچپن مین درگاہ شریف مین آئے
تھے حرم کہ اندر جوتہ لیکر چلے گئے اتنے مین چودھری صاحب نی دیکھا دیکر نکالدیا
جب اُس کفش کو اپنے ساتھ گھر لایا اور بکس مین بند کرکے رکھا ہر چند تلاش کیا نہ پایا۔
کرامت ہمارے ملک مین اگر کسی درخت نارجیل مین کیڑا لگ جاتی تو حضرت
میران شاہ صاحب کی درگاہ شریف مین للہ دینے کی نیت کرکے جاوے
اور درگاہ کو ہاتھ لگادے تو کیڑا دفع ہوتا ہی **کرامت** جو مرید فقیر کا
قاسی القلب ہوتا ہی درگاہ شریف مین جانے سے فوراً اُسکا قلب جاری ہوجاتا ہی
کرامت حضرت صاحب اس فقیر کا مرید ہوئی اُسکی تکمیل کرتی ہین اور اپنی بد رنج سی

دید کی لذت حاصل کرائی ہین **کرامت** چودہری سید عبدالغفور صاحب بتاریخ عرس حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے سنہ ۱۳۱۹ ہجری مین مزار شریف مین حضرت کے گئے تھے انکو زیارت غوث پاک مع میران شاہ صاحب و حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تا جمیع انبیاء اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین کی نصیب ہوئی ایسے ہی میان شاہ عبدالمجید صاحب درویش متوطن ماجھر گانون و مستان شاہ نعمت اللہ میانجی صاحب متوطن ماجھر گانون و حاجی قمر الدین صاحب متوطن ماجھر گانون و میان عاشق مصطفی عبدالکریم خان صاحب متوطن بکرام پور وغیرہ وغیرہ کو زیارت حضرت کی مع حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیب ہوئی اور الی الآن ہوتی ہے ہذا من اعظم التصرفات جب سے حضور پر نور تشریف فرما ہوئے اُسی زمانہ سے یہ ملک آباد ہے اور ندی خشک ہو گئی اور بارہ قوم جو حضرت صاحب کے ساتھ آئی تھین اب کنجن پور مین انکی اولاد موجود ہے ایک خانقاہ احمدی میرانی نندنپور مین اور دوسری کنجن پور متصل مزار پر انوار کے فقیر نے واسطے طالبین حق تعالی شانہ کے جاری کرادین ہین سنہ ۱۳۱۲ ہجری تک مزار پر انوار کچا تھا اور بڑے بڑے زمینداروں نے کوشش کی مگر پختہ نہ بنا سکے چودہری حسن علی صاحب زمیندار نے جب اپنی دالان بنائی و حضرت صاحب کے مزار کے لیے پختہ اینٹ منگوانیکی سبیل کی تھی لیکن وہ انتقال کر گئے اور ایک زمیندار نے دیوار کچی سے اٹھائی اُس سے بھی کچھ نہو سکا دیوار ویسی ہی پڑی رہی آخر کار سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق سنہ ۱۳۰۸ عربنگلہ مورخہ ۱۲ ساون مطابق مورخہ ۱۱ ربیع الآخر بروز عرس شریف غوث اعظم فقیر نے حضور پر نور کا مزار شریف اور آپکی خواہر صاحبہ کا مزار پر انوار پختہ کرایا مع سید عبدالغفور صاحب و مولوی حمید اللہ صاحب متوطن دہوبا کنڈی و مولوی حمید اللہ صاحب متوطن بٹیال پور و مولوی اصغر علی صاحب متوطن بکرام پور و مولوی عبدالغفور صاحب و میان عبدالکریم خان صاحب متوطن

بکرام پور و شاہ نعمت اللہ حاجی قمر الدین متوطن ماجر گاؤن کے جو تخمینا ساٹھ آدمی باہم اس کار خیر مین شریک تھے مزار کو پختہ بنوا دیا اور گھر برابر ہوا اور تھا اب زینت کے ساتھ درست ہو گیا اور اسکی مرمت ہو گئی ہے فقیر سے جو اخذ طریقہ کرتا ہے حضرت کے قلب کیطرف فقیر بٹھا دیتا ہے حضور پر نور لطف و کرم فرماتے ہین عرس شریف موضع اگھون گنجن پور مین ہوتا ہے فقیر مع اہل طریقت کے نند نپور خانقاہ مین عرس شریف کرتا ہے اور عرس غوث پاک گیارہوین شریف کو گنجن پور مین کرتا ہے اور باقی سب عرس نند نپور دائرہ مین ہوتے ہین اب کچھ اشعار حضرت میران شاہ ولی قدس سرہ کے مناقب مین عرض کرتا ہون

اشعار

سید سادات ہین میران ولی — نام ہے ہر جائے پر اُن کا جلی
ہین وہ ولی دوستو صاحب کمال — کفر ہو جنکے سبب سے پائمال
انکی درگاہ گنجن پور مین عجیب — دور ہین سونا پور سے قریب
ہین وہ ولی دوستو عالی وقار — نام ہر اک جانتا ہے آشکار
سید سادات ہین عالی نسب — فیض بھلا اُنسے نہ کیون پاوین سب
ساری جہان فیض سے معمور ہے — فیض رسی انکا تو دستور ہے
اولیا کامل ہین وہ آلِ رسول — کر لیا اللہ نے اُن کو قبول
انکی درگاہ گویا نور ہے — نور ہے بس نور ہے پُر نور ہے
لیٹے جہان آپ ہین مثل بہار — آپکی اطراف بہت سے ہین مزار
چار و طرف چارون سرو خوشنما — اور چنبیلی کی عجب ہے بہار
ایک عجب نور برستا ہے وہان — جسکا نہین ہو سکے قلم سے بیان
جو کہ ہو مقبول خدا اور رسول — کیون نہ جہان کی ہون مقاصد حصول
آیا جو لیے اپنی مراد دلی — تو وہین مراد اسکی خدا سے ملی

کون ہے اس در سے جو محروم ہے — خلق کی اُس جا پہ ایک دھوم ہے
روز جمعرات کو وہاں خاص عام — ہوتا ہے بس خلق کا اک اژدحام
دوستو کیا انکا کروں میں بیان — وصف میں قاصر ہے یہ میری زبان
عرس جو ہوتا ہے عجب شان سے — لوگ چلے آتے ہیں ارمان سے
کھانا کوئی لاتے ہیں گھر سے پکا — راہ خدا میں دیتے ہیں لاکر کھلا
کوئی تنور پہ آکے پکاتے طعام — کھاوے کھلاوے ہو بہت شاد کام
عرس یہ ہوتی ہے بڑی دھوم دھام — آتے ہیں خوش ہو کے عاشق تمام
آپ سے سب قوم ہے دل سے رجوع — آپ سے ہر ایک ہیں کرتے خضوع
ہوتا ہے مولد شریف ایک جا — پڑھتے ہیں قرآن شریف ایک جا
ایک طرف دھوم ہے بازار کی — ایک طرف دید ہے گلزار کی
روشنی ہر ایک طرف خوب ہے — روشنی سے ہر دل کو تو مرغوب ہے
ایک سو قندیل ہے ایک سو چراغ — دیکھ کے دل ہووے جنھیں باغ باغ
ہے غرض ہر ایک شئے ایسی لگی — چشم فلک نے بھی نہ دیکھی ہو کبھی
کیوں نہ ہو ہر چیز کی اس جا بہار — جبکہ ولی ایسے ہوں عالی وقار
جو کہ جگر گوشۂ محبوب ہو — کیوں نہ ہر اک ولیا سے خوب ہو
ادنی سی اک بات سن لیجیے — جان و دل انپر فدا کیجیے
بی بی مجذوبہ ہیں صاحب کمال — کشف و کرامت میں ہیں بے مثال
اب بطفیل شہ ہر دو سرا — خلیل مسکین کو جنت میں ملے جا
میں ہوں غلامانِ غلام نبیؐ — آتش دوزخ کو نہ دیکھوں کبھی
اور میں ہوں خادم غوث الوریٰ — انکے لیے بخشدے مجھکو خدا
کر دیا خلیل نے قصیدہ تمام — بھیجو پیمبر پہ درود و سلام

تعداد ... خانقاہ احمدی میراں ذرین مقرر ہے اہل طریقت عرس شریف مورخہ ۱۱ گیں ہر سال ہوتے ہیں ۱۲

جان پاکش در ازل وارفتۂ حب احمدیست
درحقیقت او بجمع مشغول حق در ذات اوست
بارمنتہا وانعام او برخرد و کلان
یاالٰہی تابود در دہر نام ہست ونیست
ابر لطفش بر سر ہر دوستان سایہ فگن
گرچہ ام آوارہ لیکن یاد او در دل مقیم
گرچہ دورم از قدم لطفش بجا لم ہمچنان
باہزاران منت والحاح خلیلش ملتجی ست

شد عروس معرفت درخلوت او بی نقاب
ہمچنان کہ آب در گوہر بود گوہر در آب
مے خوان بذل و جودش در جہان ہر شیخ و شاب
دوستان آباد باشند دشمنان او خراب
برق قہرش از برای دشمنان تیر شہاب
ہمچنان کز شیشہ بیرون میفتد بوی گلاب
چونکہ بوی مشک در بینی رسد با صد حجاب
کن مشرف از قدمبوسش مرا یارب شتاب

ای دستگیر ہمہ عالم دست مرا بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

حضرت میران صاحب رضی اللہ عنہ کی اولاد مین سے فی الحال تین فرزند موجود ہین
جناب سید عبد الغفور چودھری صاحب بڑی عاشق صادق فارسی مین یکتائی زمانہ ہین
کاروبار دنیاوی سے دست بردار باوجود زمینداری کی موٹا لباس موٹا کھانا مٹی پر
سونا اختیار کیا ہی غریبونکی ساتھ نشست برخاست کرتی ہین یہ اُنکا خلق محمدی
ہی فقیر سے اخذ طریقہ کیا ہی بہت بڑے صاحب حال ہین حضرت میران شاہ صاحب
آپ پر نظر رحم ہمیشہ رکھتی ہین آپ ہمیشہ دائرہ شریف مین حاضر رہتے ہین اور آپ
بڑے عاشق میران شاہ صاحب کے ہین اور جناب مولوی سید عبد المجید صاحب
سب رجسٹر آپ بڑی حلیم شاہانہ طبیعت ہین لیکن بچپن سے عبادت الٰہی مین
مشغول ہین اکثر لوگ ایام جوانی مین کھیل تماشہ کی طرف رجوع ہوتی ہین یہ بزرگ
برابر گوشۂ خلوت مین اوقات عزیز کو ذکر الٰہی مین صرف کیے ہین اور غریب
و امیر سب سے یکسان پیش آتی ہین لہو و لعب سے برکنار زمینداری سے کچھ غرض

نہین صرف رجسٹری جحکام انگریز کی یہان اچھی حلال روزی کی نوکری ہی اُسی سے
اوقات بسر کرتے ہین اور مولانا اشرف الدین صاحب قادری متوطن بکرا کی دختر
کے ساتھ شادی کی ہی اور حضرت مولانا شاہ عبد اللہ صاحب غازی پوری سے
بیعت حاصل کیے ہین اور جناب محمد میان صاحب چودھری سب منجھے ہین اور
اپنی زمینداری کا کاروبار انھین کے ذمہ ہی فی الحال اکثر درگاہ مین جاتے ہین اور
ان بزرگون کے مکان متصل دائرہ شریف حضرت میران شاہ صاحب رضی اللہ عنہ
کے ہین اور فیروز بادشاہ نے جو زمینداری حضرت میران شاہ صاحبؓ کو دی تھی
ابھی تک انھین لوگونکی قبضہ مین ہی مگر انگریزون نے اب اسپر خراج و محصول مقرر
کرلیا ہے اور حضرت میران شاہ صاحب کی بیٹی کی اولاد مین سے جناب مہربان بیکسان
چارہ بیچارگان مولوی چودھری احمد غازی صاحب عرف بابا میان بن چودھری
محمد غازی زمیندار روپ شاہ یہ بزرگ لڑکپن سے طریقہ اہل اللہ کا اختیار کیے ہین اور
بعد مغرب کے آٹھ بجے تک اور صبح سے آٹھ بجے تک حجرہ مین قفل لگا کر ذکر فکر
کرتے ہین اور چھ ہزار روپیہ کا وقف للہ جو انکی والد صاحب نے کردیا تھا لوگون کو
دیتے ہین اور اپنے پاس سے بھی حاجت روائی خلق کرتے ہین کبھی انھون نے
کھیل و تماشا و لہو و لعب کو گوشۂ چشم سے بھی نہین دیکھا لیکن ابھی تک زمرۂ عاشقین
مین شریک نہین ہوے امید ہے کہ اللہ تعالی گروہ اولیاء اللہ مین انھین بھی
داخل کرے آمین بحق شفیع المذنبین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ وسلم

اے برادران اب مین بعد فارغ ہونیکے حالات حضرت میران شاہ صاحب کے
بزرگون کے مزارات کے نشانات مع نقشہ کے بیان کرتا ہون تا کہ ان مزارات پر
پہونچکر فیوضات ظاہری و باطنی حاصل کرے اور مقبول بارگاہ الٰہی ہوے ای برادر
جب تجکو ان بزرگونکی زیارت نصیب ہو اس بندۂ عاصی کے لیے بھی دعای خیر کرنا ہی و ہو

آمدم تا مست حیرانت کنم
همچون زلف خود پریشانت کنم
عزم آن دارم که مهمانت کنم
جان و دل ای دوست قربانت کنم
در تو افلاطون و لقمانی بعلم
من بیک تعلیم نادانت کنم
علم کیشم تا که معلومت شود
از سر معلوم نادانت کنم
گر تو ترک سر کنی مردانه وار
همچو اسمعیل قربانت کنم
بر توکل همچو ابراهیم باش
آتش نمرود ریحانت کنم
گر یقین دانم که بر من عاشقی
از جمال خویش حیرانت کنم
ساقی مجلس شوم تا صبحدم
از شراب خویش مستانت کنم
شمس تبریزی بمولانا بگو
واقف اسرار یزدانت کنم

حضرت شاه [illegible] صاحب رضی الله عنه خواهرزاده حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رضی الله عنه

علاقه چاٹگام ستکنیه اور [illegible] مزار شریف وهیں موجود هین

مولانا مخلص الرحمان صاحب
ستکنیه علاقه چاٹگام

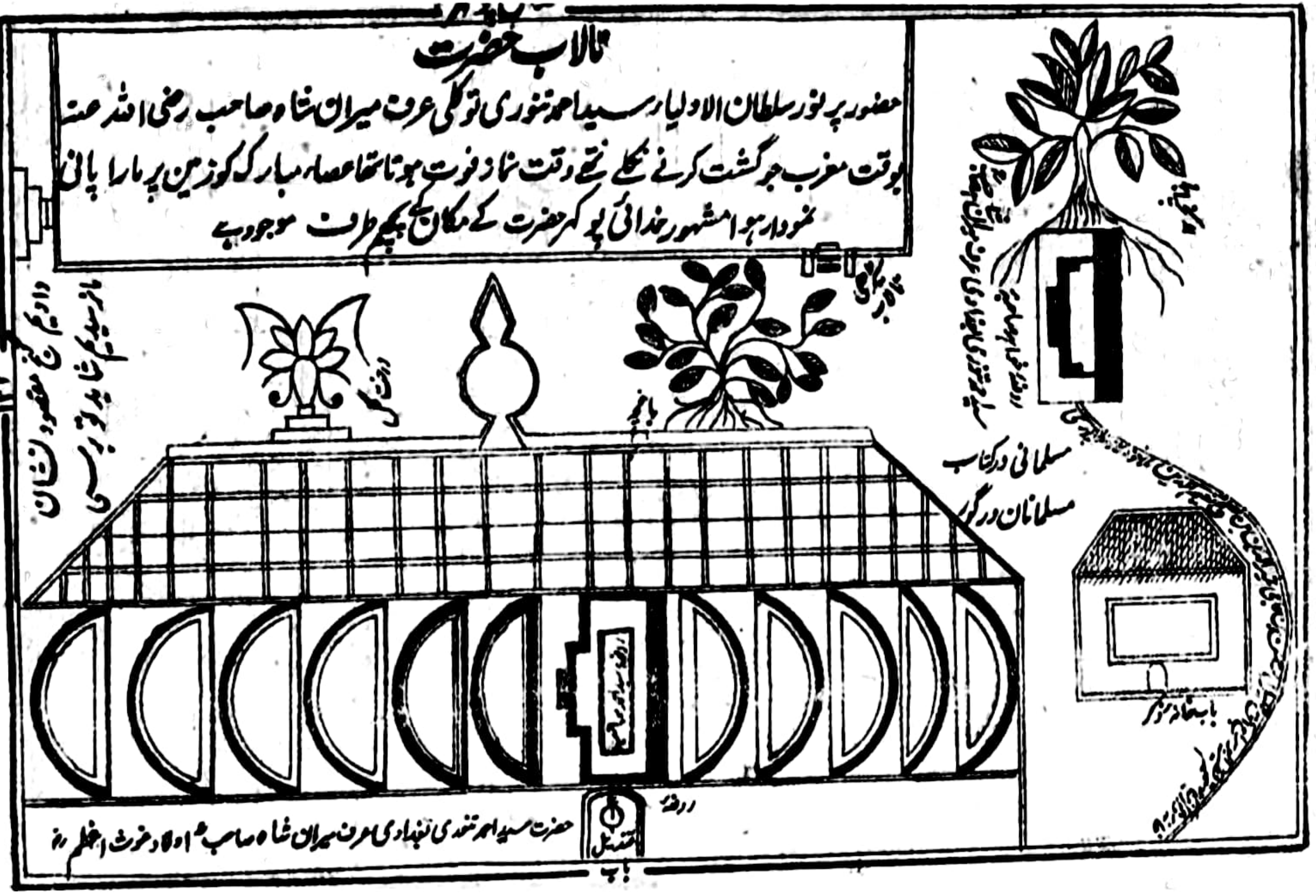
تالاب حضرت
حضور پر نور سلطان الاولیا رسید احمد تنوری توکلی عرف میران شاہ صاحب رضی اللہ عنہ
بوقت مغرب جو گشت کرنے نکلے تھے وقت نماز فوت ہوتا تھا عصاء مبارک کو زمین پر مارا پانی
نمودار ہوا مشہور رخدائی ہو کر حضرت کے مکان کے پچھم طرف موجود ہے
دادیم گنج مقصود نشان
ما نرسیدیم شاید تو برسی
درخت گل
باغچہ
مسلمانی درکتاب
مسلمانان درگور
حضرت سید احمد تنوری بغدادی عرف میران شاہ صاحب اولاد غوث اعظم رض

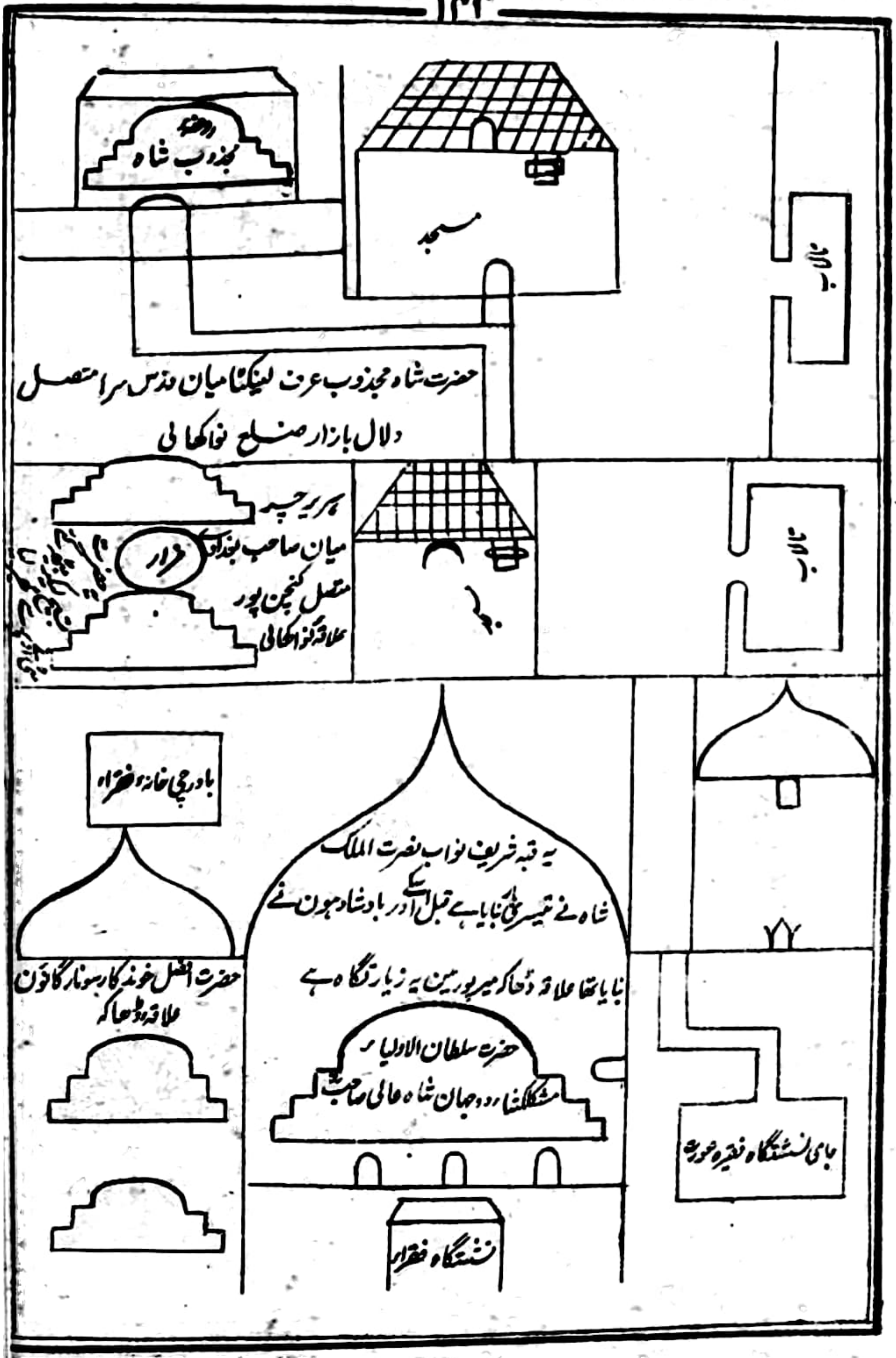
روضہ مجذوب شاہ
مسجد
حضرت شاہ مجذوب عرف لینگنا میاں قدس سرہ متصل
دلال بازار ضلع نواکھالی
مزار
مریر جہید
میاں صاحب بغدادی
متصل کنچن پور
علاقہ نواکھالی
باورچی خانہ فقراء
یہ قبہ شریف نواب نصرت الملک
شاہ نے تیسری صدی بنایا ہے قبل اسکے اور بادشاہوں نے
بنایا تھا علاقہ ڈھاکہ میرپور میں یہ زیارتگاہ ہے
حضرت سلطان الاولیاء
مشکلکشا دوجہان شاہ عالی صاحب
حضرت افضل خوندکار سونار گاؤں
علاقہ ڈھاکہ
جای نشستگاہ فقیرہ عورت
نشستگاہ فقراء

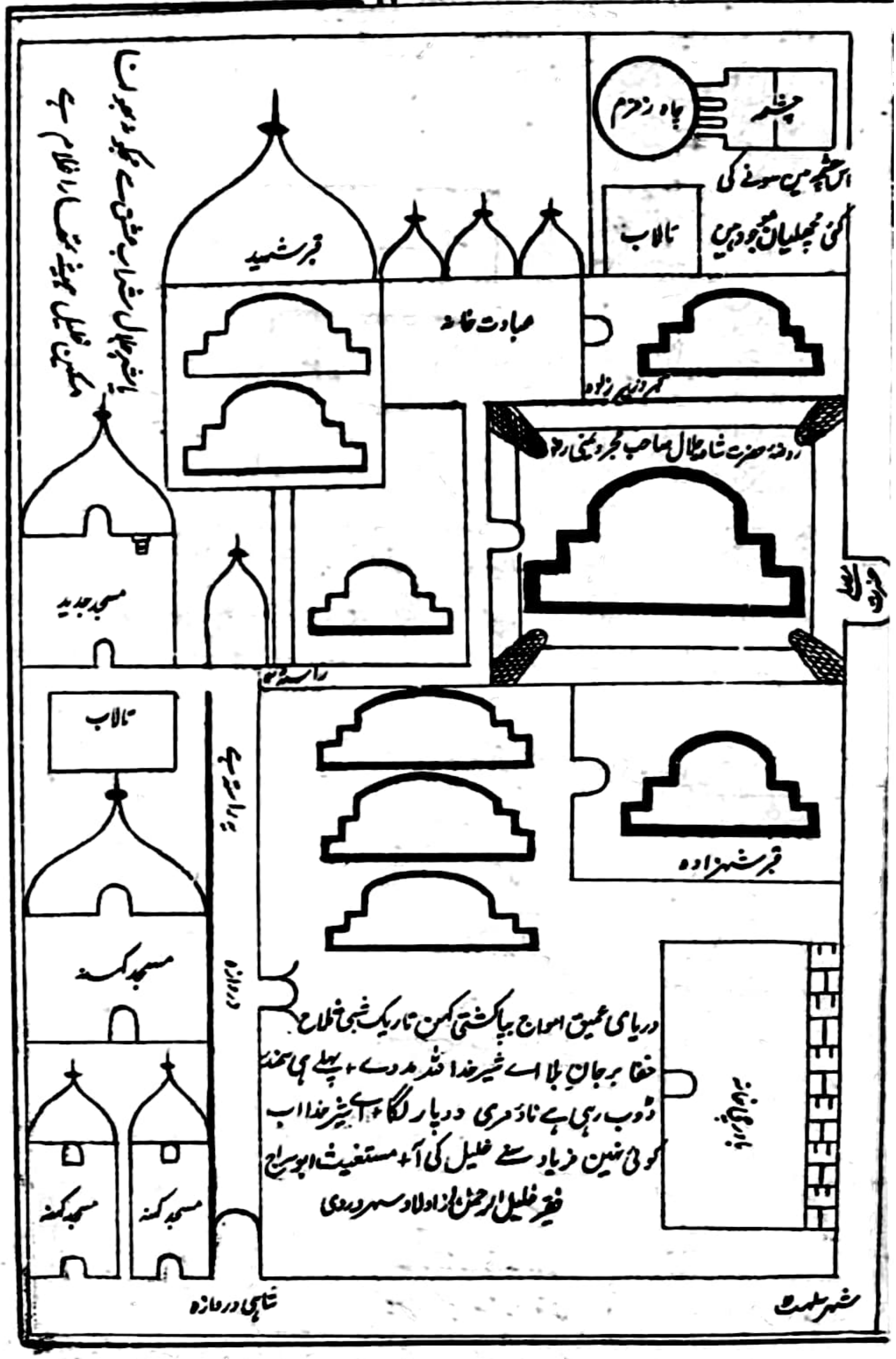
چشمہ
چاہ زمزم
اس چشمہ میں سونے کی
کئی مچھلیاں موجود ہیں
تالاب
قبر شہید
عبادت خانہ
روضۂ حضرت شاہ جلال صاحب مجرد یمنی رحمۃ
مسجد جدید
تالاب
مسجد کہنہ
مسجد کہنہ
مسجد کہنہ
قبر شہزادہ
دریای عمیق امواج بپا کشتی کہن تاریک شبی غم ملاح
خفا بر جانِ بلا اے شیر خدا فتد مدد دے + پہلے ہی سمندر
ڈوب رہی ہے ناؤ مری دو پار لگا + اے شیر خدا اب
کوئی نہیں فریاد سنے خلیل کی آ + مستغیث ابو سراج
فقیر خلیل الرحمٰن از اولاد سہروردی
شاہی دروازہ
شہر سلہٹ

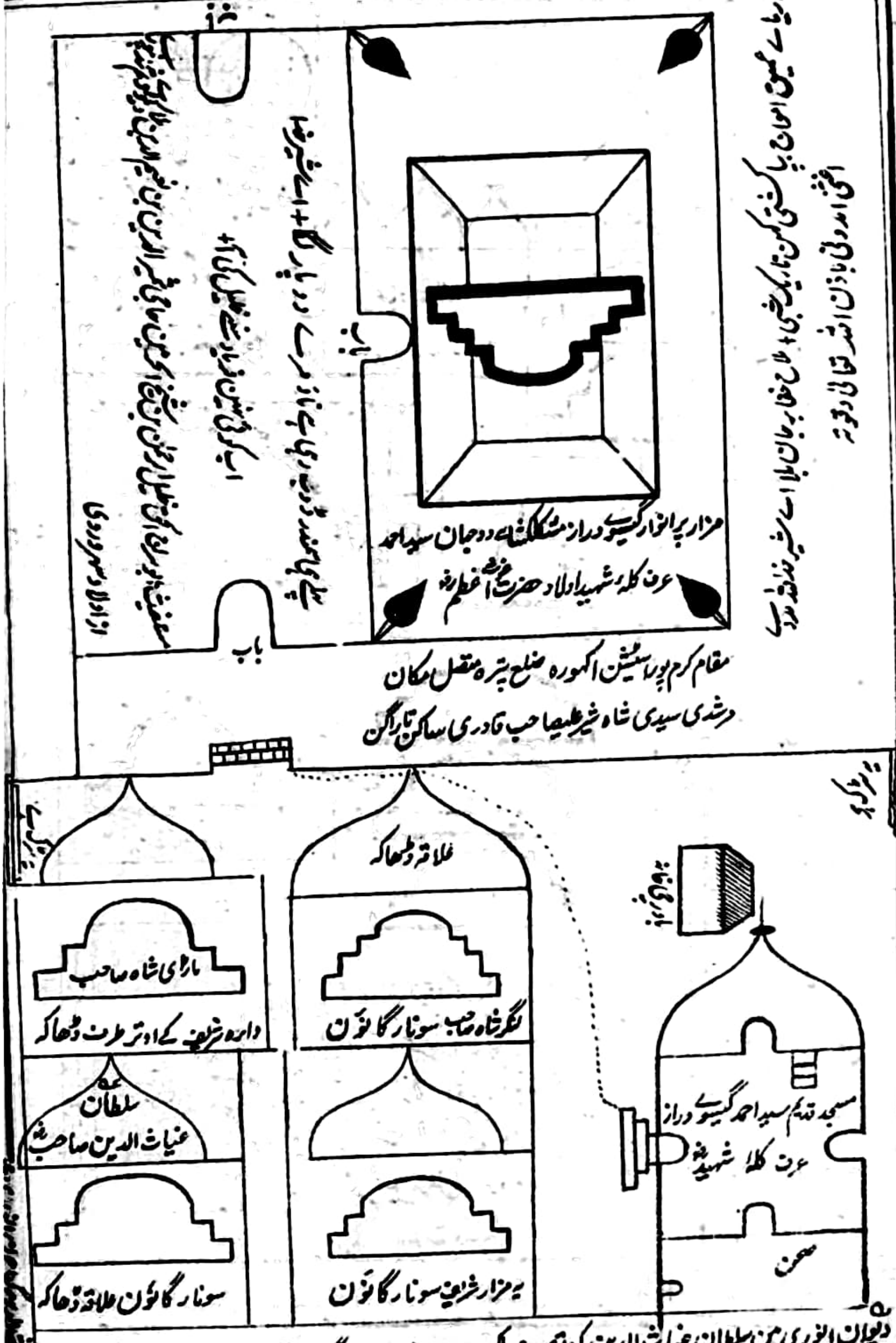

دیوان الوری میں سلطان غیاث الدین کی توصیف لکھی ہے ؎ لبد ازین ہرگز نزاند زیر چرخ چنبری بادشاہ چو سلطان

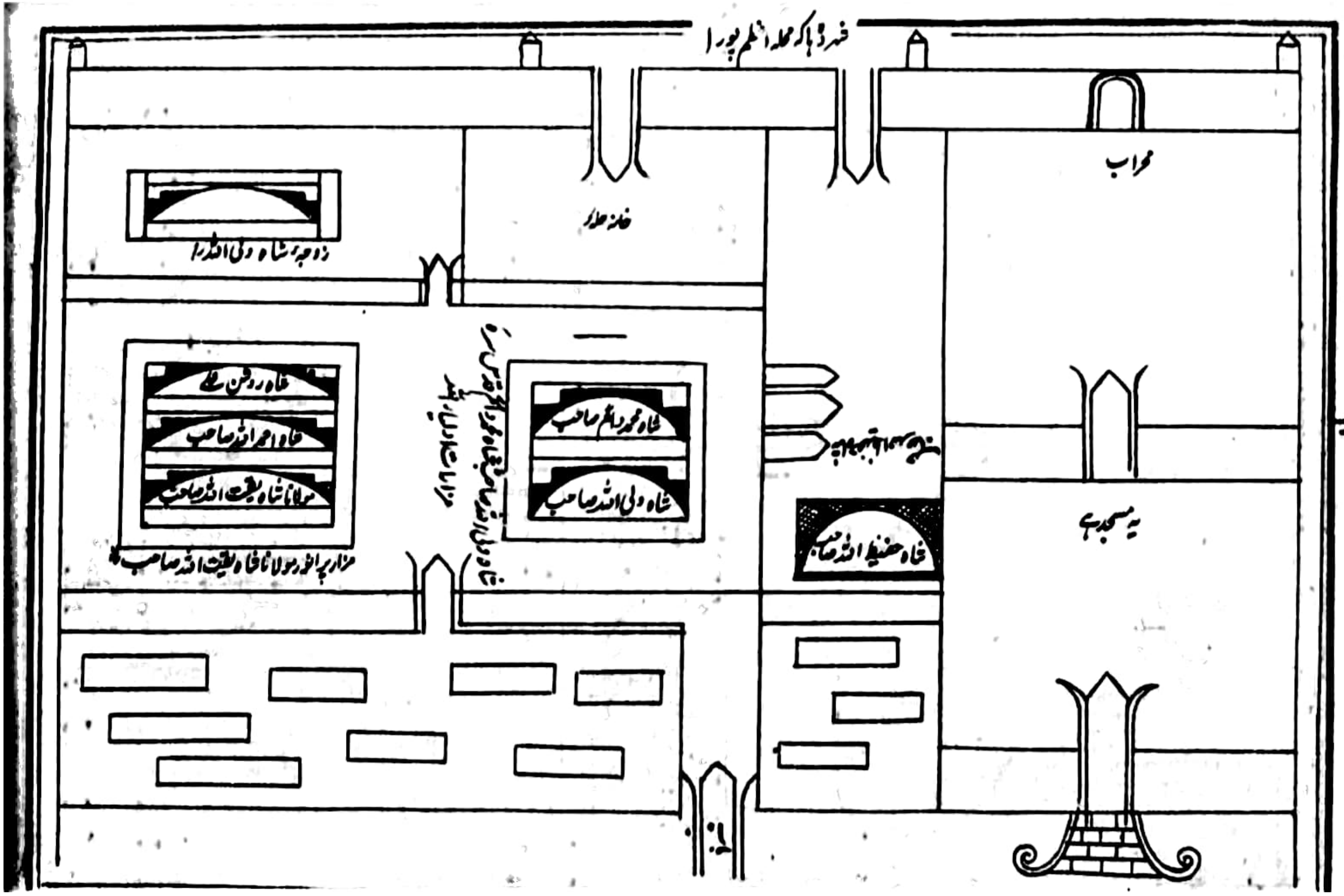

شہر ڈہاکہ محلہ اعظم پورا
محراب
یہ مسجد ہے
زوجہ شاہ ولی اللہ
شاہ رونق علی
شاہ احمد اللہ صاحب
شاہ ولی اللہ صاحب بن شاہ محمد عالم قدس سرہ
مزارات اولیاء اللہ
شاہ محمد عالم صاحب
شاہ ولی اللہ صاحب
شاہ حفیظ اللہ صاحب
باب

اس صفحہ ۱۴۸ سے صفحہ ۱۵۶ تک علاقہ سلہٹ اسٹیشن شائستہ گنج پرگنہ طرف جہان حضرت
قطب الاولیاء رضی اللہ عنہ کے مزار ہین ان اولیاء کرام کے مزار وہین موجود ہین

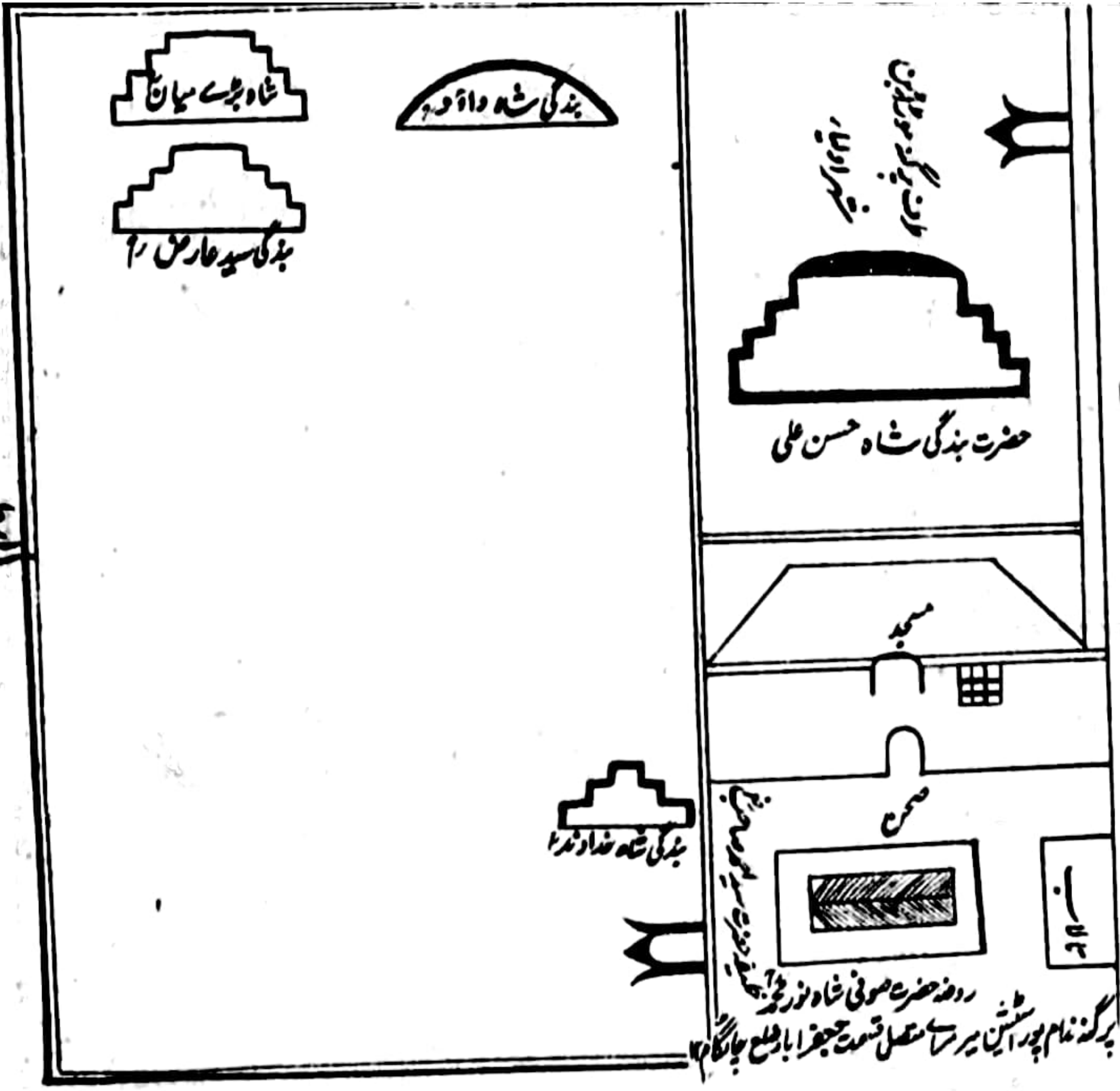

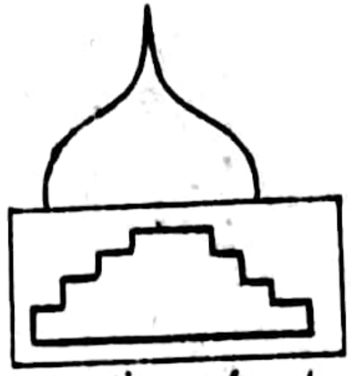

حضرت خجر عالی صاحب سندرپن ضلع بریسال
اگر کوئی شخص سالم گندزان دیکھنے چاہے تو
شاہصاحب کے زیارت کرے انکے بیان موجود ہے
اور حضرت کے بیان کرامت نشان چھ سو بیگہ
زمین لیکر ایک تالاب ہے جسمین بہت سے نہنگ موجود ہین
لوگ بیل بکری چڑھاتے ہین

[illegible]

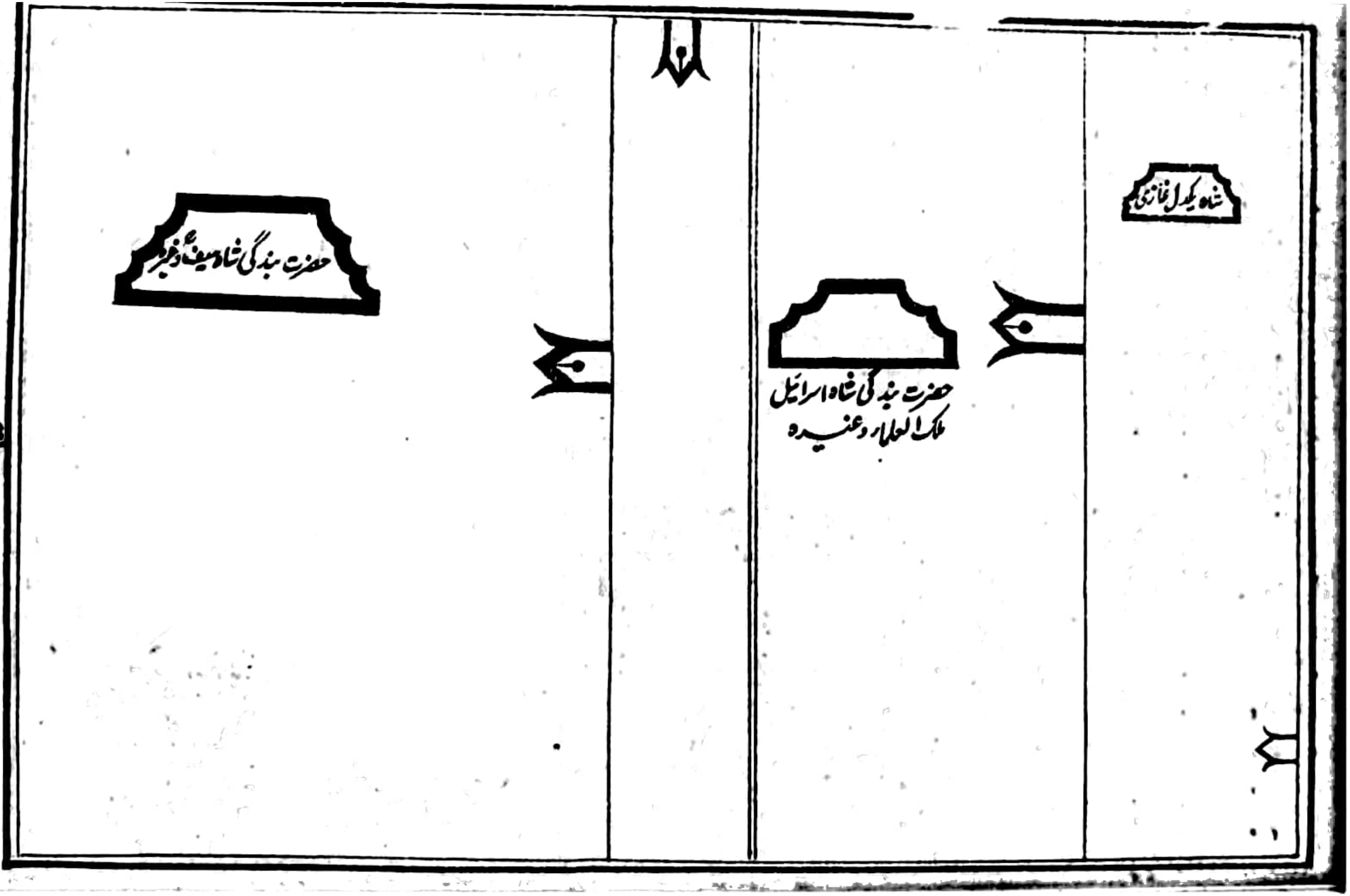
حضرت بندگی شاه سیف
حضرت بندگی شاه اسرائیل
ملک العلما وغیره
شاه یکدل غازی

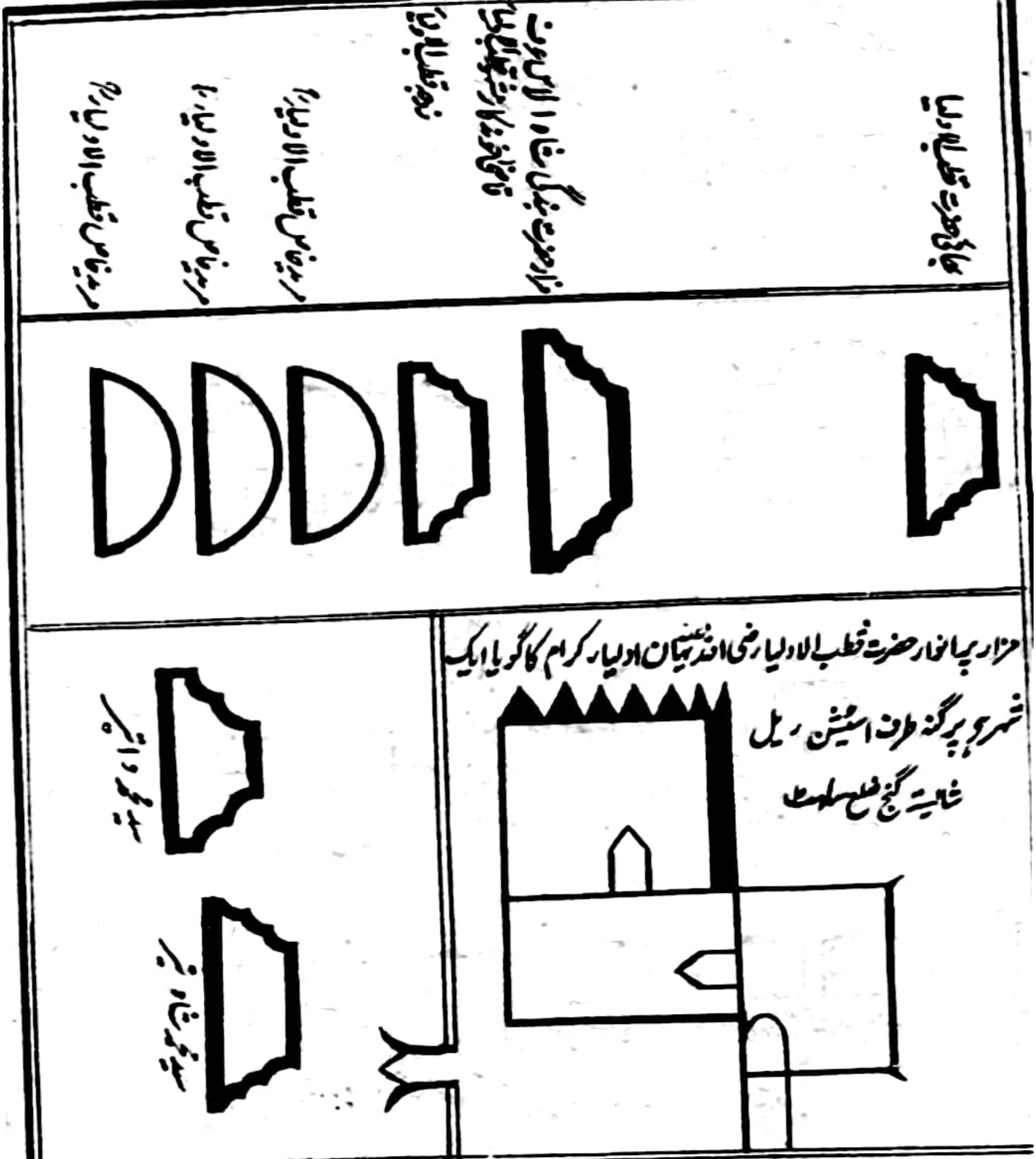

مفلسانیم آمدہ در کوے تو ؛ شیأً للہ از جمال روئے تو +

دست بکشا جانب زنبیل ما ؛ آفرین بر دست و بر بازوئے تو +

المستغیث ابو سراج الحق فقیر خلیل الرحمن بن شیخ حاجی خیر الدین بن شیخ

نعیم الدین ملا دیگولوے ثم ننڈنپوری

بابا شاہ معین الدین صاحبؒ

شہر کرلہ کالیا چوڑی

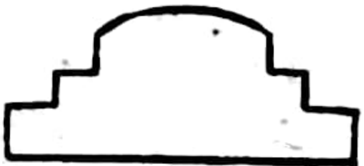

بابا گلاب شاہ صاحبؒ

بابا شاہ کملتا صاحبؒ

متصل مسجد شاہ شجاع صاحب

بابا شاہ کرم علی صاحب

شہر کرلہ جوگوناتھ پور

متصل شہر کلاکوہ بیناموتی

حضرت شاہ ہلال صاحبؒ

شاہ غازی میری صاحب ہمنا بادہ بیچیم گانون

سید جعفر — سید عبدالغفور — سید ابراہیم — سید اسمٰعیل — سید اسحاق — سید مولوی روشن علی صاحب — سید غلام مرتضیٰ — سید شاہ اکرم علی

سید انبیار

یہ بزرگان کے مزار شاہ پور نواگر ضلع تیرہ ابا اجداد سید حسام حیدؔ صاحب کے ہین

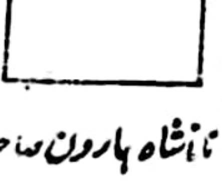

نانا شاہ ہارون صاحب

گنگاہ پور متصل دلال بازار ضلع نواکھالی

نانا مرحوم نے چودہ حج کیے
مرید خاص مولانا امام الدین
صاحب قدس سرہ

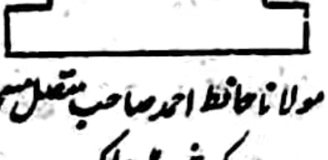

مولانا حافظ احمد صاحب متصل مسجد
چوک شہر ڈھاکہ

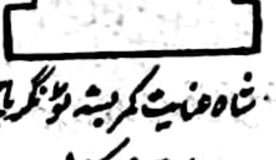

شاہ عنایت کمر بشہ ڈونگر باپلا
علاقہ نواکھالی

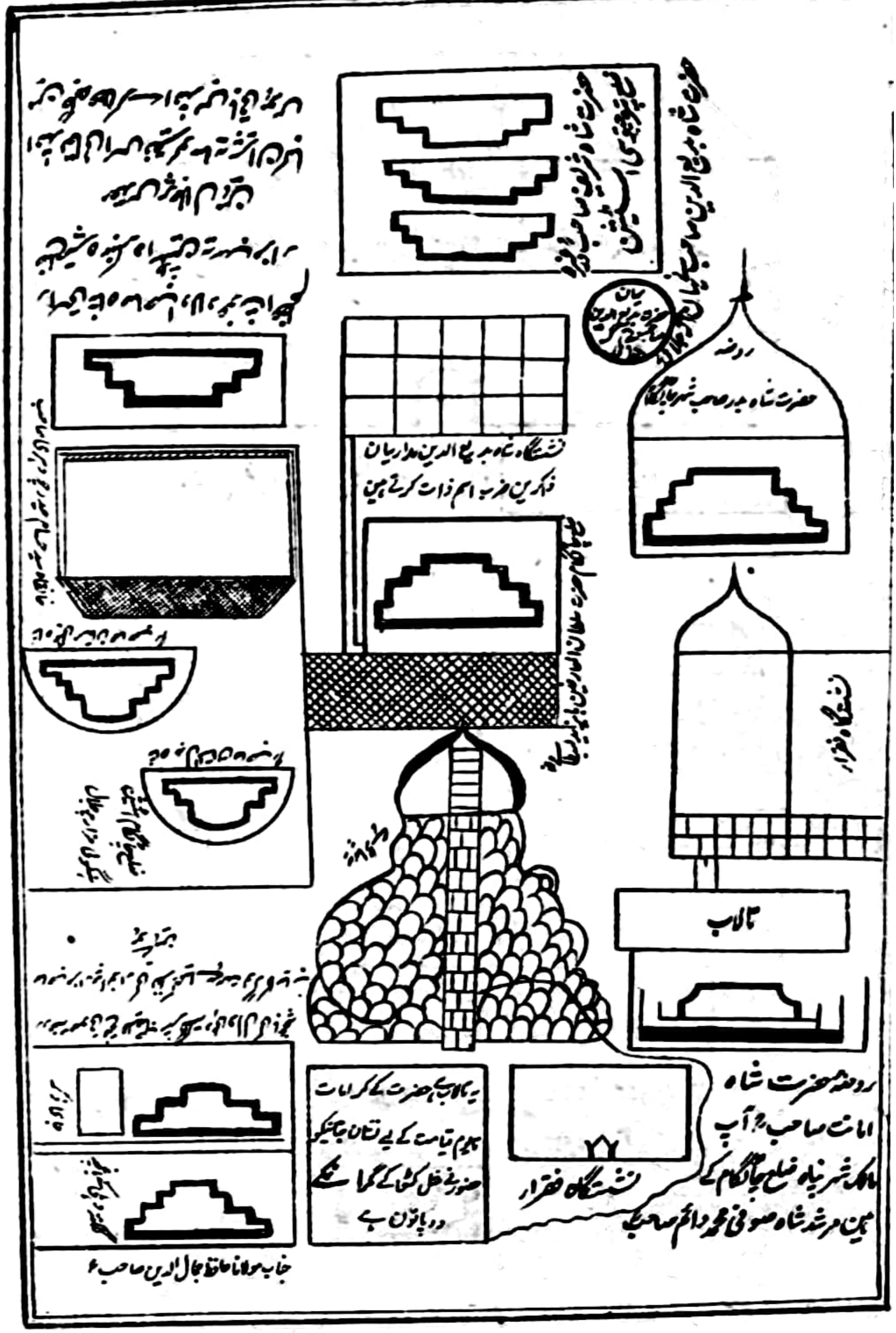
روضہ حضرت شاہ بدر صاحب شہر چاٹگام
نشستگاہ شاہ بدیع الدین مداریان
فکر میں ضرب اسم ذات کرتے ہیں
تالاب
نشستگاہ فقراء
روضہ حضرت شاہ
امانت صاحب جو آپ
مالک شہر پناہ ضلع چاٹگام کے
ہیں مرشد شاہ صوفی محمد دائم صاحب کے
جناب مولانا حافظ جلال الدین صاحب

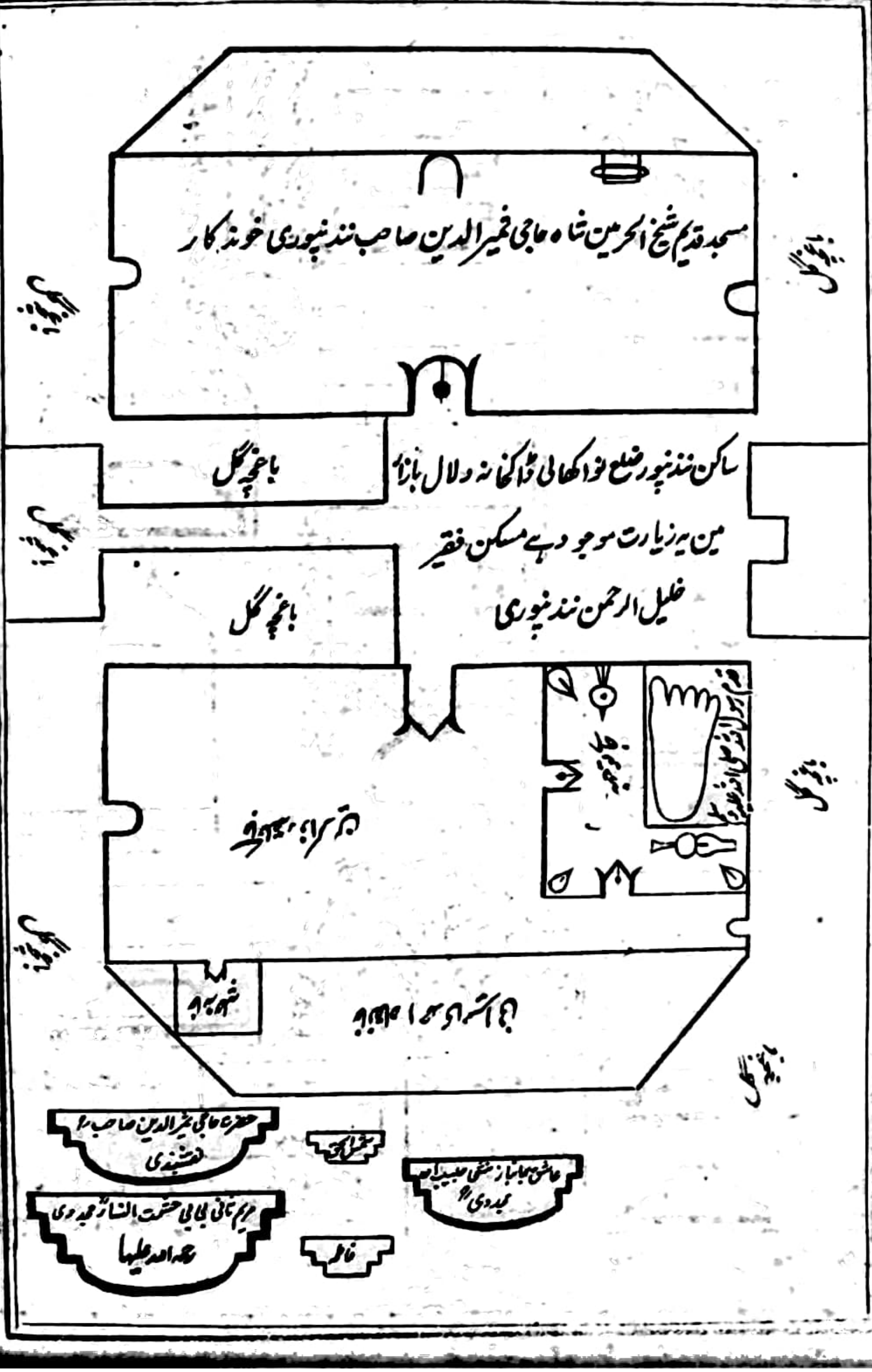
مسجد قدیم شیخ الحرمین شاہ حاجی خیر الدین صاحب نندنپوری خوندکار
باغچہ گل
ساکن نندنپور ضلع نواکھالی ڈاکخانہ دلال بازار
مین یہ زیارت موجود ہے مسکن فقیر
خلیل الرحمن نندنپوری
باغچہ گل
فاطمہ

فقیر کے ابا اجداد باشندۂ بغداد شریف کے ہین اور اولاد شہاب الدین سہروردی
بادشاہ دہلی کے وقت یہ لوگ سیرًا اس ملک مین آئے اور زبوڑا مین مقیم ہو
اور لاخراج زمینات پائی فاتحہ دینے والے بادشاہ سے خطاب ملا پایا پیشہ
خوندکاری مین یکتائے زمانہ تھے بڑے بڑے قطب گذر گئے بعدہ دیگھولی
مین جد امجد مرحوم فہیم الدین ملا خوندکار نے سکونت اختیار کی بعد وفات
انکے والد صاحب مرحوم نے باذن مولانا امام الدین صاحب کے شاہ ہارون صاحب
قدس سرہ کی دختر سے شادی کر کے نندن پور اب جہان آرامگاہ ہے قیام
اور زندگی بسر کی مرشد والد صاحب مرحوم کے حضرت مولانا امام الدین صاحب
قدس سرہ اور مولانا جمال الدین صاحب مرحوم تھے اور صحبت سے
ملامتیہ قلندریہ سے آپ نے استفادہ حاصل کیا ہے انکے ہمعصر شاہ مجذوب صاحب
قدس سرہ اور مولانا کرامت علی صاحب قدس سرہ اور شاہ عظیم صاحب
قدس سرہ اور شاہ ذکی الدین صاحب قدس سرہ اور شاہ
چاند صاحب قدس سرہ تھے اور نانا شاہ ہارون صاحب قدس
سرہ مرید خاص مولانا امام الدین صاحب کے تھے اور مولانا صاحب
نے اپنے دختر معنوی کا اپنے مکان مین نکاح خود پڑھایا تھا اما
صاحب نے بھی مولانا امام الدین صاحب سے تربیت پائی ہے فقط

خداوند تعالیٰ سے دعا اس گنہگار عاصی کی یہ ہے کہ بطفیل ان بزرگون کے میرے قصور گذشتہ معاف
فرمائے اور آئندہ کو نیکی کی توفیق عنایت فرماوے اور معصیت کی راہ سے دور رکھے اور صراط مستقیم نصیب
کرے اور مرتے وقت خاتمہ نیک سے سرفراز فرماوے اور شیطان ملعون رانذہ بارگاہ سے بچاوے اور
بزرگون کے طریقہ پر رکھے اور ادنہی کے ساتھ حشر و نشر ہو آمین بحرمت النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ
واہل بیتہ واولیاء امتہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

مخفی نرہی کہ یہ خطہ بنگالہ مزارات اولیاء اللہ قدس سرہم سے مملو و پر ہی اور بہت سی واصل حق زندہ موجود ہین شمس العارفین مین نام و پتہ تحریر کر دیا ہی فقیر نے چند زیارتگاہ کا جو مشہور و معروف ہین قلم بند کر کی نقشہ دیا جسکو زیارت کرنا منظور ہووے مشہور ہین جو مرجع الی الخلق ہین وہان پہونچکر دریافت کر کے باقی مزار پر انوار سے قلب کو روشن کری علاوہ سلہٹ حضرت شاہ عارفین صاحب قدس سرہ کی نشستگاہ مین تین سو ساٹھ مرد اولیاے عظام جو سلطان الاولیاء قطب الاقطاب سید مولانا شاہ جلال مجرد یمنی رضی اللہ عنہ کی ہمراہ واسطے لڑائی کرنے راجہ گورلال کی تشریف لائی تھے اُنکی مزار موجود ہین اور بہت سی مزارات چاٹگام مین موجود ہین اور نشستگاہ غوث اعظم رضؓ وغیرہ بھی پر انوار وہین ہی ایسا ضلع ڈھاکہ و ضلع نواکھالی و میمن سنگ و بریسال و فریدپور وغیرہ و کملاہر ایک جگہ مردان خدا واسطے رحمت خلق کے دست بدعا موجود ہین اور حضرت پیران طریقت بادشاہان دنیا وآخرت ہین اور جو ولی جسجگہ کے لیے مامور ہی وہ وہان کا رئیس اور حاکم ہی اور حضرت عبداللہ مغربی فرماتی ہین کہ درویشون کے قدم کی برکت سی خلقت کی بلا دور ہوتی ہے اور ابوالحسن غزنوی فرماتی ہین کہ اولیاء اللہ والیان عالم ہین اور دنیا مین اگر کوئی سلطان یا امیر ہو صرف زندگی تک مالک رہتا ہی وراثت نبوت اگر کسی کو عطا ہوتی ہی تا یوم قیامت زوال نہین پاتی روز بروز افزون تر ہوتی جاتی ہی اُنکی قدم کی برکت سی مینھہ برستا ہے اور زمین پر نباتات اوگتی ہی اور کتب مشائخ سی ثابت ہوتا ہی کہ چار ہزار اولیاء اللہ اپنی حین حیات مین ہمیشہ مشغول بالحق و محو ذات و انتظام ملک و بقائے عالم کا وسیلہ رہتے ہین اور بعد انتقال کے بھی تصرف و امداد فرماتی ہین حیات سی زائد قوت ہوتی ہی اولیاء اللہ چراغ اُمت ہین اُنکا دشمن بے ادب مردود دوزخی اُنکا دوست حق شناس بہشتی ہی اُنکے ذکر کیوقت رحمت نازل

ہوتی ہے حدیث عند ذکر الصالحین تنزل الرحمۃ اسکی شاہد ہو اور انکے ذکر سے قلب پر رحمت حق اتری ہے وہ جماعت از بسکہ عالی مرتبت ہو انھین کی شان مین اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری وارد ہو اور تحقیق یہ ہو کہ انکی وفات سے ساتون آسمان اور زمین دمادم روتے ہین عاشقون کو بڑا رنج ہوتا ہے منافق عدو اللہ کو بڑی خوشی حاصل ہوتی ہے اور جو لوگ مزارات اولیاء اللہ سے بے ادبی کرتے ہین اپنے کردار کی بہت جلد سزا پاتے ہین من عادی لی ولیا فقد بارزنی بالحرب کے مضمون حال ہوتا ہے بے ایمان ہو کر مرتا ہے قبر مین چہرہ کتے کے مانند ہوتا ہے چندے غلاف آدم کو بصورت انسان دیکھتے ہو یہ صرف معجزہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے آپکی امت کا ظاہر پوست بدلتے نہین باطن خنزیر و زاغ و کتے کے مانند ہوتا ہے جسکو خدا باطن کی آنکھ عنایت کرتا ہو وہ نور بصیرت سے جو نور نبوت ہو معلوم کر سکتا ہے تحفہ عزیزی مولانا عبد العزیز صاحب اور مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ کو دیکھو مولانا روم فرماتے ہین

ای گرامی ہین خلاف آدم اند	نیستند آدم غلاف آدم اند
دانۂ بے مغز کے گردد نہال	صورت بیجا نباشد جز خیال
جان بمعنی درین تن بےغلاف	ہست ہمچو تیغ چوبین در غلاف
تا عقت نغز یست معنی نغزی	چوزہا بسیار در روی مغزی

اے برادر جسکو منظور ہو ہمارے اس رسالہ کو دیکھکر زیارت مزار اولیاء کرام سے فیض باطنی حاصل کرے بقول جوئندہ یابندہ محروم نہ جائیگا الحمد للہ علی احسانہ فقیر نے ملک بنگالہ سے تا ملک ہندوستان احاطہ پنجاب تک پہاڑ بیابان ریگستان وغیرہ کوئی جگہ حتی الوسع باقی نہین چھوڑی ہر مزار کی خاک آنکھون مین لگائی تیرہ برس تک اسی شغل مین رہا اب مین خداوند تعالے سے یہ ملتجی ہے زندگی بھی اسی شغل مین تمام کریگا و مبلا بن عطار فرماتے ہین

منکہ فرش عرش بر دوم زیر پا	میکنم از خاک ایشان توتیا

منکہ از سیر دو عالم رستہ ام — بر در اہل ولا خاک در م
روے مالم ز عجز وافتقار — دائما بر آستان این کبار

فقیر نے کبھی کسی عاشق کے بارے مین زبان سے تو کیا دل سے بھی انکار نہین کیا تبع بانشرع ہو یا غیر شرع یعنے مجذوب مغلوب الحال ہو سب کے کفش کو سیدھا کیا تب دروازہ رحمت کا کھلا اور سلطان الاولیار نائب النبی ولی بنگالہ حضرت مولانا شاہ احمد تنوری توکلی عرف میران شاہصاحب و خواہر صاحبہ حضرت مجھپر مہربان ہوئے فقیر نے چند سال تک جھاڑو کشی اس درگاہ و مزار پرانوار کی کری اور کرتا ہو الحمد للہ جو شخص فقیر سے اخذ طریقہ کرتا ہی حضرت مع غوث اعظم جو جد بزرگوار میران شاہصاحب کے ہین مدد کرتے ہین اور بہت لوگون کو واصل حق کردیا ہی اور سلب امراض وغیرہ بھی فورًا حضور کی جلالی آگ سے ہوتا ہے اور فقیر حضرت کے قلب شریف سے جو مثل ان ارض اللہ واسعۃ ہی سب طالبون کو رجوع کرکے بیٹھا تا ہے قلب کثیف ہونے سے دربار حضرت مین بھیجتا ہون فورًا قلب لطیف ہو جاتا ہے ہذا من اعجب العجوبات ومن اعظم التصرفات آے برادر مزار اور نشستگاہ مین کچھ فرق نہین اولیار اللہ ایکہی وقت ہر ایک جگہہ بعنایت الٰہی ہوسکتے ہین اور انکے درمیان کوئی چیز حائل نہین ہوتی سو لانا روم فرماتے ہین

اولیار مقبول حق ہین بالیقین — حاضر و غائب ہین سب کے ناظرین

حضرت غوث پاکؓ فرماتے ہین نظرت الی بلاد اللہ جمعا کخردلۃ علی حکم اتصالے

ترجمہ
چون نظر کردم سوئے جملہ بلاد — چشم من از غرب تا شرق افتاد
یافتم اورا بحکم اتصال — چون وجود خردلی بر تیل قال

دیکھو ایک چاند اور ایک سورج سے تمام عالم کی مخلوقات فائدہ پاتی ہی سب کے مکان مین ایک ایک چاند و آفتاب نہین بلکہ ایک نے سارے عالم کو گھیرا ہی اور محیط ہے

ظاہرا ہر اک جدا از روے تن ۔۔۔ ذات مین سب متحد ہین بے سخن
جس طرح ظاہر ہین نور آفتاب ۔۔۔ ہے ہر خانہ جدا اندر حساب
ایک ہو وہ نور واحد بیگمان ۔۔۔ جب ہو حاجب کوئی اندر میان

اولیاء اللہ اس سے زائد تیزی رکھتے ہین اللہ تعالی ہمارے مخلصونکو زیر سایہ اپنے دوستونکو رکھے اور فقیر کا خاتمہ بخیر ہو ہماری اولاد کو غلامی مین اولیای کرام کے رکھے خاص کرکے سلطان الاولیاء سید احمد تنوری و خواہر صاحبہ حضرت مجذوبہ بی بی رضی اللہ عنہا کے زیر سایہ ہم سب کو رکھو آمین یا رب العالمین بحق شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم

حافظ شیرازی

عزم دیدار تو دارد جان برلب آمدہ ۔۔۔ باز گردد یا بر آید چیست فرمان شما
عمرتان باد العاز اے ساقیان بزم جم ۔۔۔ گرچہ جام ما نشد پر می بدوران شما
اے شہنشاہ بلند اختر خدا را ہمتے ۔۔۔ تا ببوسم ہمچو گردون خاک ایوان شما
دردار از خاک خون دامن چون بر ما بگذری ۔۔۔ کاندرین رہ کشتہ بسیار اند قربان شما

دیگر

درراہ خدا جملہ ادب باید بود ۔۔۔ تا جان باقیست در طلب باید بود
دریا دریا گر بکامت ریزند ۔۔۔ کم می باید خشک لب باید بود
ہر جا کہ تر شح تو می بینیم ۔۔۔ دار العطشیم و تشنہ کامیم
ہر کہ بوی بشنوم از بوی او ۔۔۔ مست رفتم بیخبر در کوی او
عاشق و دیوانہ و سرگشتہ ایم ۔۔۔ بار جویان گرد در ہر گشتہ ایم

مولانا رومی می فرمایند

رو بجو یار خدائے را تو زود ۔۔۔ چون چنین کردی خدا یار تو بود
گفت پیغمبر کہ یزدان مجید ۔۔۔ از پے ہر درد درمان آفرید
چون ترا آن چشم باطن بین نبود ۔۔۔ گنج مے پندار اندر ہر وجود
چونکہ گنجے ہست در عالم مرنج ۔۔۔ ہیچ ویران را مدان خالی زگنج

گر سفر داری برین نیت برو | ور حضر باشد ازین غافل مشو
دربدر میگرد و می رو کو بکو | جستجو کن جستجو کن جستجو
قصد هر درویش میکن بی گزاف | چون نشان یابی بجد میکن طواف
چون[1] گرفتی پیر هین تسلیم شو | همچو موسیٰ زیر حکم خضر رو
صبر کن در کار خضر ای بی نفاق | تا نگوید خضر رو هذا فراق
گرچه کشتی بشکند تو دم مزن | ور چه طفلی را کشد تو مو مکن
دست او را حق چو دست خویش خواند | پس ید الله فوق ایدیهم براند
دست پیر از غائبان کوتاه نیست | دست او جز قبضهٔ الله نیست
گر بگوید کفر دارد بوی دین | ور بشک گوید شکش گردد یقین
صحبت صالح ترا صالح کند | صحبت طالح ترا طالح کند
نار خندان باغ را خندان کند | صحبت مردانت از مردان کند
یک زمانی صحبتی با اولیا | بهتر از صد ساله طاعت بی ریا
گر تو سنگ صخره و مرمر شوی | چون بصاحب دل رسی گوهر شوی
گوهری چه بلکه دریائی شوی | آفتاب چرخ پیمائی شوی
سایهٔ شاهان طلب هر دم شتاب | تا شوی زان سایه بهتر ز آفتاب
هر که خواهد همنشینی با خدا | گو نشیند در حضور اولیا
چون شوی دور از حضور اولیا | در حقیقت گشتهٔ دور از خدا
تا توانی ز اولیاء رو بر متاب | جهد کن والله اعلم بالصواب

[1] یعنی قصهٔ حضرت موسیٰ و حضرت خضر علیہما السلام کی مانند نکرو کہ کلمہ ہذا فراق بینی و بینک سے مرشد جدا کر دیوے بلکہ اگر خلاف شرع کوئی کام صادر ہو مثلاً کشتی میں سوراخ کر دی یا لڑکا قتل کر دے تم سرکشی مرشد بر حق سے نکرو اور دغاباز ناقص کو دور ہونا واجب ہے مگر پرہیز چاہئے از شیراز بگیر پیری اور مرشد پر کوئی شک و شبہہ نکرو گو کہ کوئی کام خلاف شرع کرے تاویل کرو اگر چاہئے تاویل نہو استفسار کرو اور ادب کی جانب سے استفسار کرے تب بھی اگر کسی طرح شک دور نہو تو خلط کر دیجئے دوسری جگہ چلا جاوے کیونکہ اگر رائی برابر شک ہو کچھ فائدہ نہیں پائیگا مجھ دو

الٰہی نور رحمانی محی الدین جیلانی کمال حسن ربانی محی الدین جیلانی
بیان کیس طرح رتبہ تمھارا اے شہ عالم ہو تم محبوب سبحانی محی الدین جیلانی
کواکب اولیا رسارے ہین بیشک او یقین حضرت تمھین ہو ماہ تابانی محی الدین جیلانی
علوم ظاہر و باطن عطا ہو سب تمھین حق سے تمھارا ہے کہان ثانی محی الدین جیلانی
تمھارے قلب کو ایسا کیا ظاہر خدا نے سب جو ہین اسرار قرآنی محی الدین جیلانی
تمام لطف اور اعلیٰ خدا سے فہم مین ہرگز کہ ہم ہین بندہ نفسانی محی الدین جیلانی
بیان مدح مین عاجز تمھارے ہین سبھی عالم ہو مجھسے کیا ثنا خوانی محی الدین جیلانی
ہماری دلمین آتا ہی یہی ہر وقت ہر لحظہ کرین جان تمپہ قربانی محی الدین جیلانی
الٰہی روز و شب ہمکو یہی ہے آرزو دکھلا مبارک روی نورانی محی الدین جیلانی
ہوا و حرص دنیا کو مٹا کر ہمسے اسے سرور کرو اپنے مرید تم ونبانی محی الدین جیلانی
توجہ ہو ہماری پر تمھاری روز و شب شاہا کھلے تا سر انسانی محی الدین جیلانی
غلاموں مین تمھاری ہے یہ خلوت عاجز بخشش تصدق سے رکھو بانی محی الدین جیلانی

دیگر

خدا کے خاص ہین دلبر جناب غوث صمدانی یقین ہین معدن گوہر جناب غوث صمدانی
خدا نے آپ کا رتبہ تمامی اولیاؤن سے کیا ہے خوب فاضلتر جناب غوث صمدانی
ہوئی آسان مشکل انکی فضل حقتعالیٰ سے پکارا جس نے خوش ہو کر جناب غوث صمدانی
بچا وہ نار دوزخ سے ہوا وہ قابل جنت نثار ہے جان جو تم پر جناب غوث صمدانی
جو خدا مومنین یا حضرت تمھاری ہو گیا داخل رہا دو جگ مین وہ خوش تر جناب غوث صمدانی
مجھکو خادم بنا لیجے تم اپنا یا شہ جیلان میری ہے آرزو اکثر جناب غوث صمدانی
مشرف ہو سکے مین جہان سے ہو کر چلا جا کر مدینہ مین کرو نہین مجھ خوشی ہو کر جناب غوث صمدانی
مدینے سے نہ مجھکو ہند مین پھر کر خدا لائے یہی ہے آرزو اکثر جناب غوث صمدانی

تمھارا ہے عشق مجکو مری جان ہے فدا تمپر
بچاؤ نار دوزخ سے تمھارا ہون تمھارا ہون

رکھو نظر رحم مجپر جناب غوث صمدانی
ہین حافظ مدح خوان کمتر جناب غوث صمدانی

دیگر

غوث اعظم ہے قطب ربانی
زمرۂ اولیا مین لاثانی
مثل خورشید سب پہ روشن ہے
اپنی کشتی کو کچھ نہین دہشت

قطب عالم ہے غوث صمدانی
ہے بلاشبہ شاہ جیلانی
فیض والطاف قطب ربانی
ناخدا ہین حبیب سبحانی

دیگر

جناب غوث صمدانی محی الدین جیلانی
چراغ فیض واحسانی محی الدین جیلانی
تمھارا حسن عالی سب جہان کسطرح دہ ہو آب
قیامت مین جو دہشت سے پشیمان رہین تو فسیسے
تمھارا روضۂ اطہر دکھا دو جلد اے سرور
خدایا رحم کر ہمپر گناہون سے بچا یکہ
تمھاری ہیان عنایت ہو وہان ہمکو حمایت ہو
تمھاری ذات ہے عالی کرین کیا وصف ہم خاکی
کرے یہ ذکر روز و شب نہ ہو اسکو کچھ مطلب
خدا ملک کب سائی ہو وہ جبتک فیض عالی ہو
خزانے سے تمھاری اب تمنا ہے یہ روز و شب
اخیر وقت ایمان ہو عذاب حشر آسان ہو
ہماری عرض ہے تم سے یہ ہر دم اے شہ عالم
نہو وے دو جہان مین غم زبانپر جسکی ہو ہر دم

بہار باغ ایمانی محی الدین جیلانی
ظہور ذات حقانی محی الدین جیلانی
تمھین ہو یوسف ثانی محی الدین جیلانی
کرو وہان مشکل آسانی محی الدین جیلانی
ہوئی فرقت مین حیرانی محی الدین جیلانی
طفیل راز پنہانی محی الدین جیلانی
تمھین ہو قرب ربانی محی الدین جیلانی
ملک کرتے ثنا خوانی محی الدین جیلانی
تمھارے مین جو ہو فانی محی الدین جیلانی
کلید سر انسانی محی الدین جیلانی
ہمارے ہوے معانی محی الدین جیلانی
طفیل اسم نورانی محی الدین جیلانی
قیامت مین نگہبانی محی الدین جیلانی
محی الدین جیلانی محی الدین جیلانی

تمہارے نام کے صدقہ کرو تم دور اب ہم سے — ہوا اور حرص نفسانی محی الدین جیلانی
میرے سر ور میرے بہتر میرے مونس میرے برتر — میرے ہوا من و آمانی محی الدین جیلانی
فضائل آپ کے حضرت بیانکی ہے نہین طاقت — ہو تم محبوب سبحانی محی الدین جیلانی

گدا ہے یہ شبیر **اختر** تمہارا رحم ہو اسپر
تمہین ہو شمس نورانی محی الدین جیلانی

دیگر

دلکو عشق مصطفےٰ ہے اب ہمارے اندرون — شوق مین ہم وصل کے جھوتے ہین سارے اندرون
دولت دیدار آنحضرت سے جو محروم ہین — بخت شاید سوگئے ہین اب ہمارے اندرون
فرقت شوق لقا مین روز و شب یہ دوستو — پھر رہے ہین کو بکو ہم غم کے مارے اندرون
بار عصیان کے سبب ہان بحر غم مین مبتلا — ہو رہے ہین غرق ہم جملہ بیچارے اندرون
یا شفیع المذنبین فریاد ہے بہر خدا — ہاتھ پکڑو قعر دریا مین ہمارے اندرون
جز تمہارے نہے کسی کا آسرا یا مصطفےٰ — بیکسی مین کام جو آوے ہمارے اندرون
دولت دیدار سے کر دو مشرف یا نبی — روز و شب بیٹھا ہو تمہین آنکھین لیسارے اندرون
ذکر آنحضرت کا مین دل سے نچھوڑونگا کبھی — گر کرین اعدای دین لاکھون اشارے اندرون

فضل سے اللہ کے **حافظ** بظاہر دیکھ تو
دشمن دین کس طرح ہین ادا سے اندرون

دیگر

شیا ءللہ عبد القادر محی الدین فی العالم جانفزا — جیلانی باللہ یار المدد یا عبد القادر
پیر میرے تم کامل حق کے پیارے حق سے واصل — جز تمہارے گرد دغا قبل المدد یا عبد القادر
تم نے مردون کو جلایا ناؤ ڈوبی کو ترایا — مین بھی عاجز ہو کر آیا المدد یا عبد القادر
جلد میری تم خبر لو غرق عصیان ہون نکالو — گرتا ہون مجکو سنبھالو المدد یا عبد القادر
آپ کا قدم پھر ترلو لیون کے چشم سر پر — سب پیادہ تم ہو سرور المدد یا عبد القادر
عبد ہے تمہارا خادم بس گنگا ہون ہے نادم — آپ رکھو اسکو خرم المدد یا عبد القادر

بگرداب بلا افتاد کشتی	دیگر	ضعیفان و شکستان را تو پشتی
بحق خواجہ عثمان ہارون		مدد کن یا معین الدین چشتی
اے خواجہ خواجگان چشتی	دیگر	ہر بندۂ بندہ است بہشتی
ہستند سیراب جملہ سیراب		آنجا کہ تو از کرم گذشتی
شد ہر کہ مرید سلسلہ تو		ما نا کہ در وصفا سرشتی

فتاوی عزیزیہ مین مولانا شاہ عبد العزیز صاحب مرشد سید احمد صاحب صفحہ ۱۱ مین فرماتے ہین مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی

خانصاحب اعلی مراتب مجمع خوبیہا والطاف قدر دان علماء سلامت از فقیر عبد العزیز بعد سلام مسنون مشہود ضمیر ذکا تخمیر باد کہ عنایت نامہ سامی بار دیگر در مقدمۂ استفسار مرثیہ خوانی وغیرہ وصول نمودہ مہربان من فقیر را طاقت استماع عبارت طویلہ نیست چہ جای جواب مفصل وانچہ مرقوم بود کہ مولوی رشید الدین خان ویا مولوی محمد اسحاق را باید گفت کہ ایشان بتحریر جواب پردازند این ہر دو صاحبان بسیار قلیل الفرصت اند ولسبب درس و دیگر امور اصلا یکدم فرصت ندارند بہر حال بتبلیغ این ہر دو صاحبان را خواہد گفت ـ لیکن بالفعل انچہ معمول این فقیر است مینویسد ازہمین جا قیاس باید کرد در تمام سال دو مجلس در خانۂ فقیر منعقد میشوند مجلس ذکر وفات شریف ومجلس شہادت حسنین رضی اللہ عنہما اول کہ مردم روز عاشورہ یا یک دو روز پیش ازین قریب چہار صد کس یا پنج صد کس بلکہ ہزار فراہم می آیند و

درود میخوانند بعد ازان فقیر می آید و می نشیند ذکر فضائل حسنین رضی الله عنهما
که در حدیث شریف وارد شده در بیان می آید و آنچه دران حدیث اخبار شهادت
این بزرگان و تفصیل بعضی حالات و بد مآلی قاتلان ایشان وارد شده نیز مذکور میشود
باین تقریب بعضی شدائد که در جناب ایشان گذشته از روی احادیث معتبره
بیان کرده میشود درین ضمن بعضے مرثیهای که از مردم خیر یعنی جن زیری حضرت ام سلمه
و دیگر صحابه شنیده اند نیز مذکور می شود خوابهاے متوحش که حضرت ابن عباس
رضی الله و دیگر صحابه دیده اند و دلالت بر فرط حزن و اندوه روح مبارک جناب
رسالت مآب صلی الله علیه وسلم میکنند مذکور میگردد بعد ازان ختم قرآن مجید
پنج آیت خوانده بر ماحضر فاتحه نموده می آید و درین بین اگر شخصے خوش الحان
سلام میخوانند یا مرثیه شروع اتفاق میشود ظاهر است که درین بین اکثر حضار مجلس را
و این فقیر را هم رقت و بکا لاحق میشود و اینست قدر یکه بعمل می آید پس اگر این چیز را نزد
فقیر بهمین وضع که مذکور شد جائز نمی بود اقدام بآن اصلا نمی کرد بعد ازین آنچه امور
دیگر نامشروع است حاجت بیان نمی دارد بجز توفیق حسنات چه بر نگارد والسلام
۱۲۳۸ھ ہجری حضرت سلطان نظام الدین رضی الله راحت القلوب کے صفحہ ۵۰ میں تحریر
فرماتے ہیں کہ ہمارے مرشد بابا فرید الدین گنج شکر فرماتے ہیں کہ بزرگے بود در بغداد
پیش او قصه کشته شدن امیر المومنین حسن و حسین رضی الله عنهما میگفتند چندان سر خود را
بدوستی خاندان رسول الله صلی الله علیه وسلم بر زمین زد که خون روان شد
یک زمانے بر آمد بر زمین افتاده چون بدیدند جان بحق تسلیم کرده بود همان
شب آن بزرگوار را در خواب دیدند که پیش امیر المومنین حسنین ایستاده است

پرسیدند که خداے تعالے با تو چه کرد گفت مرا بیامرزید و فرمان داد که بهشتش
امیر المومنین حسین بایستے همدرین محل فرمود که وقتے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
با جمیع صحابه کبار نشسته بود حضرت معاویه رضی اللہ عنہ یزید پلید را بر کتف سوار کرده
میرفت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تبسم کرد و گفت سبحان اللہ دوزخی بر کتف بهشتی
سوار میرود این سخن امیر المومنین علی رضی اللہ بشنید ازان حال پرسید که یا رسول اللہ
پسر معاویہؓ است دوزخی از کجاست گفت یا علی این یزید بدبخت کسی ست که حسن و
حسین و تمامی آل مرا بشهادت رساند و بکشد علی برخاست و تیغ از نیام برکشید تا ایشان را
بکشد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مانع شد که یا علی مکن که تقدیر خداے تعالے برین رفته
است علی بگریست و گفت یا رسول اللہ شما بر سر باشید فرمود نے گفت از یاران کس
باشد گفت خیر باز علی پرسید من باشم گفت نے گفت فاطمه باشد فرمود نے پس گفت یا رسول اللہ
ماتم غریبان من که خواهد داشت گفت امتان من بعد ازان علی رضی اللہ عنہ و رسول خدا صلی اللہ
وسلم هردو بگریستند و شاهزادگان را در کنار گرفتند نعره زدند که ای غریبان نمی دانیم که شما
دران دشت چگونه خواهید بود بعد ازان شیخ الاسلام بر لفظ مبارک راند دران روز که
امیر المومنین حسین شهادت خواهد یافت آن شب بزرگے حضرت فاطمه رضی اللہ عنہا را
در خواب دید که با همگی زنان انبیاء صلوات اللہ علیهم اجمعین آمده است و دامن مبارک
در کمر بسته در زمین کربلا همان جا که امیر المومنین حسین شهادت خواهد یافت جاروب میدهد
با آستین مبارک خود پاک میکند پرسید ندای خاتون قیامت واے شفیع روز محشر این چه
مقام است که با آستین مبارک خود پاک میکنی گفت این مقامے است که حسین غریب ما اینجا
سر خواهد داد و شهادت خواهد یافت بعد ازان همدرین محل فرمود که رسول خدا از جبرئیل

این حکایت پرسید چون از ماکسی نباشد تعزیت ایشان که دارد گفت یارسول اللہ
امتان تو از برائے فرزندان تو تعزیتها کنند و ماتم دارند که صفت آن بزبان نیاید و شرح
نتوان کرد الخ

ترجمۂ فتاوےٰ عزیزیہ در راحت القلوب

خانصاحب عالی مرتبت مجمع خوبیون اور مہربانیون کے قدردان عالمونکے سلامت رہو
بعد سلام مسنون کے فقیر عبد العزیز کی جانب سے معلوم ہو کہ دوبارہ مہربانی نامہ تمہارا
آیا جس مین مرثیہ خوانی وغیرہ کا حال دریافت کیا تھا وہ مجھکو ملا اور اوسکا حال معلوم ہوا
مہربان من مجھکو اتنی طویل عبارت سننے کی طاقت نہین ہے چہ جائے کہ جواب مفصل تحریر
کرون اور یہ جو لکھا تھا کہ مولوی رشید الدین خان و یا مولوی محمد اسحاق کو فرما دیجیے کہ
یہ صاحب جواب تحریر فرماوین جناب من یہ دونون صاحب بہت کم فرصت ہین اور بسبب
درس اور دیگر امور کے ایک دم کی بھی فرصت نہین رکھتے ہین باوجود اسکے کسی وقت تدریجاً
ان دونون صاحبون سے کہا جاویگا لیکن اسوقت جو فقیر کا عمل درآمد ہے اُسکو قلم بند
کرتا ہون اسی سے سمجھ لینا کہ اگر نادرست ہوتا تو مین ہرگز نہ کرتا سال بھر مین میرے بیان
دو مجلس منعقد ہوتی ہین ایک مجلس ذکر وفات شریف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسری
مجلس شہادت حسنین رضی اللہ عنہما کی اول روز عاشوراء کے یا اوس سے ایک دو روز پہلے
قریب چار سو یا پانچ سو آدمی کے بلکہ ہزار تک جمع ہوتے ہین اور درود شریف
پڑھتے ہین اسکے بعد فقیر آتا ہے (دیکھیے مین آتا ہون) اور بیٹھتا ہے جو کچھ فضائل حسنین
رضی اللہ عنہما کے حدیثون مین وارد ہین بیان کیے جاتے ہین اور جو حدیثون اور اخبار
مین ان بزرگون کی شہادت کا ذکر اور اونکے دشمنون بدمآل اور قاتلان بدانجام کا حال

مذکور ہے وہ بھی بیان ہوتا ہے اس تقریب سے بعضی سختیان اور مصیبتین جو ان پر گذریون ہین معتبر حدیثون سے بیان کی جاتی ہین اسی ضمن مین بعضے مرثیے جو حضرت ام سلمہ اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جنون اور پریون سے سنے ہین ذکر کردیے جاتے ہین اور وہ خواب وحشتناک جو ابن عباس اور دوسرے اصحاب رضی اللہ عنہم نے دیکھے ہین اور وہ درسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے زیادہ غمگین اور اندوہگین ہونے پر دلالت کرتے ہین بیان ہوتے ہین اسکے بعد ختم قرآن شریف و پانچ آیت پڑھکر ماحضر پر فاتحہ دیا جاتا ہے یعنی کھانا یا مٹھائی وغیرہ پر فاتحہ پڑھا جاتا ہے جیساکہ دستور ہے اور اسی درمیان مین اگر کوئی شخص خوش الحان سلام پڑھے یا مرثیہ شروع کرنیکا اتفاق پڑے تو ظاہر ہے کہ اسمین مجھکو اور حاضرین مجلس کو گریہ وزاری اور رقت لاحق ہوتی ہے یہ ہی ہے جو کچھ مین کرتا ہون اگر یہ چیزین اس وضع اور ہیئت مذکور کے ساتھ ناجائز ہوتین تو فقیر ہرگز انکو نہ کرتا اسکے سوا اور جو امور ناجائز ہین انکے بیان کی کوئی ضرورت نہین ہے سوا توفیق نیکیون کے کیا لکھا جاوے سنہ ۱۲۳۹ ہجری ختم ہوا ترجمہ فتاوے عزیزیہ کا

اب ترجمہ عبارت حضرت سلطان الاولیاء نظام قدس سرہ کا عرض کرتا ہون حضرت سلطان الاولیاء نظام الدین رضی اللہ عنہ راحت القلوب کے صفحہ مین تحریر فرماتے ہین کہ ہمارے مرشد حضرت بابا فریدالدین شکرگنج رح نے فرمایا ہے کہ بغداد مین ایک بزرگ رہتا تھا اسکے سامنے حضرت امیرالمومنین حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے شہید ہونیکا لوگون نے قصہ بیان کیا اوسنے بوجہ دوستی اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسقدر زمین پہ مارا کہ خون بہنے لگا اور دیر تک زمین پر پڑا رہا لوگون نے اوسکو جو کچھ دیر کے بعد دیکھا تو اوسکو مرا پایا اوسی رات کو لوگون نے اوسکو خواب مین

یکھا کہ حسنین رضی اللہ عنہما کے روبرو کھڑا ہے پوچھا کہ اللہ تعالے نے تیرے ساتھ
یا معاملہ کیا اُسنے کہا مجھکو بخشدیا اور فرمایا کہ حسنین رضی اللہ عنہما کے سامنے کھڑا رہو اسی
مقام مین حضرت مرشد برحق شیخ فریدالحق شکر گنج نے فرمایا ہے کہ ایک وقت جناب رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم سب صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بیٹھے تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
یزید پلید کو کاندہے پر سوار کیے ہوئے لیے جاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسکرا کر فرمایا کہ سبحان اللہ بہشتی ایک دوزخی کو کاندہے پر سوار کیے ہوے لیے جاتا ہے
اس کلام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سنا اور اسکی کیفیت دریافت کی کہ یا رسول اللہ
معاویہ کا لڑکا ہے دوزخی کس وجہ سے ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے
علی یہ یزید بدبخت ایسا شخص ہے کہ حسنؓ و حسینؓ اور تمامی آل میری کو شہید اور
مقتول کرائیگا حضرت علی رضی اللہ عنہ اوسوقت گھڑے ہوے اور تلوار میان سے نکالی تو کہ انکو
قتل کریں رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ اے علیؓ ایسا مت کر کہ تقدیر اللہ تعالیٰ کی
ایسے ہی ہے کہ حسنین مع دیگر اہل بیت کے شہید ہونگے حضرت علی رضی اللہ رو دیے اور کہا یا
رسول اللہ آپ اسوقت اونکے سر پر ہونگے فرمایا نہیں کہا یار ون میں سکون ہونگے فرمایا نیک پھر حضرت
علی نے پوچھا مین اسوقت زندہ رہونگا فرمایا نہین کہا فاطمہ ہونگی فرمایا نہین پھر عرض کیا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماتم میرے غریبون کا کون کریگا فرمایا اُمتی میری اسکے بعد حضرت علیؓ
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونون روئے اور شاہزادون کو گود مین لیکر گریہ وزاری کے
نعرے مارنے لگے کہ اے میرے غریبون نہین معلوم تمہارے ساتھ دشت کربلا مین
کیا پیش آویگا اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام خواجہ شکر گنج نے
فرمایا اسی دن مین کہ امیرالمومنین حضرت

حسین رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی اوس رات مین ایک بزرگ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو خواب مین دیکھا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بیبیون کے ساتھ کربلا مین آئین اور دامن مبارک کو کمر مین باندھکر اوس جگہہ پر کہ جہان حضرت حسین دشت کربلا مین شربت شہادت نوش فرماوینگے جھاڑو دیرہی ہین اور اپنی آستین مبارک سے صاف کررہی ہین اوس بزرگ نے پوچھا اے خاتون جنت اور اے شفیع روز محشر یہ کیسا مقام ہے کہ آپ اپنی آستین سے صاف کرتی ہین فرمایا یہ وہ مقام ہے کہ میرا حسین غریب اس مقام پر شہید ہوگا اسی مقام مین اسکے بعد یہ بھی حضرت فریدالحق شکر گنج رضی اللہ عنہ سے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکایت کو جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جب ہم مین سے کوئی نہ رہےگا تو شاہزادون کی تعزیت کون کریگا کہا یا رسول اللہ آپ کی امت آپکے صاحبزادون کی تعزیت کریگی اور ماتم کرینگے کہ اوسکی تعریف زبان سے نہین ہوسکتی اور بیان مین نہین آسکتی الخ یہ توسب کچھ ہوا لیکن خلاف شرع سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کرنا جائز نہین ہے جیسے شرع حکم دے ویسا کرنا چاہیے شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ کے فرمودہ کے موجب کرنے مین کوئی ہرج نہین ہے فقط واللہ اعلم وعلمہ اتم

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات از مفتی الٰہی بخش صاحب مصنف تتمۂ دفتر ششم مثنوی معنوی

ای خدا ساز ندۂ عرش برین	شام را دادی تو زلف عنبرین	ار وزرا باشمع کافور ای کریم
کردہٴ روشن تر از عقل سلیم	خون بناف نافہ مشکی مے کنی	سنبل و ریحان چہ دیشکی کنی

ر قدرت تو داری به کمال
ن احسانی بقربانت شوم
عدم دادی بهشتی ارتقا
نتانم با زبان صد هزار
ن بعصیان صرف وقت خود کنم
ت از تو من بغیری می تنم
ل من سه صد و شصت انتظ
م دارم هر زبان با این و آن
ن گنه آرم تو ستاری کنی
ی بقربانت چه نیکو داوری
ه و خویشانم مرا بگذار دند
یتا جبها تو گشتستی مدد
ن شمارم من احسان تو چون
در ین راه گو قدم از سر کنم
ینکه شکر نعمت تو می کنم
ن کیم از تست توفیق ابتدا
طاعت و توفیق طاعت هم ز تو
و شتر از آب حیات ادراک تو
مد احمد این چه شیرینست نام

انت عذبی انت حسبی ذوالجلال
معدن احسانی و ابر کرم
زان بپوش ایمان و نور اهتدا
من بخواب و پاسبان من توئی
بینی و از حلم می پوشی برم
جمله می بینی نگیری انتقام
میکنی هر روزی ای رب البشر
دوست رهبر من فقر شد دوخته
جرم من آرم تو ستاری کنی
در مصائب در حوادثهای زار
زار در دست غم بسیار دند
در رسیدی زود بگرفتی مرا
گر زبان هر مو شود لطفت فزون
جان و گوش و چشم و هوش و پا و دست
انیم از تو نعمتی شد مغتنم
دست و پا و این زبان و لفظ شکر
لطف تو بر ما نوشته صد نکو
نام تو چون بر زبانم می رود
شیر و شکر می شود جانم تمام

ای خدا قربان احسانت شوم
فیض تو چون ابر باران بر سرم
ای خدا احسان تو انند شمار
من چو طفل و حرز جان من توئی
روز ریت را خورده عصیان میکنم
از در حلم و کرم آئی مدام
لیک من غافل ز لطف بیکران
حیف من با دیگران دل بوخته
جرمها بینی و خشمی و نا وری
چونکه بر من تنگ شد از درد کار
جز تو کی دیگر دران سختی رسد
دادرسیدی از همه سختی مرا
شکر احسان ترا چون سر کنم
جمله از درهای احسانت پرست
شکر این شکر از کجا آرم بجا
عاریت از تست بی هیچ نکر
خود چه شیرین ست نام پاک تو
هر بن مو از عسل جوئی شود
احمد احمد این چه نام خوش مذاق

حرف حرفش میدہد جلنا بر واق
همچنین حبل المتین وادی مرا
آشکارا ہستے ودر پردۂ
الله الله انت نعم الوکیل
عل تری الدیار فی سر الشهود
چشم ظاہر بین نبفی آمد معقل
اسم اعظم از برای قرب راست
چون برآرم دم با الله الصمد
جان جان و محیی عظم رمیم
ساقیم آن باده اندر جام کرد
لیس فیها غول لا ہم ینزفون
ریخت در کامم جلالی جرعۂ
آمد و بربود از این آب و گلم
فیض مولانا جلال و ہم حسام
سنگ من زان ماست قوتی یافت
بیش ازین خلقی ز انفاس تو
ارتقا سوی صراط مستوی
نیست دور از لطف اخوان الصفا
ابر خوش سیر آب سازد تره را

الله الله آنچه احسان کردۂ
کا عتصامش عرش را شد مرتقی
وه چه بد کارم که جمله نیستم
انت ربی انت حسبی یا جلیل
الله الله لا آله بهر چیست
تیو ان کردن بلی جهد المقل
الله الله گو برو تا سقف عرش
چرخ نعره لیتنی کنت زند
الله الله مستم از نام خدا
که زمادمن برآورده است گرد
بیخودم زان باده واکنون مرا
میزنم بر لوح وحدت قرعۂ
شورشی بهر حسابی آمده است
نخل جان را داد سیرابی تمام
بر ادیم تافت چون نجم یمن
مقتبس از نور عرفان گشت وکش
من ہم از فیضان انفاس جلال
در رسد این بنده ہم سوی خدا
رو بحق آر و بکن ختم کتاب

در چنین برزخ چنان در پردۂ
الله الله خود چه نیکو کردۂ
پس چرا پیشت بهستی ایستم
الله الله لیس غیرک فی الوجود
چونکه الا الله خورشید جلی است
الله الله اسم ذات پاک دوست
بیش معراج تو گردد چرخ فرش
اسم اعظم ہست الله العظیم
میچکد از ہر رگم راوق جدا
ریخت در جامم می انکار و لیکن
نیست فرق از جان و تن لیکن بیا
رشحۂ بحر جلالش بر دلم
زین صدف این در که تا ملی است
نور مهر و مه بطور دل بتافت
عنبرست شد جیله چون مشک ختن
صد ہزاران یافته از مثنوی
در رسیدم تا جلیل ذو الجلال
چه عجب شمس ار نوازد ذره را
دم مزن والله اعلم بالصواب

ربنا فالحمد لک فی کل حال	انت معنی السر فی کل المقال	انت مقصودی الیک وجہتی
خالصا للہ کانت نہمتی	یا محیط الکل یا لطف الوری	یا الہ العرش یا رب الثری
کن انیس القلب اختم لی بخیر	انت حسبی انت کافی لیس غیر	تمام شد مناجات

اور اس ملک بنگالہ مین بہت پیر کامل متمکن ہین چنانچہ بعضوں نمین سے بہت تاثیر ور پر فیض دائرہ ہین خاصکر طریقہ قادریہ مین دو شخص موجود ہین شہر سلہٹ مین جناب شاہ سید الشیخ مولانا ساجد علی صاحب حبیب بن ولی وعالم و فاضل فقیہ مرشد کامل ہیں اور نہین پیدا کیا حق نے انسان کی ہدایت کو فضائل انکی بیچ مین لکھون کس کسکو حیران ہون + شرافت کو کرامت کو شجاعت کو سخاوت کو دوسرے جناب حضرت مرشد برحق عاشق رسول اللہ حضرت شاہ شیر علی صاحب دام ظلہم علینا الی یوم الدین ہین متوطن تارا گن اسٹیشن الکھوڑا

اشعار

مجھکو حق جسطرح ہوا معلوم | اس صحیفے مین کردیا مرقوم
گر نیاید بگوش رغبت کس | بر رسولان بلاغ باشد و بس
کام اپنا ہی امر حق کہنا | گر معاند لڑین تو چپ رہنا
اگر کوئی اسمین رد و قدح کرے | نہین ہرگز ملال اسکا مجھے
قیل ان الہ ذو ولد | قیل ان الرسول قد کہنا
ما نجی اللہ والرسول معاً | من لسان الوری فکیف انا

اپنا شیوہ نہین ہے جنگ و جدل ۔۔۔ کس و ناکس سے کرنا رد و بدل
بس سلامت رہے یہی کام اپنا ۔۔۔ دوست دشمن کو ہے سلام اپنا
اب تمامی پہ آیا اپنا کلام ۔۔۔ بھیجون حضرت پہ مین درود و سلام

تمت بالخیر

اب مین ذیل مین اون حضرات علماے کرام کے اسماے گرامی نقل کرتا ہون جنھون نے اس کتاب کو دیکھا اور پسند کیا اور دستخط سے مزین فرمایا اور اونکی مختصر عبارت بھی نقل کر دیتا ہون فے الوقع مجیب صاحب نے عمدہ طور سے باسناد حدیث شریف و قرآن مجید و قیاس و اجماع اُمت کے جو جواب باصواب تحریر فرمایا ہے وہ معاندین کی لسانی کے لیے سد سکندری ہے امید ہے کہ اب معاندین بعد ملاحظہ اس کتاب کے زبان کو لگام دینگے اور اولیاے کرام کی بے ادبی سے باز آوینگے خداوند تعالے اونکو بطفیل عروۃ الوثقے راہ راست پر لادے۔ اور طریقہ اولیاے کرام کو سبب نجات کا بناوے آمین ثم آمین

اسماے علماے کرام جنھون نے اس کتاب پر دستخط فرمائے

الجواب صحیح والمجیب مصیب

مولوی عبد الحی صاحب	مولوی محمد یوسف صاحب	مولوی سید عبد الحمید صاحب

مولوی عبدالستار صاحب
مولوی کرامت علی صاحب
مولوی حبیب احمد صاحب
مولوی ولی احمد صاحب
مولوی رحمت احمد صاحب
مولوی شمس الحق صاحب
مولوی مقبول احمد صاحب
مولوی اشرف علی صاحب
مولوی محمد عارف صاحب
مولوی محمد قطب الدین صاحب
مولوی محمد لطف الرحمن صاحب
مولوی ابوموسےٰ صاحب
مولوی محمد رضا صاحب
مولوی محب احمد صاحب
مولوی حسام الدین صاحب
مولوی عبدالباری صاحب
مولوی سید خلیل اللہ صاحب
مولوی محمد عبدالحی صاحب
مولوی محمد حبیب احمد صاحب
مولوی عبدالجبار صاحب
مولوی سراج الدولہ صاحب

مولوی عبدالکریم صاحب
مولوی نعمت اللہ صاحب
مولوی سراج احمد صاحب
مولوی محمد وزیر علی صاحب
مولوی محمد یونس صاحب
مولوی عبدالرشید صاحب
مولوی محمد علیم الدین صاحب
مولوی عبدالغفار خاں صاحب
مولوی ظہور الحق صاحب
مولوی خلیل اللہ صاحب
مولوی محمد یونس صاحب
مولوی امداد علی صاحب
مولوی عبدالجبار صاحب
مولوی مجیب اللہ صاحب
مولوی منیر الدین صاحب
لوی عبدالعزیز صاحب
مولوی ـــــ احمد صاحب
مولوی ولایت حسین
مولوی محمد امداد احمد صاحب
مولوی علیم اللہ صاحب
مولوی محمد صدیق صاحب

مولوی محمد اصغر علی صاحب
مولوی عبدالمتین صاحب
مولوی شمس الدین صاحب
مولوی محمد سراج الحق صاحب
مولوی محمد عبدالقادر صاحب
مولوی سید مبارک علی صاحب
مولوی مقبول احمد صاحب ثانی
مولوی حفیظ احمد صاحب
مولوی محمد عبدالباری صاحب
مولوی محمد عبدالحی صاحب
مولوی محمد عبدالقادر صاحب
قاضی عبدالحی صاحب
مولوی عبدالباسط صاحب
مولوی عبدالحق صاحب
مولوی علیم الدین صاحب
مولوی عبدالمجید صاحب
قاطع ضلال مولوی محمد عبدالغنی صاحب
مولوی عبدالصمد صاحب
مولوی عبیداللہ صاحب بغدادی
مولوی محمد عبدالقیوم صاحب

مولوی محمد عثمان صاحب	مولوی عبد الحلیم صاحب	مولوی عبد الغفور صاحب
مولوی مقبول احمد صاحب	مولوی محمد اشرف علی صاحب	مولوی محمد ریاست خان صاحب
مولوی محمد قطب الدین صاحب	مولوی ابو موسےٰ صاحب	مولوی عبد الرحمن صاحب
مولوی ابو سعید صاحب	مولوی محب اللہ صاحب	مولوی احمد علی صاحب
مولوی معین الدین صاحب	مولوی تفسیر الدین صاحب	مولوی سلامت اللہ صاحب
مولوی عبد الخالق صاحب	مولوی عبد الحی صاحب	مولوی عبد النور صاحب
مولوی عبد الستار صاحب	مولوی عبد الحق صاحب	

اعلان

حق تصنیف اس کتاب انوار الاولیار کا محفوظ ہی کوئی صاحب بلا اذن مصنف مدظلہ کے ارادہ طبع کا نفرمایئے ورنہ بجائے نفع کی نقصان اوٹھائیگا مصرع بر رسولان بلاغ باشد و بس جتنے نسخہ مطلوب ہوں نشانات ذیل سے طلب فرماویں اور معاملہ تاجرانہ خط وکتابت سے طی ہو سکتا ہے پتہ مصنف صاحب جناب مولوی شاہ خلیل الرحمن صاحب سندن پوری خانقاہ احمدی میرانی مقام سندن پور ڈاکخانہ دلال بازار ضلع نواکھالی (۲) جناب منشی محمد عبد القیوم صاحب تاجر کتب کلکتہ قریب مدرسہ عالیہ نمبر ۲۹ (۳) جناب حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۵ (۴) جناب منشی قمر علی احمد صاحب تاجر کتب چوک بازار ڈھاکہ (۵) جناب منشی اسمٰعیل خان صاحب تاجر کتب راج بازار شہر کملہ (۶) جناب منشی محمد قمر الدین صاحب تاجر کتب کانپور محلہ ٹپکاپور و مالک مطبع قیومی پریس

خاتمۃ الطبع

المشتہر فدوی اصغر علی۔ سب رجسٹرار منشی گنج ملاۃ ہلاکہ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب انوار الاولیار فی طریق الاصفیاء ... ترتیب زینت طبع ہو کر تیار ہوئی جسکے مصنف جناب مولوی خلیل الرحمن صاحب سندن پوری جامع کمالات ظاہری و باطنی ہیں خدا وند تعالی اونکی عمر میں برکت دے اور اونکی آفتاب فیض کو درخشان کرے کتاب اونکی ... ذاتی پر شاہد عدل ہی جو امور درباره فاتحہ و عرس و تقسیم شیرینی و زیارت قبر سکو ... کر دیا اور معاندین کے منہ بند ان شکو جواب دیے اب اسکے بعد بھی جو نہ سمجھی اوسکی عقل کی تیرہ ... متابع نہ ہونے ... علیہ الرحمۃ کا اوسپر صادق آویگا شعر گر نبیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ یہ کتاب ۔۔ اپنے فقط بماہ رمضان المبارک ۱۳۲۰ھ